إنما المشركون نجس



مطبع [illegible] مطبوع شد ۱۳۱۲
در [illegible] بنگلور

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی اخذ المیثاق من ظهر ادم فاخرج من صلبه کلّ ذرّیة ذرأها فجمعهم وجعلهم ازواجا ثم صورهم فاستنطقهم فتکلموا ثم اخذ علیهم العهد والمیثاق واشهدهم علی انفسهم الستُ بربکم قالوا بلٰی قال فانی اشهد علیکم السمٰوٰتِ السبع والارضین السبع واشهد علیکم اباکم ادم ان تقولوا یوم القیٰمة لم نعلم بهذا اعلموا انه لا اله غیری ولا ربّ غیری ولا تشرکوا بی شیئا ۔ انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم عهدی ومیثاقی وانزل علیکم کتبی قالوا اشهدنا بانك ربّنا والٰهنا لا ربّ لنا غیرك ولا اله لنا غیرك فاقرّوا بذلك ثم دعاهم فی الدنیا الی توحید ذاته وصفاته علی السنة الانبیاء باجمعهم وانزل علیهم الکتب کما وعدهم بذلك هنالك والصلوٰة والسلام الابلغان الازکیان علی کافة الانبیاء والمرسلین لاسیما علی افضلهم واکملهم واکرمهم علی الله تبارك وتعالی الذی اخبر امته فی حدیثه بانه من مات یشرك بالله شیئا دخل النار ومن مات لا یشرك بالله شیئا دخل الجنة لذلك ۔ وعلی اٰله واصحابه و اتباعه اجمعین الذین ضربوا رقاب المشرکین وکبتوا المبتدعین فالقوهم فی فنون المهالك

اما بعد معلوم ہووے کہ ہندوستان مین مدت دراز سے اہل اسلام واہل شرک مخلوط وملے جلے رہنے سے
اکثر رسوم وعادات ومعتقدات اہل شرک کے اسلامیون مین جاگیر ہوگئے توحید خالص جاتی رہی توحید وشرک
کی امتیاز اٹھہ گئی فقط نام شرک کا سنتے اسکی حقیقت سے اجنبی اور کلمہ توحید وحدہ لاشریک لہ طوطی مینا کے
سریکا زبان سے بولتے اسکا ٹھیک معنی نہین جانتے انکے ادون لوگ دیو بھوت پری کو مانتے اور دیوتون گرونکو
بھی جانتے ہین انکے اعلی پیر شہید اولیا انبیا کو خدا تعالی کی صفات وخصیصون مین شریک کرکر انکی نذر ونیاز
مانتے اور انسے حاجت مراد مانگتے ہین حالانکہ مسلمان کہلاتے ہین قبرون تھانون کو شدے جھنڈونکو پوجتے
انکے روبرو سر جھکا دیتے ہین بعضے ادہر نماز بھی پڑہتے ہین اُدہر شرک وبدعت بھی کرتے ہر ایک آفت
وبلا مین غیر اللہ کو پکارتے پھر سمجھتے ہین کہ ہماری مسلمانی ودینداری مین کچھ خلل نہین آتا جیسا کسی نے
کہا ہی ع جبیبہ سے لا الہ الا اللہ ہو دلمین سب کفر وشرک پنہانی ہو حق کی طاعت کو جاننا دشوار ہو
غیر کو پوجنا باآسانی ہو مال کر صرف شرک وبدعت مین ہو آپ کہلانا حاتم ثانی ہو دین مین کاس خرچ
ہووے تو ہو کہنا لاتسرفوا بیخوانی ہو نام عبدالنبی غلام علی ہو کام دیکھو تو سار شیطانی ہو یہان تک نوبت
پہنچی ہی کہ اگر کوئی دیندار عالم وعظ توحید کا اور برائی شرک کی بیان کیا تو اس سے ناخوش ہوتے اور اسکی دشمن
جانی بن جاکر طرح بطرح کی تہمت وافترے اسپر جماتے اسکو وہابی ہی بے دین ہی بزرگون کا منکر ہی بولکر ناحق بدنام کرتے
اگر کوئی شخص وعظ مین جھوٹھے قصے اور بے اصل باتین اور شرک آمیز تقریر کیا تو اس سے نہایت خوش ہوتے
اسکی عزت وتوقیر کرتے اور اسکی خدمت گذار بنتے ہین یہہ حال ہندوستان کے اہل اسلام کا ہو گیا سو دیکھکر
بعض علماے دین خصوص امام امجد حضرت سید احمد صاحب کے خلفا چند رسایل رد شرک مین تحریر کیے انمین عالم
ربانی موحد لاثانی مولانا محمد اسماعیل دہلوی نے خدا تعالی اُن پر رحمت کرے ایک ہندی رسالہ مسمی بہ
تقویۃ الایمان محض بخیر خواہی مسلمانان ہندوستان تحریر فرمایا جس سے بہت سے مسلمان بہرہ یاب ہوے
اور اپنے معتقدات شرکیہ سے توبہ کیے مگر بعض مشرک شعار کہ جنکے دلمین شرک جاگیر ہو کر ریشہ دوانی

آیا تھا سواس سے تنگدل ہوکر چند اعتراض بیہودہ کرنے لگے مولوی فضل حق صاحب جو منطق میں یگانہ کوس انا
ولاغیری بجاتے تھے سو ایک جا پر اعتراض کرکے خود مصنف ہی سے جواب معقول پایا مصنف علیہ الرحمہ
اس خوبی کے ساتھ معقول و منقول سے اسکا رد کیا کہ ایک جاہل علم اسکو دیکھتا ہی سو تحسین و آفرین کرتا ہی
فضل حق صاحب کا صغریٰ و کبریٰ اور منطق دانی مضحکہ صبیان ہوگئی اور ایک دو شخص جنہوں نے
اعتراض کئے تھے سو اسکو فاضل جلیل مولانا سید حیدر علی صاحب مرحوم بھی اپنی کتاب [illegible] الناس عن
وساوس الخناس مین معقول رد کر چکے اور کانپور کے مولوی بشیر الدین صاحب [illegible] الیقین
رد اعتراضات کئے ہین مدراس مین تنبیہ الضالین فیض عام شرح تقویۃ الایمان مین [illegible] فی تنبیہ المعتر وغیرہ
مین بھی بخوبی رد ہوچکا تاہم بعض شیطنت مآب دو دو ورقی سہ ورقی رسایل بنا کر انمین بیہودہ اعتراض افترا کے
ساتھ لکھکر عوام کو دھوکا دیتے اوہام و شبہات مین ڈالتے ہین چنانچہ ایک رسالہ چھپا ہی جسکا نام نمونہ تقویۃ
الایمان بے معنی و بدانجام ہی لکھکر اسمین اس فریب انداز سے اعتراض کیا ہی کہ اگر عوام سرسری نظر سے اسکو
دیکھین تو شاید حق ہوگا کرکے مان لیوین اب ہم خدا تعالی کے حول و قوۃ سے اسکے فریب کے ملمع کو اور مکر کی قلعی کو
رد کی آگ مین تپا کر اڑا دیتے ہین تا اسکا اعتراض سرتاپا کھوٹ ہی کھوٹ ہی سو ناظرین کے نظر آجاوے اور
حق کی تائید کرنے سے مولف کو اجر ملے ۔ جہان قولہ کے تحت مین عبارت اور سوال و جواب رہے سو اسکو
معترض کا اعتراض سمجھنا اور جس جگہ اقول کے نیچے بیان رہے سو اسکو رد و جواب بوجھنا اس رد کا نام
مرأة الایقان لدفع مکائد الشیطان ہی یہہ رسالہ منصف مزاجون کو کہ جنکے دلمین خدا تعالے
کا خوف و ڈر ہی اور حق و باطل مین امتیاز کرنیکی نظر ہی سو انکے لئے نہایت مفید ہی اور لایق دید ہی
جلوہ مفت است دیدنی دارد ؛ سخن ما شنیدنی دارد ؛ و باللہ التوفیق ۔

قولہ تقویۃ الایمان والا قرآن و حدیث کے آسرے مین **ف** لاکے فسادی اور بے ادب چند باتین
داخل کردیا سب عوام قرآن و حدیث ہین کرکے فریب کھاگئے جیسا حلوے مین زہر دینے سے چوہا فریب کھاکے تباہ ہوجاتا ہے

اقول عالم ربانی مولوی محمد اسمعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تقویۃ الایمان مین چند آیات واحادیث جن سے خوبی توحید وبرائی شرک کی ثابت ہوتی ہی لکھکر فائدون مین شرک کے اقسام جو اُنسے متعلق ہین بتفصیل بتمثیل بیان کردیا یہ کتاب دیکھنے سے ہندوستان مین اکثر لوگ شرک اعتقادی وعملی سے توبہ کرکے پکے موحد بنگئے بعض لوگ جنکو ہدایت ازلی رہبری نکی سو وے اپنے شرک ہی پر مصر رہے بلکہ جہل مرکب کے مرض مین مبتلا ہو کر اس کتاب کی تکذیب اور اُسکے معتقد کی تکفیر کئے معترض بھی اسی مرض مین گرفتار ہی جیسا لطیف غذا صحیح المزاج کو قوت و فائدہ دیتی ہی اور بیمار و تپ والے کو اسکے اخلاط فاسد رہنے کے سبب سے وہی غذا سم ہوجاتی اور بیماری بڑہا دیتی ہی ویسا ہی توحید کی غذاے صالح معترض کے اخلاط فہم مین شرک کا فساد و کثافت جمع رہنے سے اسکے حق مین زہر و سنبل فار ہوگئی اس لئے دوسرے مریضون کو آگاہ کرتا ہی کہ خبردار اس کتاب مین زہر بے ادب باتون کا یعنے توحید کا ملا ہوا ہی اگر کھاوینگے تو تمہارے شرک کے چوہے مرجاوینگے ۔

قولہ سنت وجماعت کے اگلے بزرگان انبیا کے جناب سے عقیدہ رکھنے کا طریقۂ ادب کیا لکھے ہین

جواب مرج البحرین کے آخر مین جناب انبیا مین عقیدہ رکھنے کا طریقۂ ادب یون لکھے ہین ۔ ثانی اعتقاد در جانب نبوت وجملہ آن اثبات نبوت و اعتقاد عصمت انبیا علیہم الصلوات والسلام و تنزیہ ساحت عزو کمال ایشان از ہر علم و عمل وحال کہ نہ لایق مرتبہ کمال ایشان بود با تفویض آنچہ مشکل و مشتبہ شود و اگر از جانب حق با ایشان عتابی وخطابی رود یا سخن بروجہ عزت وکبریا آید و یا از ایشان بجناب کبریا سخن بطریق تواضع و اظہار بندگی و مسکنت رود ما را نشاید کہ دران مشارکت جوئیم وسخن جز بطریق ادب و ملاحظۂ علو شان وحفظ مراتب ایشان گوئیم خواجہ را میرسد کہ با بندہ ہرچہ خواہد گوید و بندہ نیز بہرچہ خواہد از عجز و مسکنت متمسک جوید دیگری را چہ مجال است کہ دم زند و مجمل اعتقاد در حق سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ ہرچہ جز مرتبۂ الوہیت از کمالات و کرامات اثبات کند انتہی اور مدارج النبوۃ کے باب سیوم بارہوین وصل مین بھی لکھے ہین خلاصہ معنی اس عبارت کا یہہ ہی کہ جناب انبیاسے یون

عقیدہ رکھا چاہیے کہ وے بیشک خدا کے پیغمبر ان ہین اور معصوم و بے گناہ ہین اور جو علم و عمل و حال انکے
مرتبے کے لایق نہون اور انکی شان کو گھٹانے والا ہو تو انکو انکی طرف نسبت نا کرنا اگر کوئی مقام مشکل کا نظر آوے
اُسکو اللہ تعالی کے علم پر سوپ دینا جیسا کوئی آیت یا حدیث کا ظاہر معنی ایسا نکلتا ہی کہ انبیا کی شان و عزت
گھٹجاتی ہی تو وہان ایسا سمجھنا کہ اسکا بھید خدا اور رسول ہی جانے اور اپنی عقل کو وہان دخل نا دینا۔
مثلا اللہ تعالی اگر عتاب یا خطاب کے طور سے انبیا کے حق مین کوئی بات فرمایا ہو یا اپنی الوہیت و
کبریا کے نظر کرتے انکو کوئی سخن کہا ہو یا خود انبیا جناب آلہی مین عاجزی اور مسکینی یا عبدیت کی راہ سے
کچھ عرض کئے ہون تو ہمکو لایق نہین کہ ایسی باتون مین دخل دیوین اور جابجا اسکا چرچا کرین اور ایسی
قسم کی باتون کی کتاب بنا کے حرز جان کرین کیونکہ صاحب کو پہنچتا ہی کہ اپنے بندے کو جو چاہے سو
فرماوے اور بندے کو بھی لایق کہ اپنے صاحب کے جناب مین جو چاہے سو عرض کر لیوے اور عاجزی کی راہ سے
جو بولنا سو بول لیوے دوسرونکو کیا طاقت و یارا کہ اُسمین دخل دیوے اور خدا یا انبیا خود ایسا فرمائے
ہین کرکے ہم بھی بولین خصوص حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جناب سے ایسا عقیدہ
رکھے کہ مراتب خدائی کے سوائے جو جو کمالات اور بزرگیان ہین آنجناب کو ثابت ہین۔ ای عزیز جب
تو طریقہ ادب سن لیا اب چند جملے تقویۃ الایمان کے سن اور غور سے سمجھ کہ موافق طریقہ ادب کے ہی
یا ایسے جملون پر اعتقاد رکھنے والا بے ادب ہو جایگا اگرچہ بعض لوگ اُن جملون کے تاویلات لا یعنی
کرینگے تو غور کرکے دیکھ کہ انکے ظاہر معنے سے انبیا کا مرتبہ اور عزت و شان گھٹتی ہی یا نہین۔

اقول معترض شیخ الہند کی عبارت سے ترجمے مین جہان تر بڑھا دیا ہی اسپر کالی لکیر کر دیا ہون
تاکہ معلوم ہو جاوے کہ اسنے زیادتی کی ہی اور اپنی طرف سے بڑھا دیا ہی اور بھی سمجھا چاہئے کہ
معترض شیخ الہند کا قول بیان اسواسطے لایا ہی کہ اسکو اپنے اعتراض کا پایہ بناوے اسکے اوپر
اعتراض کی تعمیر کرے یہہ اُسکا خیال باطل اور تصور عاطل ہی کیونکہ شیخ کا قول ہرگز اسکا پایہ

ہو نہین سکتا شیخ پہلی وصل مین الہیات کا بیان کر کر دوسری وصل مین نبوت کا ذکر کئے ہین الوہیت کا موضوع
بحث علیحدہ ہی اور نبوت کا موضوع بحث جدا الوہیت مین خدا تعالی کی خالقیت و معبودیت توحید و یگانگت
استغنا و کبریائی معدوم کو موجود کرنیکی موجود کو معدوم کرنیکی قدرت سب موجودات اسکے روبرو ذرہ ناچیز سے
کمتر بلکہ لاشئ و معدوم محض اسنے وجود کا ارادہ کیا تو موجود ہو گئے اور عدم کا ارادہ کیا تو معدوم بنگئے اسکی
مشیت و اختیار مین تمام عالم محکوم و مسخر اسکے کنہ حکمت پانے مین عقل کل حیران و متحیر اسکے ہیبت و جلال کے
آگے انبیاء مرسلین و ملائکہ مقربین ترسان و لرزان اسکے عظمت و دبدبے سے عرش و افلاک سرگردان اسکے
روبرو کسیکا کچھ نہین چلتا بے اذن و حکم اسکے ایک پتا نہین ہلتا لا تتحرك ذرة الا باذن الله
اور قیامت کے دن بھی اسیکا اذن و اختیار والامر یومئذ لله اگرچہ افعال اختیاری صادر ہونے
کے لئے مخلوقات کو کچھ علم و قدرت و ارادہ دیا ہی لیکن اسکے علم و قدرت و ارادے کے روبرو و نسبت دریا کے
قطرے سے بھی کم اسکے علم و قدرت و ارادے اور دوسرے صفات و خصوصیتون مخلوقات کو خواہ مردودین
سے ہون جیسے جن و دیو پری وغیرہ خواہ مقبولین سے جیسے پیر شہید اولیا انبیا و ملایکہ وغیرہ کو شریک کرنا
یعنے جو کام خدا تعالی سے ہو سکتے ہین ان سے ہوتے ہین سمجھین تو شرک ہوتا ہی یہہ گناہ قابل عفو نہین ابدالآباد
دوزخ مین رہنے کی سزا قرآن و حدیث سے ثابت ہی اسطرح کا مختصر بیان توحید کا ہی اور نبوت کا بیان
یہہ ہی کہ سب انبیا آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیا تک جو ہوئے ہین آدم علیہ السلام کے اولاد مین بشر ہین
خدا تعالی کے بندے ہین خدا تعالی سب آدمیون سے انکو چن لیا گناہون سے پاک کیا خلق کی ہدایت
کے واسطے رسالت کا منصب دیکر بھیجا سب انبیا اپنے گفتار مین راست و صادق ہین جو جو حکم احکام
خدا تعالی کی طرف سے لائے ہین انکا ماننا دل و جان سے قبول کرنا ہی انکی اطاعت و فرمانبرداری عین
خدا تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری جاننا انبیا خدا تعالی کے مقبول و خاص بندے ہین خدا تعالی
انکو سب مخلوقات و کائنات مین افضل بنایا انکا مرتبہ فرشتون کے مرتبہ سے بڑھکر ہی انمین بھی بعض کو بعض سے

افضل ہین آدم علیہ السلام نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام موسی علیہ السلام عیسی علیہ السلام محمد علیہ الصلوۃ
والسلام آنحضرت ان پانچون سے افضل ہین آنحضرت کی ثنا وصفت جتنی کرین اتنی کم ہی کسکو یارا کہ آنحضرت
کی ثنا وصفت کر سکین جنکی ثنا خود خداتعالی قرآن مین کیا ہی غرض الوہیت و معبودیت کے شان کے سوائے
کل کائنات مین آنحضرت افضل ہین مگر الوہیت و معبودیت کی شان مین یعنے خداتعالی کی شان وصفت
مین آنحضرت کو نہین پہنچا اسیکو عرف شرع مین شرک کہتے ہین یہہ اختصار کے ساتھہ نبوت کا بیان ہی ۔
صاحب تقویۃ الایمان بھی لکھے کے (یعنے پہنچنے کو) پہلے شطر کو یعنے لا الہ الا اللہ کو لکھکر توحید کا بیان کیا ہی اور دوسرے
شطر محمد رسول اللہ کو دوسرے جلد مین لکھونگا کہا اس توحید کے بیان کو اس خوبی سے کھولا ہی کہ شرک
کی بو باس باقی نرہے اور لوگ جو مخلوقات کو اس خالق ارض وسموات کی وحدانیت مین داخل و شریک
کرتے ہین سوان مخلوقات کی عجز ولاچاری و بے قدرتی کو جو اس خالق قدیر کے ... بہت اچھی تمثیل و نظائر
کے ساتھہ بیان کیا ہی کہ کم شعور شخص بھی سمجھہ سکتا ہی کہ بنانے والے کے روبرو بنی ہوئی چیز کیا حقیقت کہان
خالق اور کہان مخلوق کہان مالک اور کہان مملوک جیسا بحری نے کہا ع وہ ایک تبارہ ہی سب یعنے ہین
سب اسکے بنائے اور بنے ہین وہ چاہتا تو پھر ایسے سیکرون چیز بنا سکتا ہی جیسا کہ اساس الاسلام کے
عقیدے مین کہا ع او تواند بے چنین عالم ہ بدمی آفرید و کرد عدم ہ اسکے بنانے کو آلات و اسباب
ضرور نہین کسی چیز کا ارادہ کیا اور ہو کہا تو ہوگئی اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون
سب عالم کی زمام اختیار بھی اسیکے دست قدرت مین ہی کسی جن وانس و فرشتے کی مجال نہین کہ بے قدرت و
مشیت اسکے کچھہ کر سکے جیسا کہ جامی نے اپنے عقیدے مین کہا ع نخلد بے ارادتش خارے ہ نگسلد
بے مشیتش تارے ہ فی المثل گر جہانیان خواہند ہ کہ سر موی از جہان کاہند ہ گر نباشد جہان ارادت او ہ
نتوان کاستن سر یک مو ہ ور ہمہ در خلاف آن آیند ہ کہ بر آن ذرہ بیفزایند ہ ندہد بی ارادت او سود
نتوانند ذرہ افزود ہ اسیطرح سب کاروبار دین و دنیا کے بے مشیت و اختیار اسکے نہین ہوتے دنیا مین روزی

رزق بیماری تندرستی نفع وضرر موت حیات آل اولاد یہ سب اللہ تعالی کی نیت و ارادے سے ہوتے ہین اور
عاقبت مین بھی مقبولیت و نامقبولیت نیکی کی جزا بدی کی سزا گناہون کی بخشش و معافی بہشت مین داخل کرنا
یا دوزخ مین یہہ بھی خدا یتعالی کے اختیار مین ہی اس لئے بندگون کو چاہیئے کہ اپنی سب حاجت مراد خواہ دنیا کی
بہبودی کی ہو یا عاقبت کی فلاح کی خدا یتعالی ہی سے مانگے اور اُسی سے دعا التجا کرے اسکے غیر سے نکرے
کیونکہ غیرکو اِن کامون کے بر لانیکی قدرت و اختیار نہین جیسا کہ شیخ فریدالدین عطار نے کہا ہے در بلا
یاری مخواہ از ہیچکس ؛ زانکہ نبود جز خدا فریاد رس ؛ ہر کہ خواند غیر حق را ای پسر ؛ کیست در دنیا از و گمراہ تر
اور سعدی علیہ الرحمہ نے کہا ہے ندارم غیر از تو فریاد رس ؛ توئی عاصیان را خطا بخش و بس ؛ اگر خدا یتعالی
کے غیر مین اسطرح کی قدرت و اختیار ہی سمجھکر دعا و التجا کرے حاجت مراد مانگے تو شرک ثابت ہوتا ہی اسیطرح کا
مضمون تقویۃ الایمان مین بھی ہی اہل شرک جو اپنے تصور مین بعض مخلوقات کو شان الوہیت مین پہنچائے ہین سو
اسطرح کا مضمون جب سنتے ہین تو اُن مخلوقات کی توہین ہوئی ہی سمجھتے ہین جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اپنے زمانہ کے نصاریٰ کے روبرو فرماے عیسی علیہ السلام خدا یتعالی کے بندے ہین رسول ہین بشر ہین تو نصاریٰ
سمجھے عیسی علیہ السلام کی توہین ہوئی کیونکہ اپنے زعم باطل مین انکو خدا یتعالی کا بیٹا بناکے الوہیت مین
شریک کئے تھے اسی بدستور نام کے مسلمان جنکو شرک کرنیکی عادت ہوگئی اور پیر و شہید اولیا انبیا کو
الوہیت یا خواص الوہیت مین شریک کرتے ہین سو جب توحید کا بیان سنتے ہین تو بزرگون کی توہین و
تنقیص ہوئی سمجھتے ہین خدا یتعالی انکی ہدایت کرے ۔ شیخ الہند جو لکھے کہ اگر اللہ تعالی عتاب یا خطاب
کے طور سے انبیا کے حق مین کوئی بات فرمایا ہو یا اپنی الوہیت یا کبریا کے نظر کرتے انکو کوئی بات کہا ہو تو
ہمکو لایق نہین کہ ایسی باتون مین دخل دیوین الی آخرہ اُس سے مراد شیخ یہہ نہین کہ جو آیات عتاب و خطاب
کے آئے ہین سو وے منسوخ التلاوت ہین انکو ہرگز تلاوت نہین کرنا یا دوسرے آیات پکارکر پڑہنا ان
آیتون کو آہستہ منہہ مین بول لینا تا عرب یا عربی زبان جاننے والے نسنین تو بے ادبی سمجھینگے جیسا

معترض کا خیال ہی بلکہ ہر ایک قاری و تالی ان آیتون کو خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین پکار کر ہی پڑہتا ہی
جیسا سورہ عبس و تولی ان جاءہ الاعمی عبد اللہ ابن مکتوم کے باب مین آنحضرت کو عتاب ہوا تھا مولانا شاہ
عبد العزیز قدس سرہ لکھے ہین کہ ان آیتون کے پڑہنے اور بیان کرنے مین معلمین اور متعلمین کو موعظہ دان
اور مسترشدون کو بہت سے فایدے ہین اور بہت سی حکمت و رموز اللہ تعالی اسمین رکہا ہی اگر دیکھنا
منظور ہو تو تفسیر فتح العزیز دیکھہ لیوے اس سے عتاب و خطاب کے آیات کو پڑہنا ہرگز منع نہین اور شیخ
کا ارادہ یہہ بھی نہین ہو سکتا کہ عند الضرورت ان آیات کو بیان نکرین مثلا کوئی نصرانی کہے ان اللہ
ہو المسیح ابن مریم تو اللہ تعالی آنحضرت کو فرمایا قل فمن یملک من اللہ شیئا ان اراد ان
یہلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعا اور ان اللہ ثالث ثلاثۃ
کے جواب مین فرمایا وما من الہ الا الہ واحد اور فرمایا ما المسیح ابن مریم الا رسول
قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام بیضاوی تفسیر
مین کہا ہی مفتقران کالحیوان یعنی عیسی اور مریم ہر دو حیوانون کے سرکیا کھانیکی احتیاج رکھتے تھے سو
اسکو شیخ الہند بے ادبی مین نہین گن سکتے اسیطرح کوئی ملحد کہے محمد ہو اللہ خبر مبتدا ہی خدا ہی محمد
محمد خدا ہی یا کوئی کہے ای بظاہر عرب علاماتی ز عین رب در حقیقت ذاتی تو ہم اسکو البتہ کہینگے کہ
تم کلمے مین عبدہ و رسولہ کی گواہی دیتے حب آنحضرت عبد ہوئے تو خدا کیسا ہونگے اور خود خدا تعالی
قرآن مین فرمایا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی کہہ نہین ہون مین مگر بشر تمسا مجھہ پر وحی آتی
ہی پیغمبر ہون پہر آنحضرت بشر ہوئے تو احتیاج بشریت لگے خدا کسطرح ہونگے کرکے ملحدونکو البتہ الزام
دینا ضرور ہی یہہ ہمین ادب ہی اسکو شیخ الہند بے ادبی مین معترض کے زعم کے موافق شمار نہین کر سکتے
اسی بدستور حب ضرورت واجی ہووے اور نام کے مسلمان شرک کرنے لگین تب ان سے شرک چھڑانے
خدا تعالی کی قدرت و عظمت اور مخلوقات کی انکے زور و عجز و ذلت بیان کرنا ضرور ہی تا لوگ خلق سے

منہہ موڑ کر خالق سے جو سب کا معبود و مقصود ہی رجوع ہووین کلمہ طیب لا اِلٰہ الا اللہ کا مضمون بھی یہی ہی یعنے معبودان باطل کی نفی اور معبود برحق کا اثبات شیخ کا غرض ہنوت مین ایسا لکھے سو یہہ ہی کہ بے ضرورت و بے محل ایسی باتونکو نقل ہر محفل نکرے اور ہر عامی کے روبرو بولتے نہ پھرے مبادا کسی بے وقوف کی سمجھ مین بزرگونکی توہین آجا کر حماقت سے کہنے والے کی تکفیر نکر بیٹھے یا اللہ کے ذی عزت بندونکو خوار سمجھکر آپ گمراہ ہو جاوے کہان شیخ کا غرض اور کہان معترض کا خیال فاسد فافہم وتدبر۔ اسی سے معترض کے نمونہ پر کینہ کا رد ہو چکا کیونکہ جب پایہ مضمحل ہوگیا تو اسپر تعمیر کیا ٹکتی باوجود اسکے ہم اسکے اعتراض کا جواب بھی لکھتے ہین تا منصفونکو معلوم ہو جاوے کہ اسکے اعتراض سب کے سب ہیچ و پوچ ہین۔

قولہ سوال تاویل کرنے والے بڑی بڑی کتابون کے چند جملے بتلا کے کہتے ہین کہ دیکھو کہ اگلے بزرگان ان کتابون کے جملونکو تاویل کئے ہین رد نہین لکھے پھر اس زمانے کے لوگ تقویۃ الایمان کے جملونکو تاویل نا کرکے رد کسواسطے کرتے ہین۔

جواب یہہ بھی عوام کو دہوکا دینے کا حیلہ ہی کیونکہ بڑی کتابان والے بڑے عالم ہوتے ہین اور تاویل کی لیاقت بھی رکھتے ہین اور تقویۃ الایمان ہندی زبان مین عوام بیچارون کے لئے بنی ہی اسکا ظاہر معنی سمجھ لیکے گمراہ ہونگے تو اور کیا ہونگے انکو تاویل کی طاقت کہان بھلا چند روز سے ایسی تاویلات بے فایدہ لکھنا شروع کئے اسکے آگے کے عوام کا کیا حال ہوا ہوگا انکا گناہ کس کی گردن پر ہی پس بڑی کتاب نہ عوام کے نظر مین آتی نہ وے گمراہ ہوتے پھر تقویۃ الایمان کو بڑی کتابون پر قیاس کرنا خالی فریب سے نہین۔

اقول کسی بزرگ کی کتاب مین کوئی بات ماوّل رہے یا اسکی معنی مین شبہہ نظر آیا تو دینداروں کو لازم ہی کہ حتی الوسع اسکی تاویل کرین اگر تاویل نہ بن سکے اور وہ بزرگ اہل علم اور دینداروں سے ہو تو تفویض کرے یعنے اس بزرگ پر چھوڑ دیوے اسکو برا نہ کہے کرکے سب علما و فقہا لکھے ہین

اسی بدستور تقویۃ الایمان والے بھی بڑے زبردست عالم اور دیندار ہین انکی باتون کو بھی تمھاری سمجھ مین نہ آوین تو تاویل کرنا تکفیر نکرنا کہے تو اسکا جواب یہہ ہوا کہ عوام کو دہوکا دینے کا حیلہ ہی بڑی بڑی کتابان والے بڑے عالم ہوتے ہین تاویل کی لیاقت بھی رکھتے ہین بڑی بڑی کتابون مین ایسی باتین ہون تو مضایقہ نہین چھوٹی کتاب مین نا ہونا کر کے لکھا ہی اہل علم کے پاس یہہ جواب مسموع نہوگا بالکل نامعقول ہی کیونکہ عقیدہ بگڑنے کی بات خواہ چھوٹی کتاب مین ہو یا موٹی کتاب مین ہر دو کا حکم واحد ہی - چھوٹی کتاب مین ضرر بالفعل ہو تو بڑی مین بالقوہ ہی رفتہ رفتہ بڑی کتاب کی بات بھی کسی کے بیان وذکر سے عوام مین شایع ہوجایگی یا عربی ہو تو فارسی مین فارسی ہو تو ہندی مین ترجمہ ہوکر عوام کے دیکھنے اور سننے مین آویگی کیا معترض کو معلوم نہین کہ وحدۃ الوجود کا مسئلہ بڑی کتاب فصوص و فتوحات وغیرہ مین لکھا تھا اور اسکی تاویل کرنے والے بھی بڑے بڑے عالم ملا جامی قیصری بحر العلوم کے سریکے رہتے ہوے ہزارہا عوام ملاحد و زندیق ہوگئے بڑی کتاب کی بات عوام کی نظر آگئی گمراہ بھی ہوگئے معترض کا کہنا کہ بڑی کتاب سے عوام گمراہ نہین ہوتے بر غلط ہوا - رہا معترض کا کہنا یہہ کہ کسی کتاب سے لوگ گمراہ ہوجاوین تو گناہ کس کی گردن پر ہی اب معترض ہی کہتا ہی کہ ان ملاحدہ کا گناہ کس کے گردن پر ہی - اگر معترض سے جواب نہ بن سکے تو ہم کہتے ہین کہ اگر کوئی کتاب فی الحقیقت اچھی ہو لوگ فہم معنی مین قصور کرین تو یہہ گناہ انہی کی گردن پر ہی مثلاً قرآن مجید خدا یتعالی کی طرف سے خلق کی ہدایت کے لئے منزل ہوئی سو کتاب اہل بدعت و اہل ہوا چند جا سے برابر معنی نہ سمجھکر اپنے عقیدے بگاڑ لئے اور اہل سنت وجماعت سے دور پڑ گئے یہہ قصور اہل بدعت ہی کا ہی جو اپنے فہم کو صحابہ و تابعین کے فہم کے تابع نہین کئے جو اہل اسلام کے اولی جماعت در خیر القرون مین تھے اور انہی کے عقیدے و اعمال کی سند پکڑنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماے ہین اس فرمان عالیشان کو بھی پس پشت ڈال خود ہدانے ہوکر گمراہ ہوگئے - روافض وخوارج بھی باوجود سارے اصحاب اور ازواج مطہرات اہل بیت کی خوبی و بزرگی آیات و احادیث کے نصوص سے

اور صحابہ وتابعین کے تفسیر وبیان سے ظاہر رہتے پر ازراہ نفسانیت اِن مقدسون سے ناحق بدظن وبدگمان ہو گمراہ ہوگئے یہہ قصور اُنہی کا ہی نیز بدستور شرک وبدعت کرنیوالے نام کے مسلمان معتقدات تقویۃ الایمان کو جسمین توحید خالص کا بیان ہی سوا اپنے شرکیہ عقیدے کے خلاف مین پاکر بدظن ہوے اور طعن وطعن کرنے لگے سو یہہ انکی بدفہمی اور گمراہی ہی یہہ گناہ اُنہی کی گردن پر ہی تقویۃ الایمان ہندی زبان مین خاص وعام کے فایدے کے واسطے صاف صاف لکھی گئی ہی اِس مین کچھہ شبہہ نہین حاجت تاویل کی بھی نہین مگر چند اشرار ومفسد عوام کو بہکانے اور دہوکا دینے اسکے چند جملون مین ناحق شبہہ ڈالنے اور انکو بدظن بنانے سے رفع شبہہ کے واسطے اسکی توضیح وتشریح کرنا ضرور ہوا وگرنہ حاجت نتھی فتدبر۔

قولہ سوال محمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد تقویۃ الایمان کا معتقد کافر ہی کرکے جو فتوی لکھے وے کونسی کونسی باتان ہونگے چنانچہ وہ فتوی اول بار کی تنبیہ الضالین کے بارہوین صفحے مین اور تفہیم المفتر مین اور نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ العالی کے بڑے فتوے مین موجود ہی۔

جواب مولوی مذکور مجمل لکھدئے کہ تقویۃ الایمان مین چند جملے ایسے ہین کہ انکا معتقد کافر ہی اور سنت وجماعت سے باہر اور دایرۂ اسلام سے خارج لیکن وے کونسے کونسے جملے ہین سو صاف ذکر نہین کئے شاید یے جملے ہون تو کچھہ بعید نہین تقویۃ الایمان کے جملے اُس کتاب سے منقول ہین جو سنہ ۱۲۶۸ ہجری مین شہر کلکتے کے محلہ مصری گنج مین مطبع کریمی مین میخان کے چھاپے سے چھاپے گئی تھی لیکن دوسرے بار چھپی سو کتاب مین آگے پیچھے رہینگے غور سے دیکھنا۔

اقول مولوی سید محمد علی صاحب واعظ خدایتعالی کی رحمت اُن پر ہووے مصلحتہً فتوی پر دستخط کئے سو اسکی توجیہ تنبیہ الضالین تشمیم المسک لاذفر تنبیہ المغتر وغیرہ مین آگے صاف لکھہ چکے پھر بھی بس نہین سرکا مولوی صاحب ایسا لکھہ دئے بولکر بار بار ابلہ فریب کے طور سے معترض اسکا ذکر کرتے جاتا خالی مکر سے نہین حقیقت اسکی یہہ ہی کہ حضرت مولوی سید محمد علی صاحب واعظ رحمۃ اللہ علیہ اوایل مین

مدراس کو جب تشریف لائے تو اس خوبی کے ساتھ قرآن مجید کا وعظ فرمانے کہ اہل مدراس بلکہ زمانیو نکے
کان ایسا وعظ کبھی نہین سنے اور ایسی شکل و شمایل اور اخلاق حمیدہ اور سیرت پاکیزہ کا شخص نہین دیکھے
بمصداق ع در جہان بود او ندیدہ دیدہ ہر کہ نشنیدہ از دہ سخن چہ شنیدہ بہت سے اہل مدراس
اور اطراف و اکناف کے لوگ جنمین اہل علم اور صاحب فہم بھی تھے بیعت سے مشرف ہوے شرک و
بدعت و افعال شنیعہ سے توبہ کئے چند کفار بھی اپنے کفر سے باز آکر مومن ہو گئے بعد ازان واعظ
موصوف سمت کلکتہ تشریف فرما ہوے چھہ سات سال کے بعد نواب صاحب اور انکے والدہ نواب
بیگم صاحبہ شایق اسبات کے ہوے کہ ہم بھی ایسے ہی پیر کے مرید ہوا چاہتے ہمارے خاندان سے بھی
بعض نامور لوگ مرید ہو چکے ہین فی الواقع ایسے مرتبے اور پائے کا شخص یہان کوئی نہین یہانکے
عالم و مشایخ تو تیر بتیر ہین یہہ تجویز کر کر خطوط لکھے اور واعظ موصوف کے طالب ہوئے آخرش اپنے
سرکاری سپاہی کو ت قاسم کو جو واعظ موصوف کے مرید ون سے تھا بھیجکر بمنت بلوانے یہانکے علماء
مشایخ دیکھے کہ اب بات تو بہت بے طور ہو گئی اگر نواب صاحب اور بیگم صاحب مرید ہو جاوین تو
ہماری قدر و منزلت بالکل جاتی رہیگی اور نیز رسوم و عادات شرک و بدعت کے جو سالہا سال سے
ہمارے یہان رایج ہین سب موقوف ہو جاوینگے بعضو نکو گنبدون و قبرون کی طرف سے جاگیرو
انعامات مقرر ہین تھورے ون کو شدون جھندون کے نذر و نیاز پہنچتے ہین سوان سب سے دست بردار
ہونا پریگا پس مصلحت یہہ ہی کہ ایک ایسی تجویز نکالین کہ جس سے نہ نواب صاحب و بیگم صاحبہ مرید
ہونے پاوین و نہ ہمارے معمول موقوف و معطل ہووین پھر شیطان کے اغوا سے یہہ ٹھہرائے کہ
یہہ شخص تو ہمارے ہاتھہ سے تا نہین آگے بھی آیا تھا سو وقت دیکھ چکے اب کتاب تقویۃ الایمان
جو اسکے پیر بھائی کی ہی اسمین چند نظایر و امثال عوام کے شرکیہ عقیدے کے خلاف ہین سو انکو دکھلاوین
کر کے عوام کو شورش پر لانا اور نواب صاحب کو شورش ستانے کے جاتی ہا کر ہماری حمایت پر کھڑا

اور واعظ [illegible] کو تنگ کرنا کہ اس کتاب مین چند جملے اچھے نہین دستے آپ انکو اچھے جانتے ہو یا برے اگر کہین کہ اچھے ہین تو انکو بدنام کر دینا کہ انکا عقیدہ اچھا نہین کوئی مرید نہووین واگر کہین کہ برے ہین تو ا[illegible] کتاب [illegible] کی بیخ کنی [illegible] درمیان [illegible] سے اٹھا دینا پھر ہمارے کام معمول کے موافق بحال رہینگے یہہ تجویز کرکر واعظ [illegible] تو لکھ دیجیے کہ تقویۃ الایمان مین چند جملے خراب نظر آتے ہین آپکا اعتقاد کیا ہی جناب واعظ لکھ دیجیے کہ سنت وجماعت کے عقیدے کے خلاف خواہ اس کتاب مین ہو یا اور کوئی کتاب مین میرا اعتقاد اسپر نہین تب [illegible] کے علما دیکھے کہ اب کچھ بات بن آئی ہی مگر خاطر خواہ نہین نواب صاحب سے کہے واعظ لکھ دیجیے سو بس نہین اس سے عوام کی شورش نہین ویگی بہتر یہہ ہی کہ آپ اُنسے ایسا لکھوا لین کہ البتہ اس مین چند جملے خراب ہین اسکو رکھنا اور پڑھنا برابر نہین تب نواب صاحب واعظ موصوف کو بلواکر کہے کہ آپ مصلحۃً ایسا لکھ دیوین جناب واعظ راضی نہین ہوے تب نواب صاحب کہے کہ حق آپکے جانب رہتے ہوے صلح حدیبیہ کے طور سے لکھ دینے مین کیا قباحت ہی وگرنہ عوام کی شورش اور بلوا ہونیکا بڑا اندیشہ ہی غرض جناب واعظ ناچار ہوکر صلح حدیبیہ کے طور سے لکھ دئے۔ صلح حدیبیہ کے شروط یہے تھے کہ کوئی شخص کفار کا اہل اسلام مین آیا تو اسکو واپس دے دینا برخلاف اہل اسلام سے کوئی شخص کفارون مین آیا تو اسے واپس نہین دیوینگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا نام محمد رسول اللہ لکھے ہین سو اسکو نکال دیکر محمد ابن عبد اللہ لکھنا اگرچہ حضرت عمر رض اور دوسرے اصحاب ایسے زبردستی کے شروط پر راضی نہین تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقتضائے وقت پر نظر کرتے لکھ دئے اسی بدستور واعظ موصوف کے بعض خلفا راضی نہین تھے مگر حضرت واعظ مصلحۃً لکھ دئے اسطرح کے فتنے فساد مٹانے مصلحت عام کے واسطے ایسا لکھ دینا جایز ہی چنانچہ آنحضرت خود کئے اور حسن مجتبی بھی باوجود آپ خلیفہ برحق ہونیکے مسلمانون مین کا فساد مٹانے خلافت چھوڑ دیکر والی شام کو خلیفہ کردئیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ حیدر صفدر سے فرمائے نواصب وخوارج میرے پر لعن کرینگے اسوقت تجھکو بھی

لعن کرنے تنگ کئے تو تو کیا کریگا پوچھا مین کیا کرون فرمایے لعن کر مگر تبرا مت کر یعنے مصلحۃً مجبر لعنت کر لیکن دل سے برا مت جان غرض جناب واعظ سب کے روبرو علانیہ کہدیئے کہ جیسا میرے جد امجد حسن مجتبیٰ مسلمانون مین فساد ہونے والی شام سے صلح کئے تھے ویسا ہی مین بھی صلح کیا ہون اور خود معترض کی تحریر سے ظاہر ہی کہ مولوی محمد علی صاحب کون سے جملے خراب ہین سو ظاہر نہین کئے حقیقۃً خراب ہوتے تو ظاہر کرتے خراب نہین اسواسطے ظاہر نہین کئے اب معترض اپنے عقیدۂ فاسد سے ظاہر کرتا ہی کہ شاید ییے جملے ہون تو کچھ بعید نہین اب ہم ان جملون کے اعتراض کے رد کی طرف متوجہ ہوتے ہین وباللہ التوفیق

قولہ تقویۃ الایمان صفحہ ۷۰ سطر ۱۱ سب انبیا اولیا اُسکے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہین

حاشیہ اگر کتاب والایون کہتا کہ سب انبیا اولیا اللہ کے روبرو اپنے کو ناچیز سمجھتے ہین تو ایک بات تھی نہ کہ اپنی طرف سے ایسی بات بولے اور حکم کرے اب منصف مزاج غور سے دیکھے کہ جملہ طریقہ ادب کے برخلاف ہی یا نہین۔

اقول معترض اصلاح دیتا ہی کہ اگر کتاب والایون کہتا کہ سب انبیا اولیا اللہ کے روبرو اپنے کو ناچیز سمجھتے ہین تو ایک بات تھی یعنے مضایقہ نہین تھا۔ بھلا ہم پوچھتے ہین کہ انبیا اولیا کا ایسا سمجھنا حق وواقع ہی یا خلاف واقع جیسا شعرا اور امیرون کے خوشامد گو جھوٹھہ موٹھہ کہا کرتے ہین پیغمبر ونکا جناب تو خلاف واقع و ناحق سمجھنے سے مبرا ہی پس جو وے سمجھے سو حق ہی سمجھے ہونگے پھر اس حق بات کو وے سمجھتے ہین کہنا یا حق وواقع ہی کہنا ہر دو مساوی ہی عند الضرورت اصلاح تحصیل حاصل دوسرا پیغمبران اپنے کو ناچیز سمجھتے ہین سو بات کو کوئی شخص عند الضرورت ذکر کیا تو اسکو بے ادبی سمجھنا گویا پیغمبرون کے سمجھہ کی بے ادبی ہوئی اور پیغمبران اپنے کو جس جناب کے روبرو ناچیز سمجھتے ہین سو اس جناب کی قدرت وعظمت کا در پردہ انکار ہوا مثلا اللہ جلشانہ اس عالم کو جو عدم محض اور لاشی تھا ذرۂ ناچیز بھی نتھا سو اسکو اپنی قدرت کاملہ سے وجود مین لایا اور چیز بنایا اسکے اجزا وافراد کو بھی جو ملک جن وانس

انبیا اولیا وغیرہ ہین سب کے سب معدوم وناچیز تھے جیسا خدا تعالی زکریا پیغمبر کو فرمایا ولم تك شيئا یعنے
تو کچھ چیز نتھا سو انکو چیز بنایا اور معزز ومکرم کیا سو اسکی ایسی قدرت کاملہ کا انکار رہوا آیندہ بھی اس عالم کو معدوم
کرنیکی قدرت اسکو ہی اور سیکڑون عالم بنانے اور معدوم کرنیکی قدرت رکھتا ہی سو اسکا بھی انکار نکلا جیسا اساس الاسلام
کے عقیدے مین لکھا ہی ہ او تواند بسی چنین عالم ؛ بدمی آفریدہ وکرد عدم ؛ یعنے ایسے بہت سے عالم
جس مین زمین وآسمان عرش کرسی لوح وقلم ارواح وملایکہ جن وانس انبیا اولیا وغیرہم ہین پیدا کرسکتا اور معدوم
بھی کرسکتا ہی ایسی بڑی قدرت کے روبرو یہہ عالم یا اسکے افراد جو آسمان وزمین جن وملک وانس وغیرہ ہین
کیا چیز ہین اور بھی اُسکی قدرت وعظمت کے باب مین امام وقت عبد الوہاب شعراوی طبقات مین امام
ابو حنیفہ سے انہون نے عطا سے روایت کئے سو ذکر کئے ہین کہ ما من ملك مقرب ولا نبي
مرسل الا ولله الحجة عليه ان شاء غفر له وان شاء يعذبه یعنے کوئی مقرب
فرشتہ اور پیغمبر مرسل ایسا نہین ہی کہ جسپر اللہ پاک جلشانہ کی حجت نہو پھر اگر چاہے تو اسکو بخشے اور چاہے تو
عذاب کرے - اور امام فخر الدین رازی تفسیر مین ان تعذبهم فانهم عبادك وان
تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم کے لکھے سو عبارت یہہ ہی انه يجوز على مذهبنا
لله تعالى ان يدخل الكفار في الجنة وان يدخل الزهاد والعباد في النار
یعنے جایز ہی اللہ پاک کو اہل سنت کے مذہب کے روسے کہ داخل کرے کافرون کو جنت مین اور داخل کرے
زاہدون اور عابدونکو دوزخ مین انتہی اور عقاید سنیہ والے لکھے ہین کہ خدا تعالی چاہتا تو ہزار ابراہیم کو
نمرود کے درجے مین اور ہزار نمرود کو ابراہیم کے مرتبے مین ہزار موسی کو فرعون کے درجے مین ہزار فرعون
کے درجے مین ہزار فرعون کو موسی کے مرتبے مین کردیوے - پس ایسا کہنا ان بزرگون کا ذرہ ناچیز سے
کمتر ہی کرکے کہنے سے کیا تبہ ہکر نہین البتہ بڑکر ہی مگر سارے مخلوقات مین انبیا اولیا افضل واکمل ہین
خدا صفات ثابت ہین اگرچہ بعض شافعیہ ملایکہ کی فضیلت پر گئے ہین مگر جمہور کے پاس انبیا کی فضیلت ثابت

ہی انکو دوسرے مخلوقات کی نسبت فضیلت و بزرگی مین کمتر جانین تو البتہ انکی توہین ہوگی اور جانےوالے
کی طرف نسبت بے ادبی کی کیجائیگی مگر اللہ پاک جلشانہ کی شان کی نسبت انکو ایسا جانین تو انکی فضیلت
و بزرگی کم نہین ہوتی مثلاً اللہ جلشانہ کی شان کی نسبت انکی شان کو نسبت دریا کے قطرے سے بھی کم
جانین یا نسبت آفتاب کے ذرہ سے کم مانین تو بجا ہی کیونکہ اللہ تعالی خالق ہی یہ مخلوق ہین اللہ تعالے
قدیم ہی یہ حادث ہین اللہ تعالی کی شان کو حد و نہایت نہین انکی شان کو حد و نہایت ہی جو چیز حد و
نہایت رکھتی ہی سو اسکو حد و نہایت نہین رکھنے والی چیز کے ساتھ کیا نسبت مقید کو مطلق کے ساتھ
کیا مناسبت اسکے سوائے اللہ تعالی کی شان و بزرگی ذاتی ہی انکی عطائی ہے بدرگاہ لطف و
بزرگیش برہ بزرگان نہادہ بزرگی ز سر خود خدا تعالی حدیث قدسی مین جو صحیح مسلم مین ہی فرمایا
ای میرے بندو تم سب کے سب تمہارے مین کے زیادہ نیک شخص کے سری کے یعنی پیغمبر کے سریکے ہوجاؤ تو
بھی میری سلطنت کی رونق بڑھ نہ جاویگی اور تم سب کے سب تمہارے مین کے زیادہ بدبخش یعنے شداد
فرعون ابوجہل کے سریکے ہوجاؤ تو بھی میری سلطنت کی رونق گھٹ نہ جاویگی اس لئے کہ میری سلطنت
و شان ذاتی ہی قدیم ہی ذاتی و قدیم شی گھٹا و بڑھاؤ تغیر و تبدل نہین چاہتی - مولوی اسلمی صاحب
اللہ تعالی کے کلام اور آنحضرت کی حدیث کی نسبت مین لکھے ہین کہ در شاہوار اور خزف پارہ کی نسبت ہی
یعنے خدا تعالی کا کلام بہت بہتر موتی کے سریکا اور آنحضرت کی حدیث اسکے روبرو ٹھیکری کے سریکی ہی
اگر اسطرح کی نسبت حدیث شریف کو کسی مخلوق کے کلام کے ساتھ کرتے تو البتہ آنحضرت کی توہین کئے
سریکا ہوتا اور مولوی اسلمی صاحب تو بے ادب کہلاتے چونکہ خالق کے کلام کے نسبت ایسا لکھے ہین لکن
انکو بے ادبون مین نہین گن سکتے باوجود اسکے معترض کے خیال مین یہ سب باتین بے ادبی مین شمار
کئے جاتے ہین تو انکی تعزیر بھی مقرر کیا چاہئے ایسی باتین بہت سے لوگ کتابون مین لکھی ہین اب یہان
چار پانچ شخص کا ذکر آیا ہی ایک تو صاحب تقویۃ الایمان سب انبیا و اولیا اسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی

کیتر ہین لکھے - دوسرے عبدالوہاب شعرانی کوئی مقرب فرشتہ اور پیغمبر مرسل ایسا نہین کہ جسپر اللہ تعالی
کی محبت نہو پھر اگر چاہے تو اُسے بخشے اور چاہے تو عذاب کرے لکھے - تیسرے امام فخر الدین رازی جانبے
ہی ہمارے مذہب مین یعنے سنت و جماعت کے مذہب مین داخل کرے کافرون کو جنت مین اور داخل
کرے زاہدون اور عابدون کو جن مین انبیا اولیا بھی ہین دوزخ مین - چوتھے عقاید سنیہ والے
خدا تعالی چاہا تو ہزار ابراہیم کو نمرود کے درجے مین ہزار نمرود کو ابراہیم کے مرتبے مین ہزار موسی کو
فرعون کے درجے مین ہزار فرعون کو موسی کے مرتبے مین کر دیگے لکھے - پانچوین مولوی اسمٰعیل صاحب
کلام اللہ بہتر موتی کے سرکا اور آنحضرت کی حدیث ٹھیکری کی سرکی لکھے ہین سو اب یہ پانچون
معترض کے تصور کے موافق قابل تعزیر ٹھہرے یہ پانچون بھی زندہ نہین ہین جو اُن سے بازپرس و
مواخذہ کرین اب فقط تعزیر یہی ہو سکتی ہی کہ تکفیر کرین انکی کتابون کو پڑہنے پڑہانے گھرون مین رکھنے
منع کرین انمین ایک کی تو تعزیر ہو چکی یعنے صاحب تقویۃ الایمان کی باقی چار کی ہونا ہی شاید معترض
اِن چارون سے درگذر کرکر فقط تقویۃ الایمان والے کی تعزیر بس سمجھیگا کیونکہ عناد و تعصب تو اُسی سے
ہی لیکن ظاہرا ایک کو تعزیر کرنا دوسرون سے درگذرنا بالکل آئین انصاف کے خلاف ہی سمجھکر ایک فقہی
مسئلہ پیش کریگا وہ یہہ ہی کہ اگر چار شخص ایکہی طرح کی تقصیر کرین لیکن انکے حال و درجے پر نظر کرتے
کسی کو خالی سرزنش کسی کو حبس کسی کو ضرب شلاق کرنا ہی سو یہ نامدار علما رہنے سے انکو چھوڑ دینا
تقویۃ الایمان والا ایسا نامور شخص نہین بلکہ عامی ہی فقط اسکی تعزیر ہو تو بس ہی کرکے کہیگا تب اسکے
دوست اور جاننے والے اہل انصاف سے عرض کرینگے نہین نہین صاحبو مولانا اسماعیل عامیون سے
نہین ہی اسکے آبا و اجداد تو بڑے بڑے عالم متبحر ہوئے ہین اور سنت و جماعت کے پیشواؤن سے
ہین خود یہہ شخص بھی بڑا جید عالم اور بڑا دیندار ہوا ہی جسکی دینداری کی شہرت عرب و عجم مین ہو گئی
ہی چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہی ~ نام پروازِ ذبیح اللہ در اسم و صفت ﴿ قرۃ العین عمر چشم و چراغ

وارث پیغمبر اسماعیل بن عبد الغنی
اور رفیع الدین عبد القادر عالی وقار
اسکی ہر تصنیف ہی بیشک صراط المستقیم
اٹھہ گیا توحید رسمی کا یکایک اعتبار
جب وہ شمع محفل ارشاد ہو گرم وعظ
توڑتے سررشتۂ عشق بتان زنار دار
داخل اسکے وعظ کے مجلس مین ہو خارجی
پیروی پر مصطفی کے ابتلک ہین برقرار
یہہ خبر سنکر ہوے اہل ہدایت شاد وہان
لشکری کے بھیس سے وہ فاضل نصرت شعار
انکے ہی مذہب سے حضرت نے انہین ملزم کیا
گویا آیا تھا جھٹک کر اپنے دامن کا غبار

بن ولی اللہ بن عبد الرحیم نامدار
خود بذاتہ مرکز دانش محیط ہر شرف
کہتا ہی العلم نکتہ اسکا ہر نقطہ بکار
کلمہ گو جو نام کے تھے سو ہوے اب کام کے
وارے جاتے تھے سبھی حاضران وار وار
چار لفظ اسکے پہنچتے رافضی کے کان تک
تو علی مرتضی پر جان کو کرتا نثار
لکھنؤ پورے مین جو کی کہا ایک رات وعظ
شکر کا سجدہ بجالایا ہی اکبر شہریار
کیونکہ وہان تھا مجتہد شیعہ کا دلدار علی
وہان سے سید یا وہ مظفر ہوتا آیا ہے شمار
جیون ہوا یہہ مولوی بن محمد پہ فدا

قدوۂ ہندوستان اسکے چچا عبد العزیز
محرم عرفان مدار دورۂ قطب مدار
یون کیا ہی رمز توحید حقیقی کا بیان
دیکھکر اسکی کتابین ہو گئے سب دیندار
چھوڑتے اشراک کے شرکت کا دہندا مشرکین
تو ہوا ہوتا وہ ایکسان دوستدار چاریار
ایسے کیسے بدعتی بن بن کے اسکے وعظ کو
سکہمون نے سب کے سب کی توبہ بن گئے نیکوکار
مذہب سنت کی نصرت کرنے لکہنو گیا
اسکے دو فرزند کو بھی علم سے تھا اشتہار
باوجود ایسے ظفر کے کچھہ نہ آیا اسکو عجب
ہی کہین مدراس مین اسطرح کا کوئی دیندار

اور دہلی کا مورخ اپنی کتاب صنادید عجم مین علما کے تذکرے مین جب اس عالم یگانہ کا ذکر آیا تو لکھتا ہی کہ یہہ شخص علم معقول مین ایسا تبحر رکھتا تھا اسکی منطق دانی ایسی تھی کہ اگر وہ چاہتا تو شکل اول کو شکل رابع کی جگہہ مین اور شکل رابع کو شکل اول کی جگہہ مین رکھہ سکتا تھا اور منطق کا موجد ارسطاطالیس اگر موجود رہتا تو اپنی منطق کو اسکی منطق کے آگے تار عنکبوت سے سست تر جانتا اور علم منقول مین اسکا پایہ ایسا تھا کہ تنویر العینین فی اثبات رفع یدین مین احادیث لاکر طرفین کے اسناد و دلایل اس ضبط و نسق سے بیان کیا ہی کہ جس سے فقہاے متقدمین کی تقریر بند ہو گئی ہی انتہی غرض اسطرح سے اسکے دوستان جب بینہ لاوینگے تو اپنی انصاف بہت غور کرنا پڑیگا تب معترضین کا قافیہ بھی نہایت تنگ

ہوجائیگا سواے ایجاب کے انکار کی گنجایش نہ ملیگی مگراز روے حسد و عداوت کے جو شرک کے باب مین
اُسنے سرکوبی کی ہی اور کچھ تازے افترے بناکر اُسپر جمایا پڑیگا اسوقت ہم بھی دیکھ لیوینگے اب عنان
شبدیز قلم کو دوسرے اعتراض کی جوابدہی طرف پھیرتے ہین۔

قولہ جلد ۲ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ سطر ۱۱ - یے مسلمان شرک کرنیوالے بڑے
احمق ہین کہ اللہ سے قادر و علیم کو چھوڑ کر اورون کو پکارتے خواہ ولی ہون خواہ نبی اول تو انکا
پکار اسنتے ہی نہین دوسری کچھ قدرت نہین رکھتے اگر کوئی قیامت تک انکو پکارے تو وے کچھ نہین کرسکتے

حاشیہ کافرون اور بتون کی شان مین اتری سو آیت کے نیچے بتون کی جاے نبی ولی کو
لایا ہی اور کافرون کی جاے مسلمانون کو برتا ہی پھر طریقہ مذکور ادب سے خارج ہی یا نہین غور کی جاے

اقول معترض کو اس جملے مین شبہ آنے سے اسکے عقیدے کا حال ایسا معلوم ہوتا ہی یا تو اللہ تعالے
کے قادر و علیم ہونے مین اسکو شبہ ہی یا نبی ولی کو خدا تعالی کے سریکا قادر و علیم جانتا ہی اللہ تعالی کا
قادر و علیم ہونا ظاہر ہی اگر قادر نہوتا تو یہہ دنیا کیسا پیدا کرتا اگر علیم نہوتا تو یہہ سب عالم کا حال جانتا
انکو پرورش کرنا ہر ایک انسان حیوان کیڑے مکوڑے وغیرہ جانداروں کو وما من دابۃ
فی الارض الا علی اللہ رزقھا کیونکر ہوسکتا۔ اور نبی ولی کا قادر و علیم نہونا بھی ظاہر ہی
چنانچہ اللہ تعالی خود قرآن مجید مین سردار انبیا کو فرمادیا قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا
الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی
السوء یعنے کہہ نہین مالک ہون مین اپنے جان کے نفع کا نہ ضرر کا اگر ہوتا غیب جاننے والا تو البتہ
جمع کرلیتا مین بھلائی اور نہ چھوتی مجھے برائی۔ اور مولوی اسلمی صاحب اپنے سیفینے کے تین سو ستر یہ
تیسرے صفحے مین اس آیت کے نیچے لکھے ہین کہ ہر شخص اگرچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد بہ
نفع وضر نفس خود قدرت ندارد۔ یعنے اگرچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اپنی ذات شریف کو

نفع پہنچانے یا ذات پاک سے ضرر دور کرنے پر قدرت نہین رکھتے اور بھی لکھے ہین وان یمسسک
اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یعنے ہرچہ
خدا تعالی از ضرر و نفع عباد خواہد رد آن ہیچکس نتواند کرد یعنے ضرر و نفع بندونکا جو خدا تعالی چاہتا ہی اسکو
کوئی رد نہین کر سکتا انتہی قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا یعنے تو کہہ میرے ہاتھ نہین تمہارا
برا اور نہ راہ پر لانا غرض غیب کا جاننا عالم مین تصرف کرنا اور عالم کو نفع و ضرر پہنچانا یہہ خاصہ خدا تعالی کا
ہی اس مین کوئی شریک نہین نہ اولیا و نہ انبیا اگر انکو شریک جانین تو شرک ثابت ہوتا ہی وعندہ
مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو یعنے اللہ کے پاس ہین کنجیان غیب کی اسکو کوئی نہین جانتا
سوا اللہ کے صحیح بخاری مین لکھے ہین ان الغیب لا یعلمہ الا اللہ یعنے مقرر غیب کو
کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے ملا سعد الدین تفتازانی عقاید نسفی کی شرح مین لکھے ہین العلم
بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ تعالی لا سبیل الیہ للعباد الا باعلام او
الہام یعنے غیب کی بات کو جاننے مین اللہ پاک جل شانہ یکتا ہی اور غیب جان لینے طرف بندگونکو
کچھ راہ نہین ملتی ہی مگر خبر دینے سے اللہ پاک کے یا الہام کرنے سے - اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز
قدس سرہ سورہ مزمل کی تفسیر مین لکھے ہین سو عبارت یہہ ہی احاطہ علمی باذکار قلبیہ و لسانیہ ذاکریان و صنف
مختلف اللغہ وازمنہ خاصہ ذات پاک و تعالی است ہیچ مخلوق را حاصل نیست آری بعضے پیر پرستان از زمرہ
مسلمین در حق پیران خود این وصف ثابت میکنند و در وقت احتیاج ہمین اعتقاد با آنہا استعانت مینمایند
مخلوقات ہر چند روحانیات باشند اول علم محیط ندارند دوم استیلای دایمی بر روح ذاکر نمی توانند کرد
یشغلہم شان عن شان یعنے زبان سے اور دل سے یاد کرنیوالون کو علم سے احاطہ کرنا باوجود
جدے جدے ہونے انکے مکانون اور زمانون کے اللہ تعالی کا ہی خصیصہ ہی یہہ بات کسی مخلوق کو
حاصل نہین ہان تھوڑے مسلمان پیر پرست اپنے پیرون کے حق مین اس بات کو ثابت کرتے ہین اور

اسی اعتقاد کے سبب سے احتیاج کے وقت اُن سے مدد چاہا کرتے ہین بات تو یہہ ہی کہ مخلوقات ہرچند وحانی ہون پہلے تو احاطہ کرنیوالا علم نہین رکھتے ہین تا ہر یاد کرنیوالے کی یاد پر خبردار ہون دوسرا یہہ کہ یاد کرنیوالے کی روح پر ہمیشہ مستولی نہین رہتے کیونکہ ایک کام طرف متوجہ رہنا دوسرے کام طرف توجہ رکھنے سے انکو مانع ہوتا ہی انتہی - ملا علی قاری نے منح الازہر شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات الا ما اعلمہم اللہ تعالی احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یعلم الغیب یعنے جانئے کہ مقر پیغمبران نہین جانتے ہین چھپی چیزونکو مگر اُن چیزونکو جان لئے ہین جو اللہ پاک جلشانہ معلوم کراتا ہی انہین کبہو اور صاف ذکر کئے حنفی عالمون نے حکم تکفیر کا اُس شخص کے جو اعتقاد رکھا اس بات کا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کو جانتے ہین انتہی - اور محقق علامہ ابن نجیم کتاب بحر الرائق مین لکھا ہی لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ یکفر لاعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب یعنے اللہ پاک اور رسول مقبول کو گواہ رکھکر کوئی شخص نکاح کیا تو کافر ہوتا ہی اسلئے کہ اوسنے اعتقاد رکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم غیب کو جانتے ہین انتہی - اور بزازیہ مین جو معتبر کتاب ہی لکھا ہی من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم الغیب یکفر یعنے جو کہا کہ ارواح مشایخون کی حاضر ہین اور غیب کو جانتے ہین تو کافر ہوتا ہی انتہی - اور تاتارخانیہ مین جو معتبر اور مشہور حنفی فقہ ہی لکھا ہی رجل تزوج امراۃ لم یحضر شہود افقال خدا ورسول اوررا یا فرشتگان را گواہ کردم بطل النکاح وکفر الناکح لاعتقاد ان الرسول والملئکۃ تعلم الغیب وتسمع النداء یعنے اگر کسی نے نکاح کیا کسی عورت کو اور اوسوقت کوئی گواہ حاضر نہین تھے پھر کہا خدا اور رسول کو یا فرشتونکو اوسپر گواہ کیا ہون باطل ہوا نکاح اسکا اور کافر ہوتا نکاح کرنیوالا کیونکہ اعتقاد کیا اس بات کا کہ سرور عالم اور فرشتے غیب کو جانتے ہین اور پکار کو سنتے ہین انتہی

باوجودیکہ خدا تعالی جابجا قرآن مجید مین فرمایا کہ میرے سواے کوئی عالم الغیب نہین ہی تمہاری دعا التجا سننا حاجت مراد برلانا مارنا جلانا روزی رزق دینا بیمار تندرست کرنا نفع نقصان پہنچانا میرا ہی کام ہی اور کوئی نہین کرسکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی احادیث شریف مین اور محدثین و فقہا اپنی اپنی کتابون مین تشریح کرتے ہوے خلاف اسکا کرین یعنے دوسرون کو بھی اِن کامون مین شریک جانین تو شرک ہوتا ہی کافر ہوجاتے ہین کرکے باوجود لکھنے کے لوگ اس شرک کی بلا مین گرفتار ہوتے ہین اور اپنے دنیاوی اغراض و مقاصد برآنے کی امید سے بزرگون کو مانتے یعنے انہون اِن کامونکی برلانیکی قدرت رکھتے ہین سمجھکر انکی نذر و نیاز کرتے دور دور سے انکو پکارتے حاجت مراد مانگتے انکو علم غیب ہی حاضر ناظر ہین سب جانتے سنتے ہین کرکے اعتقاد رکھتے ہین معترض کا عقیدہ بھی ایسا ہی ہی بعضے نام کے مولوی مشایخ بھی یہی اعتقاد رکھتے ہین جیساکسی شاعر نے کہا

ف

شرک و بدعت ہی جنکو پسند
ہین وہ دجال وقت نا مسعود

ہین انصاری ہو وگبر و ہنود
انکے بدروز بدرسوم تمام

سید المرسلین کی سنت
انکے ہر کام کاج مین مفقود

صاف کرتے ہین وہان رکوع و سجود
مہمل اشعار جھوٹے قصے گامین

کرتے کرما ندرم ہین اور بوشم
نام کیا فاتحہ ہی اور درود

کنچنین ناچ راگ رنگ سرود
نام تو فاتحہ زیارت عرس

جبان افعال بدکا منکر ہو
کوئی سنی عاقبت محمود

یعنے ہی ہم طریق ابن سعود
اور کہین ہی نبی کا یہ دشمن

جھوٹھ باندا اسپہ عالم اوجاہل
جانین سچ ہیچ ہین اس زبانکو سو

غم و شادی مین پیشوا انکے
شادی اور غم مین انکے ہین موجود

کیا غضب ہی کہ پوجتے ہین قبور
کہین اسکو رسول کا مولود

کیا ستم ہی کہ معبرون کے بیچ
شرک و بدعت فجور ہی مقصود

نام اسکا رکھین بیے وہابی
جھوٹے گذرا ہین لاکے اسپہ شہود

فائدہ غیب کو یعنے حواس ظاہری و باطنی سے پوشیدہ ہی سو چیز کو جاننا دور دراز کے آواز پکار کو سننا پانی پر چلنا ہوا مین اڑنا

برس کی راہ ایک گھڑی مین طی کرنا بہت بھاری وزن کی چیز اٹھانا غرض جو کام آدمی کے قوت و قدرت کے پرے ہو سو اسکو کرنا یہہ سب عادت کے خلاف ہی اگر یہہ کام کسی آدمی سے ہوجاوے تو اسکو خرق عادت کہتے ہین انبیا سے ہو تو اسکا نام معجزہ ہی ولی سے ہو تو کرامت کافر سے ہو تو استدراج کہتے ہین انبیا کو اللہ تعالی بعض بعض غیب کی باتین معلوم کراتا ہی چنانچہ قران مجید اسپر ناطق ہی۔

فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول یعنے پس ظاہر نہین کرتا ہی اوپر غیب اپنے کسیکو مگر اسکو جو پسند کرتا ہی رسول سے یہہ رسول ملکی ہووے یا بشری وما کان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسله من یشاء یعنے اللہ یون نہین کہ تمکو خبر دے غیب کی لیکن اللہ چن لیتا ہی رسولون مین سے جسکو چاہے۔ اسکے سوا انبیا کو اور اور معجزے بھی دیتا ہی تا لوگون پر انکے نبوت و رسالت کی حجت ہو بعض اولیا سے بھی انکی کرامت و بزرگی کے واسطے کبھی کچھہ خرق عادت ظاہر کرتا ہی اسکو فعل اللہ کہتے ہین انکا ذاتی فعل نہین ذاتی فعل وہی ہی جو طاقت بشری کے موافق ہو اور انکے قابو مین ہو **فائدہ** انبیا اولیا کو انکی زندگی کے عالم مین جیسا خدا تعالی معجزہ و کرامت عطا کرتا ہی ویسا ہی اگر انمین سے بعد ممات کے بھی کسیکو عطا کیا تو جایز ہی مثلا کسی نبی ولی کو کبھی کسی شخص کی دعا التجا سنا دیا یا کسی کے حال سے مطلع کرا دیا یا کسی کا کام انکی روح کی وساطت سے بنا دیا تو جایز ہی لیکن ہمیشہ ہر آن سب خلق کے حال سے مطلع رہنا دور و نزدیک سے انکی دعا التجا سن لینا خواہ مشرق کے لوگ پکارین خواہ مغرب کے جنوب کے پکارین یا شمال کے زمین کے پکارین یا آسمان کے سب جگہہ ہمیشہ حاضر و ناظر رہنا سب کے دلون کے بھید کو جاننا سب کے حاجات و مرادات بر لانیکی قدرت رکھنا یہہ صفت خاص اللہ تعالی کی ہی کسی نبی ولی فرشتے دیو جن کی یہہ صفت نہین پس اس فرق پر ہدایت نہ ہونے سے اکثر لوگ مرض شرک مین گرفتار ہوتے ہین جو انبیا اولیا سے کبھی کبھی ظاہر ہوے سو معجزے و کرامات سن لیکر انکا اقتدار

فعل ہی انکے قدرت وقابو مین ہی جب چاہین تب کر سکتے ہین ہماری حاجت مراد برلانیکی قدرت وعلم غیب خدایتعالی انکو دیا ہی ہماری دعا پکار کو سن لیتے ہین سمجھکر انکی نذر و نیاز مانتے ہین خدایتعالی کو چھوڑکر انہی سے دعا التجا کرتے ہین اور پکارتے ہین یا حضرت فلانے یا پیر فلانے میرے بیٹے کی بیماری دور کرو میری بیٹی کو بیٹا دو میرے داماد کو روزی روزگار سے لگاؤ وغیرہ ایسا پکارنا اور التجا کرنا ہر دو شرک ہی پکارنا شرک اس لئے کہ انکی حضوری وہان جاننا اور ندا کو سنتے ہین سمجھنا حالانکہ سب فقہا تاتارخانیہ والے وغیرہ جیسا اوپر مذکور ہوا لکھے ہین کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتے غیب جانتے ہین اور ندا کو سنتے ہین سمجھے تو کافر ہوجاتا ہی پھر اولیا جانتے اور سنتے ہین سمجھے تو کافر کیون نہو التجا کرنا شرک اسواسطے ہی کہ انکو ان کامونکی قدرت باستقلال ہی سمجھنا دوسرا شرک فقہا کے سواے مولوی اسملی بھی تو لکھے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کو نفع وضرر پہنچانیکی قدرت نہین رکھتے ہین پھر دوسرے انبیا اولیا غیرونکو نفع وضرر پہنچانیکی قدرت کیسا رکھینگے فافہم اسباب مین عرب وعجم روم وشام ہند وسندھ کے علما کے فتوون سکے سواے مدراس طرف کے مولوی ارتضا علیخان صاحب اپنے فتوے مین جسپر مولوی اسملی صاحب اور مولوی عبدالرب صاحب وغیرہم مہرین کردئے سو یہہ ہی اگر کسی بگوید یا رسول اللہ بیمار مرا شفا دہ یا دختر مرا فرزند نصیب کن یا افلاس مرا دور فرما اصلا مطلقاً روا نیست چہ جاے اولیا یعنے اگر کوئی کہا ای رسول خدا میرے بیمار کو شفا بخشو یا میری دختر کو فرزند عطا فرماؤ یا میری مفلسی دور کرو تو ہرگز روا نہین پھر آنحضرت سے ایسا کہنا روا نہو تو اولیا سے کہنا کب روا ہوگا انتہی۔ پس صاحب تقویۃ الایمان خدا و رسول کے فرمودے بموجب اور فقہا کے فتوون کے مطابق لکھا کہ یے شرک کرنیوالے بڑے احمق ہین کہ اللہ سے قادر وعلیم کو چھوڑکر اورون کو پکارتے ہین خواہ ولی ہو خواہ نبی اول تو اجتک پکارا سنتے ہی نہین دوسرا انکے مراد دینے پر کچھ قدرت نہین رکھتے کیا برا لکھا اگر معترض کا

عقیدہ نبی ولی کے قادر وعلیم ہونیکا ہی تو یہہ عقیدہ شرک و کفر کا ہی بولکر سب فقہا لکھ چکے پھر شرک کے عقیدے والا
توحید کے عقیدے رکھنے والے پر کہا تک پھر اعتراض کریگا یہہ بات اہل انصاف غور سے سمجھینگے **فائدہ**
انبیا اولیا کو بطور معجزہ وکرامت کے اور ملایکہ کو انتظام امورات کے لئے اللہ تعالی بعض امورات غیب کی
اطلاع دیتا ہی سو اسکو انکی غیب دانی اور علم پر حمل کرکے عوام کو فریب دینا کہ یے بزرگان عالم الغیب ہین
تمھاری ندا و پکار کو سن لیتے ہین تمھاری حاجت مراد برلانیکی قدرت رکھتے ہین انکے نام سے نذر ونیاز
کرو ترقی ہوگی وغیرہ یہہ سب شرک کی تعلیم ہی - اور ایسا شرک کا عقیدہ نہین رکھنے والے اور ایسی نذر و
نیاز جایز نہین سمجھنے والے سنت وجماعت کے سارے فقہا و محدثین کو بے دین ہین وہابی ہین بزرگونکے
منکر ہین بولنا گویا اہل سنت کے دین و مذہب سے نکل جاکر صاف مشرک و مبتدع ہونا ہی اگرچہ اہل بدعت و عوام
الناس کے پاس وہ سنی کہلاوے **تنبیہ** انبیا اولیا کے اعجاز وکرامات سیرت وعادات دیکھنے سننے سے
محبت ہوجاکر یہہ محبت تو دینی اور جزء ایمان ہی کوئی بزرگ یا عالم محبت کی راہ سے انکو قادر وعلیم بولے
یا لکھے جیسا شیخ عبد الحق مدارج النبوہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین لکھے ہین یا اور کوئی
بزرگ ایسا لکھے تو جمہور مفسرین ومحدثین وفقہا کے مقابلے مین اسکو مرجوح جانتا اسکو عقیدے مین
محسوب نہین کرنا کیونکہ محبت کی بات جدی ہی اور عقیدے کا باب جدا محبت مین افراط وغلو کو دخل
ہی عقیدہ فقط نصوص قرآن وحدیث متواتر واجماع سے ہوتا ہی حدیث احاد جب عقیدے کو کفتی
نہو تو ایک دو بزرگ یا عالم کے قول کا عقیدے مین کیا اعتبار بعض کم فہم لوگ کوئی بزرگ غلو سے محبت
مین بولے سو بات کو یا شعرا کے اشعار کو عقیدے مین گن لیتے ہین یہہ صرف انکی نادانی ہی عقیدہ وہی ہی
جو قرآن وحدیث واجماع سے ثابت ہوکر صحابہ وتابعین سلف صالحین مین رواج پایا اور اہل سنت کے
عقیدے کا ماخذ ٹھہر خلف سلف سب اس عقیدے کو اختیار کئے - اب کوئی نیا عقیدہ بنا نہین سکتے پس
جمہور فقہا ومحدثین تصریح کر چکے کہ انبیا اولیا ملایکہ قادر وعلیم نہین ہین بلکہ قادر وعلیم جاننے والے پر

اطلاق کفر کا کئے پھر کوئی بزرگ محبت سے بولے سو بات کو عقیدہ سمجھنا یا جمہور کے مقابلے مین اسکو ماننا
سوائے گمراہی کے اور کیا ہی۔ اسیطرح علم غیب قدرت نفع وضرر سب جگہہ حاضر وناظر رہنا تمام عالم مین
تصرف کرنا خدا تعالی کے سوا اور کسیکو نہین ہی سو قرآن وحدیث وفقہ سے ثابت ہو چکا۔ اسکے خلاف
مین کوئی عقیدہ رکہنا تو ضلالت وگمراہی اور کفر وشرک ہی بولکہ جمہور فقہا ومفسرین ومحدثین لکھ چکے پھر شرک کا
شوق اسکے مقابلے مین کسی کا مرجوح قول لاکر عوام کو فریب دینے پاتو ہاری جاسے لیکن اہل علم اور سمجھ
بوجھہ والے اسکے فریب مین نہین آوینگے قرآن وحدیث وجمہور سنت وجماعت کو چھوڑ کر ادہر ادہر نہین بھٹکینگے۔
وہ جو حاشیے مین لکھا کہ یہہ آیت بتون کی شان مین اُتری ہی دیکھئے وہ آیت یہہ ہی ومن اضل
ممن یدعوا من دون اللہ یعنے کون ہی زیادہ گمراہ اوس سے جو پکارے غیر اللہ کو دون کا
معنی غیر سوائے ہی دون کا معنی بت حجر شجر نہین دون اللہ ماسوا اللہ ہی خواہ ماسوا اللہ حجر ہو شجر ہو
بت ہو ستارہ ملک ہو جن ہو انس ہو قریش لات منات عزا وغیرہ بتون کو پوجتے تھے بعض ستارونکو
بعض ملایکہ بعض جنات کو بعض پیغمبرونکو اسواسطے انکی عادت کے مطابق بعض مفسرین دون کا معنی
بت لکھے بیضاوی اس آیت کی تفسیر یا جمادہی یا عبادہی لکھا ملا واعظ حسینی دون اللہ کی تفسیر بت
وستارے وفرشتے مراد ہین لکھا اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا
نفعا یعنے کیا تم بندگی کرتے ہو اللہ کے غیر کی جو قدرت نہین رکھتا تمہارے سے ضرر دور کرنے پر اور نہ
تمکو فایدہ پہنچانے پر مراد اس آیت مین دون اللہ سے عیسی علیہ السلام ہین کرکے امام فخر الدین رازی
تفسیر کبیر مین لکھے ہین اور تفسیر بیضاوی مین کہا فرمایا خدا تعالی قل ادعوا الذین زعمتم انہا
الہۃ من دونہ کالملئکۃ والمسیح والعزیر فلا یملکون ای فلا یستطیعون
کشف الضر عنکم کالمرض والفقر والقحط ولا تحویلا ای ولا تحویلا منکم
الی غیرکم یعنے کہدے ان سے جنکو تم گمان کرتے کہ فرشتے اور مسیح اور عزیر خدایان ہین کر انکو پکارو تم سے آفات

دور کرنے اور بلیات ٹالنے واسطے پس قدرت نہ رکھینگے فرشتے عیسی اور عزیر دور کرنے پر ضرر کو تمہارے سے
جیسے بیماری اور ناداری اور قحط اور نہ قدرت رکھینگے ان چیزون کے پھیرنے پر تمہارے سے دوسرونکی طرف
غرض دون کا اطلاق جو جو چیز پوجے جاتی ہی سب پر آتا ہی اور نام کے مسلمان بعض دیو پری شدے جھنڈے
بعض اولیا انبیا کو پوجتے ہین انکی منت مراد مانتے نذر و نیاز چڑہاتے ہین بلا آفت ٹلنے انکو پکارتے ہین سو
انکے حق مین دیو بھوت پری شدے جھنڈے اولیا انبیا دون اللہ ٹھہرتے ہین اتنے دون اللہ مین سو
ان سبکو چھوڑ دیکر فقط بت دون اللہ ہی بولنا عوام کو دہوکا دینا ہی اس بات کا کہ ہندو کے سرکا
پیشانی پر ٹیکا لگا کر گلے مین جانو ادالکر بت پوجے تو شرک ہوتا ہی ہنین تو نہین یعنے دیو بہوت پری
شدے جھنڈے ستارے ملایک اولیا انبیا کو پوجے تو شرک نہین کرکے عوام کو فریب دینا اور
گمراہ کرنا ہی - اور یہہ جو لکھا کہ تقویۃ الایمان والا کافرون اور بتون کی شان مین اتری سو آیت کے
نیچے بتون کی جاے نبی ولی کو لایا ہی اور کافرون کی جاے مسلمانون کو برتا ہی پھر طریقہ مذکور ادب سے
خارج ہی یا ہنین - سنو میان معترض یہہ بات تو تم پر ہی صادق آتی ہی کیونکہ تم نام کے مسلمان
خداتعالی کا ادب چھوڑ مشرک شعار بن بت پوجنے والون کی جاے مین آپ کمر باندھ کھڑے ہوے
اور بتون کی جاے مین اولیا انبیا کو یا انکے مزار و چلون کو یا انکے نقل و نشان کو جیسے تابوت مہندی
جھنڈے نشان تبرک وغیرہ لا رکھے اور انسے منت مراد مانگنے نذر و نیاز کرنے لگے اب بیچ کہو مت
شرماؤ بتون کی جاے مین اولیا انبیا کو تم رکھے یا وہ رکھا بلکہ وہ تو اسبات سے تمکو روکتا اور منع کرتا
ہی اور کہتا ہی کہ غرض جو کچھ ہندو اپنے بتون سے کرتے ہین سو وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیا
انبیا اماموں شہیدون سے اور فرشتون اور پریون سے کر گذرتے ہین اور دعوی مسلمانی کا کئے
جاتے ہین سبحان اللہ یہہ منہہ اور یہہ دعوی - اب دیکھئے کہ خیر خواہی کی راہ سے وہ تو تمکو ان باتون سے
منع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ بت پرستون کی جاے مین تم مسلمان کہلا کر کیون کھڑے ہوے اور

بتون کی جاے مین اولیا انبیا کو کیون رکھے اور اللہ سے قادر و علیم کو جو سب وقت حاضر و ناظر ہی اور
تمھاری دعا و پکار خواہ دور سے ہو یا نزدیک سے سنتا ہی اور تمھاری حاجت مراد بر لانیکی قدرت رکھتا ہی
سوا اسکو چھوڑ کر بیت پرستون کیطرح سرکا اولیا انبیا پیر شہید وغیرہم کو بتون کی جاے مین رکھکر انکی نذر
و نیاز چیپ ہاتے اور انسے منت مراد مانگتے ہو حال آنکہ خدا تعالی قرآن مین فرما چکا کہ اولیا انبیا قادر
و علیم حاضر و ناظر نہین ہین اور سب مفسرین و فقہا بھی ایسا ہی لکھے بلکہ انکو قادر و علیم حاضر و ناظر جاننے سے
ایمان دین ہوتا ہی جاننے والا مشرک و کافر ہوجاتا ہی کیسی تقریر کر چکے پھر تم صاحب تقویۃ الایمان
کو اپنا خیر خواہ سمجھے اور شکر گزاری کرنیکے عوض اُلٹے اُسپر حرف رکھتے اور ویدیسے کرتے ہو کہ بتونکی جاے
مین اولیا انبیا کو رکھا وہ کہان رکھا رکھے سو تم کرین آپ اور ناحق حرف رکھین اوپر خر ب باشد اسیکو
اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کہتے ہین۔

قولہ ۳ جلد تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۔ ۳۳ ۔ سطر ۸ ۔ ہمارا جب خالق اللہ ہی
اور اسی نے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیئے کہ اپنے کامون پر اسیکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام کہ
اسکو منا وین جیسے جب کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہی
دوسرے بادشاہ سے بھی نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہی۔

حاشیہ پکارنے سے مراد نبی ولی کو ندا کرنے سے ارادہ کیا ہی اور بادشاہ سے مراد حقیقی
خدا ہی اور دوسرے بادشاہ سے مراد فرضی خدا پھر چوہڑے چمار سے کیا مراد ہی سو ہوشمند خوب
سمجھتا ہی کہ نبی ولی مراد ہین یا یہی ظاہر کے دہیتر چمار یہہ بات بھی طریقہ ادب مذکور کے برخلاف ہی
یا نہین سمجھ پر موقوف ہی۔

اقول مصنف ہمارا خالق اللہ ہی اور اسی نے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیئے کہ اسیکو پکارین اور
کسی سے ہمکو کیا کام کہا سو کسی کے لفظ سے نبی و ولی مراد ہی بولکر معترض ایسا ہی جو مراد کہ مصنف کی مراد ہی

ٹھہرایا اور ایک بادشاہ سے مراد حقیقی خدا ہی دوسرے بادشاہ سے فرضی خدا کر کے یہہ بھی اپنی مراد ظاہر کیا
پھر جو [illegible] سے کیا مراد ہی سو ہوشمند خوب سمجھیگا یہی ظاہر کے وزیر و چار ہین یا اپنے ذہن [illegible]
[illegible] امراد ہین استفسار کرتا ہی۔ مراد مصنف یہہ ہی کہ جب ہمارا خالق اللہ ہی ہی جسنے ہمکو پیدا کیا
تو ہمکو چاہیے اسیکو پکارین اور اُسی سے دعا التجا کرین کیونکہ عبادت جو ہی حق خالق کا ہی دعا التجا جو مغز
عبادت ہی سو سواے خالق و معبود کے کسی مخلوق سے کرنا جایز نہین اسواسطے اسیکو پکارنا اسی سے دعا
التجا کرنا ہی اور کسی سے ہمکو کیا کام جو اسکو مناوین کیونکہ خالق کے سوا جو ہین سب مخلوق ہین مخلوق کی
عبادت جایز نہین مثلا رکوع سجود دعا التجا نذر نیاز وغیرہ یہہ سب عبادت ہی کسی مخلوق سے نہین کرنا
کرین تو شرک ہی۔ اُسکی مثال یہہ کہا کہ جب کوئی ایک کسی بادشاہ کا غلام ہوچکا تو وہ اپنے ہر کام کا
علاقہ اُسی بادشاہ سے رکھتا ہی دوسرے بادشاہ سے بھی نہین رکھتا یعنے اپنے اوپر کے جتنے بڑے
درجے والے ہین جیسے بڑے بڑے اہلکار امیر وزیر وغیرہ ان سب سے گذر کر دوسرے بادشاہ سے
بھی اگرچہ اپنے بادشاہ کا ہمسری کچھ سروکار نہین رکھتا پھر نیچے کے ہلکے درجے والون سے جو چوہڑے
چمار سے ہین کب علاقہ رکھیگا یہہ غلام وفادار کی مثال کہا۔ اگر بندۂ موحد کو اُس غلام کے ساتھ
تطبیق ہی تو اسطرح سے ہی کہ بندۂ موحد اپنے خالق کے سواے جو وحدہ لاشریک ہی اور اپنی جان و
تن کا مالک و مختار ہی اور دین و دنیا کے سب کاروبار اسیکی قدرت و مشیت سے ہوتے ہین سو اُسکو
چھوڑ کر دوسرون سے اگرچہ اپنے سے بڑے درجے والے بھی ہون اور اس سرکار مین امیر وزیر کے
سریکے مرتبے بھی رکھتے ہون جیسے ارواح ملایک پیر شہید اولیا انبیا وغیرہ انکو بھی نہین پکاریگا
انسے بھی دعا التجا نہین کریگا پھر اپنے چھوٹے درجے والون سے جیسے دیو پری بھوت شیاطین
ارواح خبیثہ ہین اور اس سرکار مین چوہڑے چمار سے محقر و ذلیل ہین انکا تو کیا ذکر انہین کب مانگیگا
مصنف کا غرض و ارادہ اس جملے سے اسطور کا ہی سو اسکو معترض مغرض کیا برے ڈھب سے

الکھکر بتلایا نعوذ باللہ منہا ۔

محشی جو حاشیہ لکھا پکارنے سے مراد نبی ولی کو ندا کرنے سے ارادہ کیا ہی یہہ صرف محشی کا افترا ہی اُسنے تو کچھہ نبی ولی کا ذکر ہی نہین کیا بلکہ یہہ کہا کہ خالق کو پکارین کیونکہ پکارنے اور دعا التجا کرنیکے کام عبادت ہی عبادت خالق ہی کی ہوتی ہی اور کسی سے ہمکو کیا کام یعنے عبادت کے متعلقات

خالق کے سوا اور کسی سے کام نرکھین کہ یہہ شرک ہی فلا یشرک بعبادۃ ربہ احدا

نص کریمہ ہی مصنف کسی سے کیا کام کہا کسی کا لفظ نکرہ ہی معرفہ نہین جو فلان فلان کرکے تعین کرین پھر نبی ولی کرکے محشی اپنی طرف سے تعین و حصر کیا سو فقط خبث باطنی و عناد ہی اگرچہ قاعدۂ و عرف و محاورہ کی راہ سے نکرہ کو معرفہ کرنا بیعلمی کی بات ہی لیکن محشی بیعلمی کی خفت قبول کرکر مصنف کو بہرحال عوام کے پاس ناحق بدنام کرنے سعی بے فایدہ کیا ہی کہ جسکا کچھہ اصل ہی نہین ہے اور وہ جو لکھا کہ بادشاہ سے مراد حقیقی خدا ہی اور دوسرے بادشاہ سے مراد فرضی خدا ہی پھر چوہرے چمار سے کیا مراد ہی سو ہوشمند خوب سمجھتا ہی کہ نبی ولی مراد ہین یا یہی ظاہر کے ڈہیر چمار سے دنیا کے بادشاہ کے دوسرے بادشاہان ہمسر و شریک ہین اسواسطے مثال مین انکو لاسکتے ہین برخلاف خدا یتعالی کا ہمسر و شریک ممتنع بالذات ہی اسکو فرضی خدا کرکے مراد لینا بیجا و بیمحل اور عرف و عادت کے بھی خلاف ہی عرف و عادت مین جو لوگ اللہ تعالی کے شریک کرتے ہین سو مخلوقات ہی کو شریک کرتے جیسا بت پتھر شجر آگ پانی چاند سورج ستارے دیو بھوت پری فرشتے پیر شہید اولیا انبیا وغیرہ قرآن مجید خود ا سیات مین ناطق ہی پس عرف و عادت کو چھوڑکر شرارت و مفسدی سے شریک باری جو محال و ممتنع بالذات ہی سو اسکو فرضی خدا مراد لینا اور کل مخلوقات کو ڈہیر چمار ٹھہرانا انہین ہی خاص کرکے اپنی بدذاتی و خبث باطنی سے نبی ولی کا نام ظاہر کرکے لیپنے در پے ہوئے یہہ دینی کا کام ہی طرفہ یہہ کہ اپنے تصور فاسد مین نبی و ولی مراد ٹھہرا کر مصنف

چہ زلا ورنٹ وزدی کہ بکف چراغ دارد ہو اس جملے مین مصنف کی مراد یہہ ہی کہ مناجات و دعا جو مغز عبادت ہی خواہ اضطرار کی حالت مین ہو یا غیر اضطرار مین کوئی آدمی مانگتا ہی سو یا تو عاقبت کی بہتری کی مانگتا ہی مثلاً ایمان کو نفس و شیطان کے وسواس سے جو شرک و بدعت کرینکے وسوسے ڈالتے ہین بچاکر توحید و اتباع سنت پر رکھنا یا نیک عمل کی توفیق دینی بدعمل سے باز رکھنا یا نفس و شیطان کے ورغلانے سے کوئی گناہ سرزد ہو تو توبہ کی توفیق دینی یا توبہ نکلیا ہو تو اپنی کریمی و غفوری سے بخشنے دوزخ مین نہین ڈالنے کی دعا و التجا کرنا یا دنیا کی فلاح و بہتری کی دعا کرنی جیسا آفات و بلیات و امراض کو دور کرنے یا روزی رزق کی فراخی یا اولاد کی کثرت یا راحت و خاطر جمعی وغیرہ یہ سب اللہ ہی سے مانگتا ہی کیونکہ اُسکی قدرت مین ہین اور کسی کے نہین اِن کامون کو اور کسی کی قدرت مین ہین سمجھکر ان سے دعا التجا کرنا شرک ہی۔ اور غلام وفادار کی مثال اسواسطے لایا کہ ایک آدمی جب غلام کسی بادشاہ کا ہو گیا تو دوسرے بادشاہ سے بھی اگرچہ وہ قوت و قدرت مین اپنے بادشاہ کے برابر ہو لیکن یہہ غلام وفاداری کے سبب اپنے بادشاہ کو چھوڑ کر اُس سے احتیاج نہین رکھتا مگر یہ شرک کرنیوالے ایسے نمک حرام ہین کہ اللہ تعالی جو انکے جان و تن کا خالق و مالک ہی کوئی اسکا شریک و برابر والا بھی نہین ہی سب اسکے مخلوق ہین خواہ فرشتے ہو یا انسان یا جنات سب کے سب اسکے محکوم ہین اسکے روبرو کسیکا کچھہ نہین چلتا وہ کسی کو ہدایت کیا تو کوئی اسکو گمراہ نہین کر سکتا وہ کسیکو گمراہ کیا تو کوئی اسکو ہدایت نہین کر سکتا وہ کسی کی روزی کشایش کیا تو یہ مخلوقات اسکی روزی تنگ نہین کر سکتے وہ تنگ کیا تو یہ کھول نہین سکتے وہ کسیکو بیمار کیا تو یہ تندرست نہین کر سکتے وہ تندرست کیا تو یہ بیمار نہین کر سکتے وہ کسیکو مارنا چاہا تو یہ جلا نہین سکتے وہ جلانا چاہے تو یہ مار نہین سکتے غرض ایسی زبردست قدرت والے خالق کو چھوڑکر اسکے مخلوقات جو بے مشیت و حکم اسکے کچھہ کر نہین سکتے دعا التجا نذر و نیاز کرنا اور پکارتے پھرنا یہہ بڑی نمک حرامی

اور شرک ہی اس سے بچو اور اللہ ہی کو پکارو کرکے مصنف تمھاری خیرخواہی کرتا ہی تو تمکو شرک کرنیکی عادت
وخو ہو جانے سے اُلٹے اُس خیرخواہ کے دشمن بن جاکر بیہودہ اعتراضات اسپر کرتے اور جھوٹھ موٹھ افترے
اُسپر جماتے ہو خدا تمھاری ہدایت کرے اور اچھی راہ پر لاوے۔

قولہ جملہ ۴ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۴ - سطر ۱۲ - اور یہہ یقین جان لیا چاہئے کہ
ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہی۔

حاشیہ احاطہ کلی اور لفظ شان اور چمار اور ذلیل پر نظر کرے تو بڑے مخلوق سے کون مراد
ہی سو عقلمند خوب سمجھیگا کیونکہ حضرت خالق تو ہنین بلکہ مخلوق اور سب مخلوقون سے بڑے مخلوق اگرچہ
دجال شرارتون مین بڑا مخلوق ہی اور عرش جسمات مین بڑا مخلوق لیکن یہان عزت مین بڑا مخلوق مراد
ہی وہ سواے حضرت کے دوسرا کوئی ہنین یہہ طریقہ ادب مذکور سے خارج ہی یا ہنین غور کی جا ہی۔

اقول یہان معترض بڑے مخلوق سے آنحضرت مراد لیا سو یہہ اسکی خبث باطنی ہی اور مصنف سے
کمال درجے کا عناد اور لوگون کو مصنف سے ناحق بدگمان کروانا بھی منظور ورگنہ ایسا شتر بے مہار
کاہیکو ہوتا کیونکہ وہ جو معنی کیا بڑے مخلوق سے آنحضرت ہی مراد ہین دوسرا کوئی ہنین اگر ہم اسکے
معنی کو مسلم رکھین تو پھر چھوٹا مخلوق مراد کون ہی کیونکہ اُس جملے مین ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا کرکے
ہی فرض کرو چھوٹا بھی عمرو و بکر کوئی ہی تب بڑے مخلوق سے آنحضرت اور چھوٹے سے بکر یہی دو ہی
فرد مراد ہوتے ہین باقی سب مخلوق اس حکم سے مستثنی رہتے ہین اور لفظ ہر جو احاطہ کلی رکھتا ہی اور
مخلوق کے ہر ہر فرد کو گھیرا ہی سو بیکار ہوتا ہی کوئی احمق بھی جو شد و بود سے واقف ہی ایسا معنی
ہنین کریگا مثلاً کوئی کہا کہ ہر ملازم بادشاہ کا خواہ بڑا ہو یا چھوٹا صبح کو دربار مین حاضر ہوتا ہی تو
اس سے مراد سب ملازم حاضر ہوتا ہی یا فقط بڑون مین وزیر اعظم اور چھوٹون مین اردلی یا مشعلچی
دو ہی فرد حاضر ہوتا ہی پھر ہر ملازم بولا سو کیا فایدہ ایسا معنی حماقت کے انتہا سے درجے کو پہنچا

شخص بھی نہین کریگا بل بے تیز اعناد و تعصب عقل سے خارج ہونا قبول ہا پر عناد و تعصب نہین چھوٹا ہر مخلوق
کا معنی مخلوق کا ہر ہر فرد یعنے کل مخلوق ہر ملازم کا معنی کل ملازم ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا کہکے مصنف
صفت سے بھی تصریح کردیا کہ بڑا ہو یا چھوٹا کیونکہ مخلوق مین بڑے افراد بھی ہزارون سے ہین اور
چھوٹے بھی کروڑون سے یہہ نہ سمجھین کہ فقط بڑے ہی مراد ہین چھوٹے نہین یا چھوٹے ہی مراد ہین بڑے
نہین بلکہ چھوٹے بڑے سب کے سب مخلوق اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہین اس عموم و کلیہ کو
ایک فرد پہ منحصر کرنا نادانی وجہالت ہی یا عناد و عداوت۔ ایسا کلیہ شمول کے طور سے بولنا جائز
ہی اور بڑی بڑی کتابون مین بڑے بڑے لوگ لکھے ہین۔ اب شمول کے طور سے مخلوق کے لفظ کو
دیکھا چاہئے کہ چمار بادشاہ کی شان کے مقابلے مین جتنا ذلیل ہی یہہ مخلوق خالق کی شان کے نسبت
اُس سے زیادہ ذلیل ہی یا نہین اولاً یہہ کہ بادشاہ کی شان اور چمار کی ذلت کا سبب اتفاقی و عارضی
ہی نہ ذاتی و حقیقی کیونکہ ماہیت و حقیقت دونون کی ایکہی ہی یعنے ہر دو انسان ہین اور بنی آدم
عارضاً اسکو بادشاہت ملک حاکم ہونے سے اور یہہ اسکا ادنی ترین رعیت و محکوم ہونے سے اُسکو
عظمت اور اِسکو ذلت حاصل ہوئی اور یہہ عظمت و ذلت زوال پذیر بھی ہی یعنے ممکن ہی کہ چمار
بادشاہ ہوجاوے اس دنیا مین ایسے ادنی پیشہ والے بھی کبھی بادشاہ ہوتے ہین اور بادشاہ سے
بادشاہت جاتی رہنا بھی ہوسکتا ہی کئی امیر و زیر رعایا غالب ہوجاکر بادشاہ کو خوار و ذلیل کر
آپ بادشاہ ہوگئے ہین برخلاف خالق و مخلوق مین علو شان و ذلت ہی سو حقیقی و ذاتی ہی عارضی
و زوال پذیر نہین یعنے کسی حال مین شان خالق کی گھٹنے والی نہین اور کسی وقت مین ذلت مخلوقیت کی
مخلوق کی ذات سے جدا ہونیوالی نہین اسکے سوا چمار اپنا کسب و پیشہ چھوڑ دیا اور بادشاہ کے ملک سے
نکل گیا تو ذلت سے بچ گیا مخلوق سے مخلوقیت ہرگز نکلتی نہین اور یہہ خالق کا ملک چھوڑ کر کہین جا سکتا
بھی نہین جہان گیا اُسیکا ملک ہی بادشاہ چمار کا خالق و رازق بھی نہین اُسکے تن اور جان کی حفاظت

بھی نہین کرسکتا یعنے اسکے تن کو غذا سے قوت پہنچانا اور اسکے اخلاط کو اعتدال سے رکھکر چاہے دن مضر اس کو جو
سر بکا کرکے فضلات کو دفع کرنا اور غذا کو جزو بدن بنانا اسمین کچھ کم و زیادہ ہو کے بیمار ہوگیا تو اصلاح پر لانا
تندرست کرنا تندرستی دینا یہہ ہرگز بادشاہ سے چمار کے واسطے نہین ہوسکتا اور چمار ان باتون مین بادشاہ کا
محتاج نہین برخلاف مخلوق کے کہ ان تمام باتون مین خالق کا محتاج ہی - چمار جیتا تک بادشاہ کے قید و حکومت
مین ہی مرنیکے بعد اسکے قید و حکومت سے نکل گیا بخلاف جینے مرنے مین اور بعد مرنیکے بھی خالق کے قید و
حکومت سے باہر نہین ہوسکتا بادشاہ کو بھی جوتیوے سلانے کی چمار سے احتیاج ہوتی ہی خالق کو
کسی نوع کی مخلوق سے احتیاج نہین سب مخلوق اسکے محتاج مین غرض مخلوق کو حسب قدر عجز و احتیاج خالق سے
ہمیشہ ہی اسکے کروڑ حصے مین کا ایک حصہ بھی چمار کو بادشاہ سے نہین جتنا عجز و احتیاج زیادہ ہی اتنی
ذلت بھی زیادہ انسان کا دیدۂ بصیرت جتنا روشن ہوگا اتنی ہی خدا تعالی کی توحید و شان و عظمت اسپر
کھلیگی چنانچہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا کتاب فوائد الفواد مین فرماتے ہین کہ ایمان کسی کا
کامل نہووے جبتک تمام خلق اسکے نزدیک اونٹ کی مینگنی سے کم نہ نظر آوے تمام خلق احاطۂ کلی کے
سبب سب پر شامل ہی اور سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ع دل اندر صمد باید ای دوست بست
کہ عاجز ترست از صنم ہر کہ ہست ؎ ہر کہ ہست بھی احاطہ کلی رکھتا ہی سب مخلوق پر یعنے دل خالق سے
جو صمد و بے پرواہی باندھا چاہئے نہ مخلوق سے کیونکہ ہر مخلوق جمیع امور مین زیادہ محتاج ہی خالق کا صنم
بھی اسطرح شمول کی راہ سے بلا تخصیص بولنا بیشک جایز ہی - غرض بادشاہ اور چمار مین رفعت و
ذلت کا سبب اتفاقی و عارضی ہی خالق و مخلوق مین دوامی و ذاتی اسواسطے مخلوق کی ذلت خالق
کی نسبت زیادہ قوی ہی چمار کی ذلت سے بادشاہ کی نسبت فتدبر -

قولہ جلد ۵ - تقویۃ الایمان - صفحہ - ۱۱۵ - سطر - ۱۲ - اولیا انبیا امام امامزادے
پیر و شہید یعنے جتنے اللہ کے مقرب بندے ہین وے انسان ہی ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی

مگر انکو اللہ نے بڑائی دی ہم پر و سے بڑے بھائی ہوے ہمکو انکی فرمان برداری کا حکم کیا ہی ہم انکے چھوٹے

حاشیہ حدیث مین نہ بڑے بھائی کا ذکر ہی اور نہ چھوٹے کا اور نہ انبیا کا اور اولیا کا فقط بھائی ہی اور بڑا اور چھوٹا بھائی تراشی ہوئی بات ہی پھر طریقہ ادب مذکور سے خارج ہی یا نہین عاقل خوب سمجھیگا۔

اقول معترض جو انبیا کا ذکر نہین ہی لکھا سو خلاف واقع ہی خود سرور انبیا کا ذکر ہی اور حدیث آنحضرتؐ کی ہی اور آنحضرتؐ اپنے کو بھائی فرماتے ہین چنانچہ اس حدیث کی شرح مین دوسرے شارحین کے سوا شیخ عبد الحق دہلوی بھی لکھتے ہین کہ یہہ بھائی کا لفظ آنحضرت اپنے ہی واسطے فرماتے ہین جب آنحضرت امت کے بھائی ہوے تو دوسرے انبیا اولیا کے بھائی ہونے مین کیا عجب ہی خود اللہ تعالےٰ قرآن مجید مین انبیا کو امت کے بھائی فرما چکا وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا باوجود امت کفار ہونیکے پیغمبرون کو انکے بھائی کہا اور آنحضرت اس حدیث مین اصحاب کو فرماتے مین بھائی ہون دوسری حدیث مین پیچھے آنیوالی امت کو میرے بھائیان ہین سلام بولو فرماتے ہین بعضے اصحاب بھی آنحضرت کو بھائی پکارے یہہ بھائی بولنا جنسیت کی راہ کا ہی یعنے بنی آدم اور بشر سے ہونیکا ہی آنحضرت کی غرض اس حدیث مین یہہ تھی کہ مین بھی بنی آدم اور بشر سے ہون پیغمبر ہونے سے بشریت سے نہین نکل گیا الوہیت و خدائی مین داخل نہین ہوا تم جو مجھے سجدہ کرنے چاہتے ہو سجدہ غایت تذلل و بندگی ہی یہہ فقط خالق و معبود کا حق ہی سو مجھے کیون کرنے چاہتے ہو مین تو تمہارا بھائی ہون یعنے بنی آدم و بشر سے ہون میرا ادب و تعظیم بھائی کے ادب و تعظیم سا کرو یعنے بشر کی جسطرح تعظیم و ادب کرتا ہی ویسا کرو نہ خدا کا ادب جو سجدہ ہی حدیث یہہ ہی اکرموا اخاکم واعبدوا ربکم یعنے اکرام و بندگی کرو اپنے بھائی کی اور بندگی کرو اپنے رب کی اسپر مصنف علیہ الرحمۃ یہہ کہا کہ اولیا و انبیا امام و امامزادے پیر و شہید

جنکو یے عوام لوگ یعنے نام کے مسلمان خدا کی جاے مین مانتے ہین انکی نذر و نیاز کرتے حاجت مراد اُنسے مانگتے ہین
انکی قبرون اور چلون کو سجدے کرتے ہین سو گویا انکو الوہیت مین داخل کرتے ہین وے بزرگان اللہ کے مقرب
بندے ہین انسان ہین بندے عاجز ہین ہمارے بھائی ہین یعنے بنی آدم و بشر ہین سردار انبیا ایسا ہی فرما چکے
انکے بنی آدم ہونے اور بندے ہونے مین کچھ شک نہین ہی لیکن وے مقرب بندے ہین اللہ نے انکو ترائی
دی ہی سو وے بڑے بھائی کے سریکھے ہوے یعنے بشریت مین ہمارے بڑے درجے والے ہوے ہمکو انکی
فرمان برداری کا حکم کیا ہی ہم انکے چھوٹے ہوے سو انکی بزرگی و تعظیم و ادب انسانون کا سا کرنا نہ خدا
کا سا یہہ کیا خراب کہا جو اُسپر اعتراض ہوا اور آنحضرت کو بڑے بھائی بولا کرکے ناحق عوام مین شور و شغب
کرنے اور انکو فریب دینے کا سبب ہوا اہل انصاف اسکو خوب سمجھینگے اور معترض کا مکر و فریب بھی جانینگے
اگر بزرگونکو بڑے بولنا معترض کو پسند نہو تو خالی بھائی ہی کہین اور اپنے شاگردوں تابعدارون مین اشتہار
دے دیوین کہ حدیث مین فقط بھائی کا لفظ ہی بڑا چھوٹا کرکے نہین ہم بھی آنحضرت کو اور دوسرے
بزرگونکو فقط بھائی بولنا بڑے کرکے نا بولنا کیونکہ بڑے کا لفظ تقویۃ الایمان مین اپنی طرف سے
تراشا ہی اگرچہ ادب کی راہ سے ہو پر ہمکو ضرور نہین کہ اوسکے مانند ہم بھی کہین کیونکہ وہ ہمارا دشمن ہی
ہم اسکی تکفیر بھی کر چکے ہین اب اُسکی تقلید کیون کرین۔ مگر بناچاری بھائی بولنا ہی حدیث مین آیا
کرکے شیخ عبد الحق لکھنے سے اور ہم بھی حاشیہ مین فقط بھائی کا لفظ ہی کرکے مقرر ہو چکنے سے آیندہ محمدیونے
اسباب مین تکرار نکرو فقط بھائی بولا کرو بڑے کرکے نبولو۔

قولہ جلد ۲۔ تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۵۹۔ سطر ۱۰۔ اور جسکو چاہیگا وہ اپنے
حکم سے اسکا شفیع بنا دیگا غرض جسطرح ہر حاجت اپنی اُسکو سونپا چاہئے اسیطرح یہہ حاجت
بھی اسکے اختیار پر چھوڑ دیجئے جسکو وہ چاہے ہمارا شفیع کر دے۔

حاشیہ اہن تقریر کو بچون کی شفاعت کے باب مین لینا مصنف کے ارادے کے برخلاف ہی

کیونکہ ابتداے مسئلہ شفاعت میں خود مصنف کہا کہ اکثر لوگ انبیا اور اولیا کی شفاعت پر بہت پہول رہے ہین اور سوا اسکے جابجا مسئلہ شفاعت تمام ہوے تک نبی ولی رہا جاتا ہی علاوہ یہہ کہ بچون کی شفاعت پر کوئی پہول رہا نہین ہی بلکہ اکثر مسلمان آنحضرت کی شفاعت کی امید قوی رکھتے ہین کہ خود فرماتے ہین مین بڑے بڑے گناہگارون کی شفاعت کرونگا پس مصنف اس امید کی تخریب کی تمہید کیا ہی

اقول بچون کی ہی شفاعت ہی بڑون کی نہین یہہ کون کہے مگر شفعا کی فہرست مین بچے بھی داخل ہین جیسا احادیث و فقہ مین آیا ہی اور شیخ عبد الحق بھی آداب الصالحین مین یہہ لکھے ہین کہ فردا روز قیامت چون اطفال بہ بہشت برند دامن مادر و پدر خود بگیرند تا ایشان اول نروند ما قدم نہیم فرمان شود کہ بگیرید دست مادر و پدر خود را و در آرید شان را در بہشت انتہی اگر بچے شفیع نہوتے تو انکی جنازے کی نماز مین اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا پڑہنا لغو ہوتا۔ فہرست شافعون کی یہہ ہی سب سے پہلے بڑے شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین بعدہ انبیا اولیا ملایکہ علما شہدا اصلی اطفال مومنین نماز روزہ قرآن مجید کعبۃ اللہ وغیرہ یے سب شفعا اللہ تعالی کے اذن و رضا سے گناہگارون کی شفاعت کرینگے یعنے اللہ تعالی کس کس گناہگار کو کہان سے اور کب چہوڑنے فرماویگا اور راضی ہوگا سو اسکے موافق شفاعت کرینگے بعضون کو موقف سے بعضونکو میزان کے پاس سے بعضون کو پلصراط کے نزدیک سے بعضونکو دوزخ مین گئے بعد شفاعت کرکر چہڑاوینگے اور اللہ تعالی جو مالک و مختار سب شفاعت قبول کریگا ہی اور قل للہ الشفاعۃ جمیعا کی آیت اسکے واسطے نص ہی سو بعضون کو تو شفاعت کی راہ سے چہوڑیگا بعضونکو بغیر شفاعت کے محض اپنے فضل و کرم سے بخش دیویگا ؎ ور دے از شفیع نگشاید ہم ارحم الراحمین بہ بخشاید ؎ گر بہ بخشد خدا بفضل و کرم ٭ یا شفیعی کند شفاعت ہم لیکن کن گناہگارون کو موقف سے نجات ہوگی اور کن کو میزان کے پاس سے اور کن کو پلصراط کے نزدیک سے

اور کن کو دوزخ مین گئے بعد اسکا علم کسی کو نہین سواے خدا یتعالی کے اور شفعا بھی متعدد ہین جیسا اوپر مذکور
ہوا اور مشفوع لہم بھی بکثرت تو اس مین زید کا شفیع کون ہوگا عمرو کا کون بکر کس کی شفاعت سے
چھٹیگا یہہ بھی کسیکو معلوم نہین خدا یتعالی کے علم مین ہی وہ قیامت کے دن کس کے حق مین کون شفاعت
کرتا ہی سو مقرر کریگا بعض شفیع احاد کی شفاعت کریگا بعض عشرات کی بعض مئات کی بعض الوف کی
چنانچہ آنحضرتؐ فرماے ہین کہ ایک شخص میری امت کا بنی تمیم کے قبیلے سے زیادہ لوگ کی شفاعت کریگا
صحابہ پوچھے کیا آپکی شفاعت کے سواے ہی فرماے ہان میری شفاعت کے سواے ہی - اور بھی فرماے
حضرت عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار شخص جو لایق تعذیب ہین نجات پاوینگے غرض آنحضرت کے
سواے بہت سے نیک کار شفاعت کرینگے اور ان نیک کارون کا مرتبہ ظاہر کرنے خدا یتعالی قیامت
کے دن ان سبکو شفاعت کے درجے پر مامور فرماویگا یے سب گناہگارون کی شفاعت کرینگے
چنانچہ اللہ تعالی محرومان شفاعت کے واسطے فرمایا فما تنفعهم شفاعة الشافعين
یعنے نفع نہ دیگی انکو شفاعت شفاعت کرنیوالونکی شافعین جمع کا صیغہ ہی نہ واحد کا اور آنحضرت
بتصریح فرما چکے کہ انبیا علما شہدا امت کے نیک کاران نیک اعمال وغیرہ سب شافع ہین پس شفعا
متعدد رہنے سے اور کس کس شفیع کو کن کن گنہگارونکی شفاعت کے واسطے خدا یتعالی مقرر کریگا
سوا اسکا علم کسیکو نہین رہنے سے سب مفسرین و اہل عقاید شفاعت شخصی کے باب مین بلا تعین ہی
لکھے ہین خواہ چھوٹی کتابون مین ہووے جیسا عقاید جامی و اساس الاسلام مین خواہ بڑی کتابونمین
اور مفسرین بھی ایسا ہی لکھے ہین جنکا ذکر آگے آویگا اس لئے صاحب تقویۃ الایمان بھی جو بڑا اصولی
و متکلم تھا اور علم تفسیر و حدیث مین نہایت تبحر رکھتا تھا حافظ قرآن و حدیث تھا تیس ہزار حدیث
جسکے نوک زبان پر تھے سو ایسا ہی لکھا کہ وہ جسکو چاہیگا ہمارا شفیع کر دیگا کیونکہ فرادا فرادا شخصون
کی شفاعت کے واسطے شافعون کو مقرر کرنا اور انکو شفاعت کرنیکا اذن دینا اسیکی اختیار مین ہی

بے اذن و رضا اسکے شفاعت نہ ہوگی پس اُسی کے اختیار پر شفاعت کے مقدمے کو چھوڑنا ہی اور اسی سے ملتجی
ہونا ہی۔ شفاعت کبری اور مقام محمود کا منصب جو آنحضرت کو قیامت کے دن عنایت کریگا وعدہ قرآن و
حدیث مین ہوا ہی سو قیامت کے روز آنحضرت مقام محمود مین جاکر سجدہ کر کر بہت عاجزی سے خدا تعالی کی
تعریف و ثنا کئے بعد اذن دیا جائیگا بولکر شیخ عبد الحق اور دوسرے محدثین لکھے ہین۔ اور آنحضرت بھی امت کو
تعلیم فرماتے ہین کہ ہر روز پنجوقتہ اذان مین موذن اذان دیا بعد مقام محمود کا اور شفاعت کبری کا مرتبہ
آنحضرت کو حاصل ہونے خدا تعالی سے دعا مانگا کرین وہ دعا یہہ ہی اللھم رب ھذہ الدعوۃ
التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما
محمودا ن الذی وعدتہ پس شافعیونکو مقرر کرنا اور اذن دینا اور شفاعت قبول کرنا یہہ سب کام
اللہ تعالی کا ہی جو مالک یوم الدین و مختار ہی اور قل للہ الشفاعۃ جمیعا کی آیت کے تحت مین
بیضاوی نے لکھا ہی ھو مالک الشفاعۃ کلھا لا یستطیع احد الشفاعۃ الا
باذنہ فانہ مالک الملک لا یملک احد ان یتکلم فی امرہ دون اذنہ ورضائہ
یعنے مقرر وہ اللہ تعالی مالک ہی سب قسم کی شفاعتونکا کسی کو قدرت نہین شفاعت پر سوائے حکم اللہ پاک کے
کیونکہ وہی ہی مالک سب ملک کا اور کسیکو قدرت نہین کلام کرنے پر اسکے کاروبار مین بغیر حکم اور رضامندی
اسکے اور تفسیر کبیر مین بھی ایسا ہی لکھا ہی یعنے سب قسم کی شفاعت اللہ ہی کو ہی اور تفسیر خازن والا اس
آیت کے تحت مین لکھا سو عبارت اسکی یہہ ہی ای لا یشفع احد الا باذنہ فکان الاشتغال
بعبادتہ اولی لانہ ھو الشفیع فی الحقیقۃ وھو یاذن فی الشفاعۃ لمن یشاء
من عبادہ یعنے کوئی شفاعت نکریگا سوائے حکم اللہ پاک کے پھر مشغول ہونا اسکی عبادت مین اولی
ہی کیونکہ حقیقت مین وہی آپ شفاعت کرنیوالا ہی اور وہی حکم دیگا شفاعت کیواسطے جسکو چاہیگا
اپنے بندگون سے۔ تفسیر خازن والا جسکو چاہے اپنے بندگون سے حکم شفاعت کا دیگا لکھا سو یہ

تقویۃ الایمان جسکو چاہیگا ہمارا شفیع کر دیگا لکھا سو اسکا معنی یہہ نہین کہ آنحضرت کو یا انبیا اولیا ملائکہ کو شفاعت کا
حکم نہین ہوویگا اور کسیکو دیگا معاذ اللہ بلکہ معنی یہہ ہی کہ زید کے واسطے کون سے شفیع کو اور عمرو کے لیے
کسکو مقرر کریگا سو معلوم نہین کیونکہ یہہ مقرر کرنا خدا تعالی کے اختیار مین ہی نہ زید و عمرو کے خواہش پر ہونا اسواسطے
یہہ شفاعت کا مقدمہ بھی خدا تعالی کے تفویض کرنا وہ اپنی غفوری و رحیمی سے ان شفعا مین سے یعنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو شفیع المذنبین ہین اور دوسرے انبیا اولیا ملائکہ علما صلحا و اعمال خیر سے زید
وعمرو کا یا ہمارا تمہارا شفیع مقرر کردیگا ایسا لکھنے سے انکار شفاعت کا نکلتا ہی یا انکار آنحضرت کی
شفاعت کا یا انبیا اولیا کی شفاعت کا ہی سمجھنا جہل و نادانی ہی اور شفاعت کے مقدمہ سے بالکل
اجنبیت بھلا تقویۃ الایمان والے سے تو عناد و تعصب ہی کیونکہ وہ بقول شما مبتلا فی الشرک ہی کیا تفسیر خازن
والے اور دوسرے مفسرون سے بھی عناد ہی جو انکا لکھا نہین مانتے - اسکے سوا تقویۃ الایمان والا
انبیا اولیا کو شفاعت کا درجہ نہین ملیگا اور کسیکو ملیگا یا کسیکو نہین ملیگا کریگا کہ یہہ کب کہا ہی جو اسپر افترے
جہاتے اور ابلہ فریبی کرکے عوام کو دہوکا دیتے ہو وہ تو صراط المستقیم کے دیباچے مین آنحضرت کو صاحب
مقام محمود لکھا اور دوسرے انبیا اولیا کے واسطے لکھا کہ شفاعت انبیا اولیا پر ظاہر ہست اور تقویۃ الایمان
مین لکھا کہ جس نبی ولی کی شفاعت کا ذکر قرآن و حدیث مین ہی سو وہ شفاعت بالاذن ہی پھر اب
تمہارا اعتراض اسپر کیا ہی بجز افترے و تہمت کے **فائدہ** اہل بدعت آنحضرت کو اذن دنیا ہی مین
ہوچکا قیامت کے دن اذن ہونا ضرور نہین سمجھتے ہین سو فقط سینہ زوری اور بے دلیل بات ہی
قرآن کے سب آیات جو شفاعت کے باب مین ہین سب اذن کے ساتھ مقید ہین کوئی مفسر و محدث و
فقیہ ایسی بات نہین لکھا - ابن القیم نے زاد المعاد مین لکھا ہی من ظن ان له تعالى ولدا او
شریکا او ان احدا یشفع عنده بدون اذنه فقد ظن به اقبح الظن اسو
مین جسنے گمان کیا کہ اللہ تعالی کو فرزند ہی یا شریک یا گمان کیا اسبات کا کہ کوئی ایک شفاعت کریگا

اللہ کے پاس بغیر اذن اُسکے پس مقرر وہ شخص بری بدگمانی کیا اللہ پاک کے حق مین غرض اذن قیامت
کے روز ہونے پر سب متفق ہین مدراس طرف کے مولوی ارتضا علیخان صاحب بھی لکھے کہ مارا در شفاعت
بالا اذن نزاعی نیست اور اسلی صاحب سفینے مین لکھے کہ آنحضرت ماذون ومجاز خواہد گردید جامی علیہ الرحمۃ
کے ابیات تو مشہور ہین ❊ چو ہول روز رستاخیز خیزد ٭ باتش آبروی ما بریزد ٭ کند با این ہمہ گمراہی ما
ترا اذن شفاعت خواہی ما ٭ باوجود یہہ بات متفق علیہ ہونیکے اہل بدعت نہین ماننے کا اور سنت جماعت
سے خلاف عقیدہ رکھنے کا سبب یہہ ہی کہ انہون سمجھے ہین کہ یے بزرگان اور پیر شہید کہ جنکی ہم منت
مانتے ہر مہینے مین انکے فاتحہ کرتے نذر و نیاز چڑہاتے ہین سو ہمارے دین دنیا کے کام کو کفایت کرینگے
دنیا مین ہماری حاجت مراد بر لاوینگے اور عاقبت مین ہماری شفاعت کر کر بہشت مین لیجاوینگے یے بزرگان
خدا کے برے لاڈلے ہین جو وے کہین سو خدا سنتا ہی دیکھو حضرت پیر دستگیر اپنے ایک مرید کو نکیر منکیر گرز
لا کر ڈرانیکے وقت عصا لیکر قبر مین پہنچے اور نکیر و منکیر کو مار پیٹ کر نکال دئیے وے جاکر خدا سے فریاد
کرنے مین حکم ہوا کہ وہ میرا محبوب ہی اُسکے نام کو مت جاؤ وہ کیا کیا تو بھی کرلینے دو۔ بزرگون کا خدا کے
پاس ایسا مرتبہ ہی ہم کیسا گناہ کرین تو بھی خدا کے غضب سے بچالیونگے حشر کے روز وے ہمارے شفیع ہین
ہمکو کیا دہشت ہی جیسا ہمارا شاعر کہتا ہی ❊ حشر کے دہشت سے مت غم کہا علیم ٭ بخشنے کو حیدر کرار
ہی ٭ دوسرا شاعر کہا ❊ مجھے کیا خوف محشر کا میرا والی محمد ہی ٭ نہایت ہون مین بے پروا میرا والی
محمد ہی ٭ غریق بحر عصیان ہون اسیر زلف خوبان ہون ٭ اگرچہ ہون بہت رسوا میرا والی محمد ہی ٭ اسطرح
خدا سے نڈر ہو کر واہی عقیدہ رکھنے والا وہ اذن غیر اذن سے کیا کام رکھتا ہی بلکہ وہ اذن کی اٹک
درمیان مین رہنے اور اُسکا خدشہ و فکر دل پر رکھنے کب پسند کریگا بزرگون کا وسیلہ بڑا زبردست ہی
وے کیسا بھی چھڑا لینگے سمجھیگا **تنبیہ** شفاعت کے مستحق ہونیکے بھی چند کام ہین اور شفاعت سے
محروم ہونے کے بھی چند عمل ہین مستحق شفاعت ہونے اول ایمان شرط ہی کافر و مشرک و منافق کو شفاعت نہیں

بعد ایمان کے خدا تعالی کے قہر و غضب سے ڈرتے رہنا ہی بے پروا ہو کر گناہ کرتے جانیوالے کو اور خدا کو
ناراض کرنیوالے کو شفاعت نہین کیونکہ شفاعت کا مالک و مختار وہی ہی جب اسکو ناراض کرین تو پھر
شفاعت کہان امام محمد غزالی احیاء العلوم مین خود پسندی کے علاج مین لکھے ہین کہ آنحضرت کی شفاعت
کی امید رکھنے والے کو شرط یہہ ہی کہ پرہیزگاری کرے اور ڈرے اللہ تعالی کے غضب سے کیونکہ جب
کسی پر وہ غضب مین آویگا تو حکم نہ دیگا شفاعت کے واسطے اس لئے کہ گناہ دو قسم پر ہوا کرتا ہی ایک
اللہ تعالی کے غضب و قہر کو لازم کرتا ہی اور دور کرتا ہی اللہ تعالی کے رحمت خاص سے پس حکم نہ دیا جائیگا
ایسے گنہگار کی شفاعت کے واسطے انتہی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کو فرماتے کہ اگر تو
میری شفاعت چاہتا ہی تو مجھے نیک عمل سے تائید کر اور فرماتے کہ کثرت درود موجب شفاعت ہی
میری زیارت موجب شفاعت ہی - اور میرے سنت و چال کی اتباع اور بدعت سے پرہیز کرنا
قوی تر موجب شفاعت کا ہی - تم ای خیالی شفاعت کے مدعیو موجبات شفاعت ترک کر دینے تقوی
دور چھوڑا اتباع سنت سے منہہ موڑ شادی و ماتم مین تمام بدعات و رسوم ہنود و مشرکین کے
کہ جنکی تفصیل کو ایک بڑا دفتر چاہئے اختیار کر آنحضرت کے شفاعت کی امید کی جڑ کاٹ لئے ہو اور ناحق
تقویۃ الایمان کے مصنف پر تہمت کرتے ہو کہ وہ آنحضرت کی شفاعت کی امید کی جڑ کاٹنے کی تمہید کیا
وہ ہرگز نہین کیا بلکہ وہ موجب شفاعت یعنے شفاعت ہونیکی امید قوی ہمکو بتلاتا ہی کہ شفاعت کا
مالک و مختار اللہ تعالی ہی اسکو مضبوط پکڑو اس سے ڈرو اس سے غافل مت ہو شفاعت کا
اذن و حکم دینا شفاعت قبول کرنا اُسیکا کام ہی اُسکو راضی کرو شفاعت کا مقدمہ بھی اسیکے سپرد
کرو وہ جسکو چاہیگا شفعا مین سے کسی کو تمہارا شفیع کردیگا وہ تو اچھا رستہ بتلایا لیکن تم اپنی
کمبختی سے اُس راستے کو کہ جسپر سارے سنت و جماعت کے فقہا و مفسرین ہین چھوڑ کر شرک و بدعت کے
کانٹون پھر اُنٹون مین پھنس خدا و رسول کو ناخوش کر شفاعت کی امید کی جڑ کاٹ لئے ہو پھر اب الزام

کس پہ مثل ہی کردۂ خویش می آید پیش تمھارا کیا تمھارے آگے آتا ہی۔

قولہ جملہ۔ ۷۔ تقویۃ الایمان۔ صفحہ۔ ۵۵۔ سطر۔ ۱۵۔ اس شاہنشاہ عالیجاہ کی تو یہ شان ہی کہ ایک آن مین حکم کن سے چاہے تو کروڑون نبی اور ولی اور جن و فرشتے جبرئیل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے

حاشیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم نظیر کی خبر قرآن و حدیث سے ثابت ہوتے پر وصف قدرت کی اس نمط سے بیان کرنا خلاف سنت و جماعت ہی لیکن معتزلہ کے نزدیک جائز عقیدۂ حافظہ دیکھے تو معلوم ہوگا۔

اقول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم نظیر کی خبر قرآن و حدیث سے ثابت ہی لکھا سو نہ قرآن سے ثابت ہی و نہ حدیث سے بلکہ نظیر ثابت ہی جیسا آیہ کریمہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنے نہین ہی محمد مگر رسول البتہ گذرے ہین آگے اسکے رسولان اسیطرح عیسی علیہ السلام کی مثل و نظیر فرمایا ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل اگرچہ عیسی علیہ السلام اولوا العزم پیغمبرون مین ہین دوسرے بہت پیغمبرون سے افضل ہین اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام اولوا العزم کی فضیلت بھی رکھتے ہین اور ختمیت کی بھی سید المرسلین ہین مگر نفس نبوت مین و بشریت مین دوسرے پیغمبر ان مثل و نظیر ہین آنحضرت کے عالم وجود مین اور عالم امکان مین بھی آنحضرت کا مثل و نظیر ہی جیسا کریمہ اولیس الذی خلق السموت والارض بقادر علی ان یخلق مثلھم یعنے آیا نہین ہی وہ جو پیدا کیا آسمانون اور زمینون کو باوجود انکے اجرام بہت بڑے ہونیکے قادر و توانا اسپر کہ پیدا کرے مانند انہون کے جو چھوٹے جسم ہین یہ آیت مردون کے زندہ ہونیکے باب مین جو کفار قریش اسکو بعید سمجھتے تھے سو انکے رد مین فرمایا کہ ایکبار پیدا کئے ہوئے مردونکو زندہ کرنا کیا بڑی بات ہی بلکہ قیامت کے دن محشور ہونگے سوان سب کی مثال و نظیر پیدا کرنے پر قادر ہون محشور ہونیوالون مین آنحضرت سبکے آگے ہین اس مثل و نظیر بھی آنحضرت کا تحت قدرت ہے

اب یہاں سمجھا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو خاتم النبین فرمایا یعنے نبوت آنحضرت پر ختم کردیا تو اب عقیدہ
یہہ ہی کہ حضرت کے بعد ہرگز کوئی نبی دنیا مین پیدا نہین ہوگا عالم خلق وایجاد مین نہین آویگا پس نظیر
حضرت کا عالم خلق وتکوین مین آنا محال ہوا لیکن تحت قدرت ہونا محال نہین کیونکہ قدرت ایک علیحدہ
صفت ہی تکوین علیحدہ اثر قدرت کا امکان صدور مقدورات ہی ذات قادر سے اور اثر تکوین کا
وقوع مکون ہی بالفعل اللہ تعالیٰ کی مشیت آنحضرت پر نبوت ختم کرنیکی ہونے سے دوسرے نبی کا ہونا
اور خلق مین آنا محال ہوا وگرنہ محال نہوتا جیسا اللہ تعالیٰ فرمایا ولو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ
نذیرا یعنے ہم چاہتے تو ہر ایک قریہ مین ایک ڈرانیوالا یعنے رسول مبعوث کرتے لیکن نہین چاہے
تا اجر تیرا زیادہ ہووے اس محال کو محال بالغیر کہتے ہین محال کے دو قسم ہین ایک محال بالذات دوسرا
محال بالغیر محال بالذات وہ ہی کہ بغیر موانعات خارجیہ کے اپنی ذات سے محال رہے کوئی فرد اسکی تکوین
و وقوع مین نہ آوے جیسا شریک ومثل باری تعالیٰ اور محال بالغیر وہ ہی کہ بالذات ممکن رہے صلاحیت
تکوین کی رکھے مگر بسبب موانعات خارجیہ کے تحت تکوین وخلق مین نہ آوے جیسا مثل ونظیر آنحضرت
کا کیونکہ مشیت ایزدی ہی اسکی موانعات خارجیہ سے ہی اس لئے دوسرا نبی خلق وتکوین مین آنا محال ہی
لیکن تحت تکوین نہین آسکتا لیکن تحت قدرت ہی ہر ممکن تحت قدرت رہنا ضرور واللہ علی
کل شئ قدیر یعنے اللہ تعالیٰ سب ممکنات پر قادر ہی نظیر آنحضرت کا ممکن اسلئے کہ اس ممکن کی ایک
فرد وقوع مین آئی یعنے آنحضرت پھر ایک فرد ممکن ہونا دوسری ویسی ہی فرد محال ہونا یہہ غیر ممکن ہی

فان حکم المثلین واحد فیما یثبت ویسلب بالنظر الی نفس الماہیۃ
والا لزم عدم اشتراک الماہیۃ فلزم عدم المماثلۃ ہذا خلف یعنے
تحقیق حکم دو مثل کا اس مین جو ثابت ہووے اور اسمین جو سلب ہووے ایک ہی ہی نظر کرتے طرف ماہیت
کے نہین تو ان دونون کی ماہیت مین شراکت وملاپ کا نہ رہنا لازم ہوگا پس مماثلت کا نہ رہنا لازم

ہوگا یہہ باطل ہی۔ جبکہ قادر مطلق ایکبار کوئی شئی بنایا تو ویسی ہی شئی دوسرے بار بنانا اسکو کیا مشکل ہی
مثلاً اس دنیا بہرکی اور ایک دنیا بنانا چاند سریکا اور ایک چاند سورج سریکا اور ایک سورج زمین سریکی
اور ایک زمین آسمان سریکا اور آسمان انسان سریکے انسان جن سریکے جن ملک سریکے ملک آدم سریکے
آدم خاتم سریکے خاتم اگرچہ وہ اپنی حکمت و مصلحت سے ایکہی چاند ایکہی سورج ایکہی آدم ایکہی خاتم بنادے
لیکن دوسرے بہی بنانے کی قدرت ثابت ہی جب آنحضرت کو ماہیت انسانی مین اس کمال کے ساتھہ
بنایا تو دوسرے افراد بنانا کیا مشکل و استبعاد ہی کیا ماہیت انسانی بنانا مشکل ہی یا ایسے کمال دینا
مشکل ہی اگر مشکل ہی تو پہر آنحضرت مین کیسا دیا۔ اگرچہ وہ اپنی حکمت سے آنحضرت کو خاتم النبیین بنایا
دوسرے ایسے افراد بنانے نہین چاہا کیا دوسرے افراد نہین بنانے سے بنانے کی قدرت ہی نہین
نہین ہی حضرت کے سریکے بنانا تحت قدرت مین نہین ہی ہونگے معاذ اللہ ایسا عقیدہ رکھنا کفر غلیظ
ہی اور انکار ہی علی کل شئی قدیر کا۔ او توانذلبی چنین عالم تو بدمی آفریدہ وکرد عدم تو منت
جماعت کے عقیدے کی بیت ہی چنین عالم مین عالم کے سب افراد جن و ملک بشر آدم و خاتم سب داخل
ہین۔ اب رہا یہہ کہ حضرت کا نظیر پیدا کرنا تو خدا تعالی کی مشیت مین نہین ہی پہر مشیت مین نہین سو بات
کا ہیکو بولنا اسکا پہلا سبب یہہ ہی کہ تم سریکے منکر قدرت پیدا ہوکر خدا تعالی کی سکت و قدرت کا
انکار کرنے سے اُس قادر علی الاطلاق کی قدرت ظاہر کرنا ضرور ہوا۔ دوسرا یہہ کہ خدا تعالی وحدہ
لا شریک ہی اُسکا مثل و شریک ممتنع بالذات ہی اور حضرت کا مثل و نظیر خاتمیت کی آیت کے نص سے
ممتنع بالغیر ہی سو تم بے دونون مین فرق نہین جاننے سے اور شریک باریتعالی کے سریکا ممتنع بالذات
سمجھنے سے تمہاری سمجھ کی اطلاع کے لئے اور لوگون مین حق بات شایع ہونے لکھنا پڑا تیسرا ممتنع
و محال بالغیر حقیقت مین ممکن ہی فقط خدا تعالی کی مشیت اُسکی موانعات سے ہی اگر مشیت دوسرے
طور کی ہوتی یا ہوئی تو اسکا خلاف ظہور پا سکتا ہی وہ تحت قدرت ہی بولنا اور خدا تعالی کی قدرت

اسپر ثابت کرنا لازم ہوا مثلاً بہشت و دوزخ دونون خدا تعالی نے پیدا کیا مومنون نیک کارونکو بہشت کے لئے کافرون بدکارونکو دوزخ کے لئے بنایا ہون فرمایا مشیت ازلی اسیطرح کی ہی اسکا خلاف محال ہی سو معلوم ہوا باوجود اسکے اگر مین چاہتا تو سب ایماندار ہوجاتے فرمایا اور عیسی علیہ السلام کو وجیہا

فی الدنیا والاخرۃ فرمایا اسکا خلاف محال یا این ان اراد ان یھلك المسیح ابن مریم

اور آنحضرت کو خاتم النبیین فرمایا اسکا خلاف محال پھر ولو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ نذیرا فرمایا غرض ایسی بہت سے آتین ہین جو مشیت کے سبب سے محال ہوے ہین حقیقت مین ممکن تحت قدرت ہین مشیت موانعات خارجیہ سے ہی ایسا ہی مشیت سب نیک کارون کو بہشت دینے کی تمام بدکارونکو دوزخ مین ڈالنے کی ہوئی ہی وعدہ وعید بھی قرآن مجید مین اسیطرح سے ہوا ہی اسکا خلاف محال ہی لیکن یہہ محال حقیقت مین ممکن تحت قدرت رہنے اور مشیت کے سبب محال ہونے سے امام فخر الدین رازی لکھے ہین کہ سب نیک کارونکو دوزخ مین ڈال دیوے اور تمام بدکارونکو بہشت مین داخل کرے تو جایز ہی کیونکہ ممکن ہی تحت قدرت ہی فقط مشیت کے سبب سے محال ہوا ہی اسکو محال بالغیر کہتے ہین نیز بدستور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سریکے بنانے کی قدرت اللہ تعالی کو البتہ ہی اور تحت قدرت ہی لیکن مشیت بنانے اور خلق کرنیکی نہونے سے محال ہوا ہی جو محال بالغیر ہی پس نظیر تحت قدرت نہین ہی بولنا اللہ تعالی جلت قدرتہ کا عجز ثابت کرنا جیسا مولوی فضل حق وغیرہ لکھے ہین بہت بُری بات ہی اور آنحضرت کی توصیف بھی اس مین نہین نکلتی مثلاً زید عمرو سے کہا کہ مین تیری عزت کے واسطے تجھکو نہین مارونگا پس اگر زید باوجود قدرت رکھنے کے عمرو کو نہین مارا تو البتہ زید کے قول نبھانے کی سچوتی اور عمرو کی عزت وحرمت دونون ثابت ہوتے ہین اگر زید مفلوج ہوجاکر عمرو کو نہین مارسکا تو زید کے نہین مارنے کی کیا تعریف اور عمرو کے نہین مار کھانے کی کیا توصیف یہہ بات کند ذہن لوگون کے ذہن مین بھی آسکتی ہی اہل علم اور اہل منطق کہلا کر اتنی بات کو

نہین سمجھا باوجود اُس قادر علی الاطلاق کی قدرت پر اتنے نصوص قرآن وحدیث مین رہتے ہوئے بہت
عجب ہی یہہ خالی از غشاوہ نہین وہ چار سو برس کے آگے بھی اسکا بحث ہو کر نظیر تحت قدرت ہی سو اسکے رسالے
بزرگان لکھ چکے ہین ایک عربی رسالہ حضرت مولوی شاہ محی الدین صاحب مرحوم کے کتب خانے مین ویلور مین
موجود ہی۔ اور شاہ شرف الدین یحیی منیری بھی اپنے مکتوبات مین باب الحج کے بیچ آنحضرت کے سریکے
سیکڑون پیدا کرنیکی اللہ تعالی کو قدرت ہی کرکے لکھے ہین اور وے مکتوبات چھاپہ بھی ہوئے ہین چاہے تو
دیکھ لو۔ ہم دوسرے بزرگونکا حوالہ اسواسطے دیئے ہین تاکہ عوام لوگ معترض کا فریب معلوم کرلین
کہ اگر یہہ بات بے ادبی کی ہوتی تو دوسرے بزرگان ایسا کاہیکو لکھتے بلکہ نظیر تحت قدرت نہین ہی بولنا
اور خدا تعالی کی عدم قدرت ثابت کرنا یہہ بڑی بے ادبی ہی جو کفر کو پہنچاتی ہی نعوذ باللہ منہا۔

قولہ جملہ ۸۔ تقویۃ الایمان۔ صفحہ۔ ۵۶۔ سطر۔ ۵۔ اور جو سب پہلے اور
پچھلے آدمی اور جن جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہوجاوین تو اُس مالک الملک کی سلطنت مین اُسکے سبب کچھہ
رونق بڑھہ نجاویگی اور جو سب لوگ مل کر شیطان اور دجال ہی سے ہوجاوین تو اُسکی کچھہ رونق گھٹ نجاویگی

حاشیہ مقابلے پر نظر کرین تو صاف نکلتا ہی کہ جبرئیل اور پیغمبر شیطان و دجال ہوجانا اور شیطان
و دجال جبرئیل و پیغمبر ہوجانا ممکن ہی اور اس دعوے پہ حدیث کہ لاتے ہین اُسمین نہ جبرئیل و پیغمبر کا ذکر ہی
و نہ شیطان و دجال کا پھر طریقہ ادب کہان باقی رہا۔

اقول محشی مفتری اپنی عادت کے موافق یہان بھی خبث باطنی بتلاتا ہی کہ مقابلے پر نظر کرین تو
صاف نکلتا ہی کہ جبرئیل و پیغمبر شیطان و دجال ہوجانا اور شیطان و دجال جبرئیل و پیغمبر ہوجانا ممکن ہی
کرکے۔ اولاً یہہ کہ جبرئیل و پیغمبر متقیون کے ممثل بہ ٹھہرے ہین اور شیطان و دجال شقیون کے ممثل بہ
ممثل بہ ہمیشہ اپنے ممثل سے مستثنا اور جدا رہتا ہی یعنے سب پہلے اور پچھلے آدمی اور جن جبرئیل اور پیغمبر کے
سریکے تر سے متقی ہوجاوین بولے تو آدمی و جن جو ممثل ہین جدے ہوئے جبرئیل و پیغمبر جو ممثل بہ ہین

علیحدہ ٹھہرے پھر جبرئیل وپیغمبر شیطان ودجال ہوجانا کہان سے نکلتا اگر عموم وشمول کی راہ سے
آدمی وجن بولنے سے آنحضرت داخل ہوسکتے ہین تو جبرئیل نہ تو آدمی ہین و نہ جن پھر کیون داخل ہوسکینگے
غرض محشی حسد وعناد سے جو صاحب تقویۃ الایمان کے ساتھ ہی عوام کی نظر مین اسکو بدنام کرنا اور برا ٹھہرانا
کرکے یہہ زور ومکر کرتا ہی لیکن اہل علم اور منصفون کے پاس اسکا مکر وزور نہین چلیگا - دوسرا یہہ کہ یہہ
حدیث قدسی ہی صحیحین مین آئی ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ای بندو مقرر تمھارے پہلے اور پچھلے آدمی اور جن
تمھارے مین کے بڑے متقی کے دل کے سریکے ہوجاوین تو تمھارے ایسا ہونے سے میری سلطنت کی رونق
نہ بڑھ جاویگی ای بندو مقرر تمھارے پہلے اور پچھلے آدمی اور جن تمھارے مین کے بڑے گنہگار کے
دل کے سریکے ہوجاوین تو میری سلطنت کی رونق نہ گھٹ جائیگی میری سلطنت قدیم ہی ذاتی ہی اُسمین
کچھ گھٹاؤ بڑھاؤ نہین آتا - اللہ تعالی کی صفت غنی عن العالمین ہی عالم کا حال ایسا اچھا ہو تو اسکو کیا پرواہ
ہی اور ویسا برا ہو تو کیا مضایقہ جیسا قرآن مجید مین اللہ تعالی موسی علیہ السلام کا ذکر کیا کہ اُنھون نے
بنی اسرائیل کو کہے کہ تم سب کے سب کافر ہوجاوین تو اللہ کا کیا نقصان اسی بدستور سب برے لوگ
اچھے ہوجاوین یا اچھے برے تو اللہ کو کیا پرواہ ہی - اور یہہ جو لکھا کہ اس حدیث مین نہ جبرئیل و پیغمبر کا
ذکر ہی و نہ شیطان ودجال کا - بھلا وسیجنبھا الاتقی الذی مین حضرت ابوبکر کا ذکر و نام
کہان ہی اور یوفون بالنذر مین حضرت علی کا نام کہان ہی پھر مفسرین وہان مراد حضرت صدیق
ہین او یہان حضرت علی کا ہیکو لکھے غرض آیتون وحدیثون کے قراین سے کیا مراد ہی سو لکھنا مفسرین
ومحدثین کا کام ہی نہ ایسے ویسون کا اس حدیث مین سب سے زیادہ متقی سے مراد آنحضرت ہین یو لکر
محدثین لکھے ہین کیونکہ آنحضرت خود فرماتے ہین انا اعلمکم باللہ واتقاکم یعنے تم سب سے
مین زیادہ جاننے والا ہون اللہ کو اور متقی ہون اس لئے آنحضرت کو امام المتقین کہتے ہین اس حدیث
کی شرح مین دوسر محدثین کے سوائے محدث محمد حیات سندہی علی اتقی قلب رجل واحد منکم

کی شرح مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھے ہین دیکھہ لو جیسا محدثین لکھے ہین ویسا ہی صاحب تقویۃ الایمان ذکر کیا اُسپر اعتراض کرنا حقیقت مین محدثین وشارحین پر اعتراض ہی - اسکے سوا سب سے زیادہ متقی بولتے ہی بغیر شرح ہر ایک شخص کا ذہن متقیون کے سردارون طرف جیسے اولیا انبیا اور سب سے بڑھکر خاتم النبیین کے طرف انتقال کریگا اسیطرح زیادہ شقی بولے تو اشقیا کے سردارون طرف جیسے بوجہل بولہب نمرود فرعون شیطان دجال ہی کے جاویگا پس ان متقیون کے سردارون سے کسی ایک کو تعین کرنا ہی اور ان اشقیا کے سردارون سے بھی کسیکو محدثین تقوی وورع مین پیغمبر اور جبرئیل کو زیادہ سمجھے شقاوت مین شیطان ودجال کو اب تم کس کو سمجھتے ہو سو سمجھ لیو رہا اعتراض یہہ کہ سب اچھے لوگ برے ہوجانا اور برے اچھے ہوجانا لازم آتا ہی تو یہہ اعتراض حدیث قدسی پر ہی کہ کیون ایسی حدیث بھیجا اللہ تعالی پر اعتراض کرنیوالے کا حکم ظاہر ہی بعد اسکے پیغمبر پر اعتراض ہوا کہ کیون ایسی حدیث امت پر تلاوت فرماے بعد اُسکو یاد رکھکر روایت پہنچاے سو اصحاب وتابعین پر بعد محدثین پر کہ کیون ایسی حدیث جمع کئے بعد شراح پر کہ کیون ایسی شرح لکھے ان سبکو چھوڑ دیکر فقط تقویۃ الایمان والے کو پکڑ لینا عقل وانصاف سے بعید ہی وہ تمہارا ایسا کیا خیر خواہی سے تمہارا شرک چھڑانا چاہا تمکو شرک ہی پسند ہو تو کر لیو اُسپر ناحق افترے کیون جاتے اور عوام کو دہوکا دیتے ہو -

قولہ جلد - ۹ تقویۃ الایمان - صفحہ - ۵۸ - سطر - ۱۴ - جو چور کا حمایتی بنکر اُسکی سفارش کرتا تو آپ ہی وہ چور ہوجاتا -

حاشیہ شفاعت کے بیان مین چور سے مراد گناہگار اور حمایتی سے مراد شفاعت کرنیوالا سفارش سے مراد شفاعت صاف ہی پھر حمایتی چور ہوجاتا ہی کہنے سے کیا مطلب نکلتا ہی سو عقلمند جان لیگا پھر طریقہ ادب کیسا باقی رہیگا -

اقول محشی حمایتی سے مراد شفاعت کرنیوالا لکھا سو بڑا بہلا دا ؤ کیا ہی حقیقت یہہ ہی کہ شفاعت

سفارش کو کہتے ہین تو سفارش دو طور کی ہی اصل سفارش یہہ ہی کہ کسی کے واسطے کلمۃ الخیر کہنا مثلا ایسا کہنا
کہ یہہ شخص خطا و قصور کو اپنا پیشہ نہین ٹھہرایا ہی اتفاقا یہہ خطا اُس سے سرزد ہوئی ہی اُسپر رحم کرنا معاف
فرمانا - دوسرا طور یہہ ہی کہ اسکے بالکل طرفدار و حمایتی بن جاکر مقابلے کے طور سے کہنا کہ فقط یہی شخص قصور
نہین کیا سیکڑون سے ایسا قصور ہوا ہی خواہ نخواہ اسکو معاف کرنا چھوڑ دینا ہی مین ہرگز اسکو سزا دینے
نہین دیونگا تب معاف کرنیوالا جواب دیتا ہی ہان تم اسکے حمایتی بنکر آئے ہو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تم بھی
اِس کام مین شریک ہو مین اسکے حمایتی سمیت سزا دیونگا مصنف کی مراد حمایت سے یہی ہی جو چور کا حمایتی
بنکر اسکی سفارش کرتا تو آپ ہی وہ چور ہوجاتا - اولیا انبیا کی شفاعت ہی سو پہلے طور کی سفارش ہی
جو عاجزی کے ساتھہ کلمۃ الخیر گناہگارون کے حق مین کہنا نہ حمایتی بنکر خدا تعالی سے جھگڑنا چنانچہ خود
مصنف کہتا ہی کہ پکارنے والے لوگ ایسے کیا ہین کہ وے بڑے بڑے لوگ انکے حمایتی بنکر اُسکے
خلاف مرضی انکی طرف سے اُسکے حضور جھگڑنے بیٹھینگے بلکہ بات تو یہہ ہی کہ الحب للہ والبغض للہ
انکی شان ہی جنکے حق مین اللہ تعالی کی مرضی یون ہی ٹھہرے کہ اُسکو دوزخ مین بھیجے تو وے اور چار
دھکے دینے کو طیار ہین کیونکہ وے اُسکی مرضی کے تابع ہین اُسکے دوست کے دوست دشمن کے دشمن
ہین اِس لئے وہ کہتا ہی کہ نہ کسی کی حمایت پر بھروسا کیجئے اور اسکو اپنی حمایت کے واسطے پکارئے اور
اسکو اپنا حمایتی سمجھکر اصل مالک کو بھول جائے اور اسکے احکام یعنے شرع کو بیقدر کر دیجئے اور اُس حمایتی
ٹھہرانے ہوئے کے راہ و رسم کو مقدم سمجھنے یہہ بڑی قباحت کی بات ہی اور سارے نبی ولی اُس سے
بیزار ہین وے ہرگز ایسے لوگون کے شفیع نہین بنتے بلکہ غصے ہوتے ہین اور اسلئے اسکے دشمن بن جاتے
ہین کیونکہ انکی تو بزرگی یہی تھی کہ اللہ کی خاطر کو جورو بیٹے مرید شاگرد نوکر غلام یار آشنا سبکی خاطر
سے مقدم رکھتے تھے اور جو یہ لوگ اللہ کے خلاف ہوتے تو وے بھی اُسکے دشمن ہوجاتے وہان
بھی انکے حمایتی نہین بنینگے پس مصنف شفاعت کا معنی کیا کیا ہی اور حمایت کا معنی کیا کیا سو اُس سے

عمداً چشم پوشی کر کر اور حمایت کی اصطلاح سے اور کس معنی مین اسکو استعمال کرتے ہین سو اس سے در گذر حمایت کی معنی کو شناعت کا معنی ہی بنا کر ترا داؤ و فریب کیا غرض معترض کو مصنف سے کسقدر عناد و تعصب ہی سو عقلمند اور اہل انصاف خوب سمجھینگے۔

قولہ جملہ ۱۰۔ تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۱۷۔ سطر ۸۔ مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہی

جملہ ۱۱۔ تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۲۴۔ سطر ۹۔ اور جن نے اللہ کا حق اسکے مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے

حاشیہ حق سے مراد یا لا کے پکارنا جیسا یا رسول اللہ اور یا شیخ عبد القادر پھر بادشاہ سے کون مراد ہی اور چمار سے کون مقصود ہی اور تاج سے کیا ارادہ کیا ہی سو عاقل خود سمجھتا ہی۔

اقول یہان معترض نے جعل کیا ہی یعنے چوبیسوین صفحے مین ان الشرک لظلم عظیم یعنے مقرر شرک بڑی بے انصافی ہی کر کے اس آیت کے تحت مین مصنف نے کہا بے انصافی یہی ہی کہ کسی کا حق اور کسیکو پکڑا دینا اور جن نے اللہ کا حق اُسکے مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے اس سے بے انصافی اور کیا ہوگی انتہی سو اس فقرے کو ایکہتروین صفحے مین جہان مصنف نے لکھا ہی کہ مشکل کے وقت پکارنا بھی اللہ ہی کا حق ہی اور نفع و نقصان کی امید رکھنا اسی سے چاہئے سو وہان لا کر جمایا اور حاشیہ لکھا کہ حق سے مراد یا لا کے پکارنا جیسا یا رسول اللہ یا شیخ عبد القادر اور یہان چمار سے کون مقصود ہی دیکھو کر کے بتا یا تا لوگ سمجھین کہ مصنف معاذ اللہ نبی ولی کو چمار بنایا ہی آپ بنا کر مصنف بتا کے مرتکب جعل کیا مصنف نے نہ کسی نبی کا ذکر کیا و نہ ولی کا نہ یا رسول اللہ کہا و نہ یا شیخ عبد القادر فقط وہ کہا کہ کسی بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھکر اسکو بادشاہ بنانا اور بادشاہ کے سر کا تاج ناکیسی بے انصافی ہی ایسے ہی خالق کا حق اسکے مخلوق کو دینا بڑی بے انصافی ہی کیونکہ اللہ تعالی شرک کو

تہری بے انصافی کیا یعنے اپنا حق مخلوق کو دیا ظلم عظیم ہی فرمایا مخلوق ایک عام لفظ ہی جو تمام دنیا پر
اور ہر وہ ہزار عالم پر صادق آتا ہی سو اسکو محشی معترض مقید بنی و ولی سے کیا اور بنی ولی مین بھی لوگ
عرف وعادت مین جنکو اکثر پکارا کرتے ہین اور جن سے مدد و استعانت چاہتے ہین سو انکے نام لکھا
تا لوگ مصنف سے چڑ کر بد بولین اور گالیان دیوین یہہ کسطرح کی بد ذاتی و بے دیانتی کیا ہی عاقل و
منصف البتہ سمجھینگے- اب رہا یہہ مسئلہ کہ مشکل کے وقت دفع مشکل کے واسطے غایب ہین سو بزرگونکے
ارواح کو پکارنا اور اپنی حاجت مراد انسے چاہنا جایز ہی یا نہین سنئے اگر پکارنے والا یہہ اعتقاد رکھے
کہ بزرگونکی ارواح ہمیشہ حاضر و ناظر ہین میرے پکار کو دور و نزدیک سے بالذات سن لیتے ہین تو جایز
نہین یہہ عقیدہ مشرکونکا ہی جیسا کہ مفسرین و فقہا لکھ چکے بزازیہ والا لکھا من قال ان ارواح
المشایخ حاضرة تعلم یکفر اور تاتارخانیہ والا لکھا کفر الناکح لاعتقاد ان الرسول
والملئکة تعلم الغیب وتسمع النداء اسیطرح بزرگان دفع مشکل اور حاجت برآری
کی قدرت بالذات رکھتے ہین سمجھا تو بھی کافر ہوتا ہی اگلے فقہا کے سوا حال کے علما مین مولوی اسلمی صاحب
اور مولوی ارتضا علیخان صاحب بھی لکھے ہین اسلمی صاحب ہیغنے کے ۳۲ صفحے مین لکھے ہین
ہر شخص اگرچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باشند بر نفع و ضرر نفس خود قدرت ندارند انتہی- ارتضا علیخان صاحب
لکھے ہین اگر کسی گوید یا رسول اللہ بیمار مرا شفا دہ یا دختر مرا فرزند نصیب کن یا افلاس مرا دور فرما
الا مطلقا روانیست چہ جاے اولیا- اب جو لوگ بزرگون کو پکارتے اور ندا کرتے ہین سو سنے
اور قدرت رکھنے کے اعتقاد سے کرتے ہین انکا نذر و نیاز کرنا حاجت مراد مانگنا خود اسپر دلیل ہی
اور کیا بیان پس یہہ شرک ہی اسکو سواے مشرک کے کون جایز کہیگا ہان بغیر اس اعتقاد کے یعنے
حاضر ناظر ہونے اور حاجت برآری کرنیکا اعتقاد نا رکھکر فقط محبت سے یا شعرا کے التفات
سے جو غایب کو حاضر کے طور پر خطاب کرتے ہین جیسا ملا جامی زلیخا مین لکھے

زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم یا تعبد اجیسا التحیات مین یا ایھا النبی پڑہتے
ہین یا قبرستان مین گئے سو وقت السلام علیکم یا اھل الدیار من المؤمنین کہتے
ہین سو یہہ بات جدی ہی اس مین جیسا شرع مین حکم آیا ہی ویسا پڑہتے ہین نہ یہہ کہ وے حاضر ہین اور
سنتے ہین اور حاجت برآری کی قدرت رکھتے ہین کرکے سمجھتے ہین - موحد کو چاہئے کہ ایسے
شرک کے اعتقاد سے احتراز کرین -

قولہ جملہ ۱۲ - تقویۃ الایمان - صفحہ - ۳۷ - سطر - ۱۳ - کسی کی قبر پا چلے یا کسی کے
تھان پر دور دور سے قصد کرنا اور سفر کے رنج و تکلیف اٹھا کر میلے کچیلے ہو وہان پہنچا بعد
چند سطرون کے سب شرک کی باتین ہین کہا -

حاشیہ کسی کی قبر کرکے بے قید بولنے سے انبیا اولیا کی زیارت کا انکار صاف نکلتا ہی -

اقول مصنف حج اور اُسکے مناسک بیان کرکر کہتا ہی کہ ایسے کام یعنے احرام باندہکر
میلے کچیلے ہو کر بیت اللہ کو پہنچنا طواف کرنا حجر اسود کو بوسہ دینا وغیرہ جو مناسک حج مین
سو یے سب اللہ صاحب کی تعظیم کے واسطے ہین سو ایسے کام کسی کی قبر پا چلے یا تھان کو کرنا
تو جیسا ہندوستان مین دستور ہی البتہ یہہ شرک کی بات ہی یہہ فقط خالق ہی سے کیا چاہئے کیونکہ
یہہ عبادت ہی اور عبادت غیر اللہ کی شرک ہی کہان عبادت اور کہان زیارت - اولیا انبیا
کی زیارت کو جا کر وہان بھی ایسے کام کرین تو البتہ منع ہی منور جنگ کے مطبع مین چھپی سو کتاب
مین بھی ایسا لکھا ہی تو بجا ہی پھر دیکھنا سو کیا - فقہا اور عبد الحق دہلوی بھی لکھ چلے ہین کہ طواف
کرنا سجدہ کرنا بوسہ دینا الخ وغیرہ اولیا انبیا کی قبرون کو بھی جایز نہین کہ یہہ عادت
یہود و نصاری کی ہی - مصنف نفس زیارت کا انکار کہان کیا بلکہ زیارت و عرس کے بہانے
سے قبرون اور چلون پر جا کر ایسے کام کرنا شرک کا کام ہی لکھا جب یہہ شرک ہو تو اسکے واسطے

قصد کر کر دور دور سے جانا جو وسیلہ ہی وہ بہی اُسہین واخل ہوا - اول تو انبیا کی قبرون کو جو روم و
شام مین ہین یہان سے کوئی شخص زیارت کے قصد سے سفر کرکر جانیکی عادت نہین مگر شاذ و نادر کوئی
ضرورت و تجارت کے لئے گیا تو زیارت بہی کر لیتا ہوگا ہان حاجیان جو حج کو جاتے ہین مدینہ منورہ قریب
رہنے سے سردار انبیا کی زیارت کو جانا ضرور سمجھتے ہین خود مصنف بہی وہان گیا تہا پر وہان حج کے
مناسک کوئی نہین کرتے نہ احرام باندہکر جاتے ہین و نہ طواف کرتے نہ قبر مکرم کو بوسہ دیتے و نہ نذر و
نیاز چڑہاتے فقط زیارت کرتے اور درود و سلام بہیجتے ہین - حج کے مناسک سریکے کام فقط
ہندوستان مین یعنے اجمیر مکھن پور گلبرگہ ناگور وغیرہ بہت سے قبرون پر یہان کے لوگ جاکر کرتے
ہین اور ان قبرون کو کعبے کے سر کا بہی سمجھتے چنانچہ انکا شاعر کہتا ہی ۞ نیست کعبہ در دکہن جز
درگہ گیسو دراز ہی بادشاہ دین و دنیا تا ابد بندہ نواز ہی اور ایک شاعر ناگور والے حضرت کے بابین
کہتا ہی ۞ زایرون سے آستانے کے ترے ای قبلہ گاہ ہی حاجیون کو ہمسری کرنیکا کب مقدور ہی
بعض لوگ ان سفرون کو فرض جانکر کہتے ہین کہ ناگور کی زیارت کے سات سفر حج کے بدل ہین
ایسے عقیدون کے ساتھ ان قبرون کے پاس شرک و بدعت کے کام اور منہیات شرعیہ نوبت
باجے راگ و رقص روشنائی نذر و نیاز چڑہانا منت مراد مانگنا آستانہ بوسی سجدے طواف وغیرہ
جو ہوا کرتے ہین سو انکے لکھنے کو ایک علیحدہ دفتر چاہیے مگر چند اشعار کسی دیندار شاعر کے جو اس بارے
مین ہین لکھہ دیتے ہین ۞ شرک و بدعت ہی جن حضرتونکو پسند | ہین وے دجال وقت نامسعود

غم و شادی مین پیشوا انکے | ہین نصارای یہود گبر ہنود | انکے بد روز بد رسوم تمام
شادی اور غم مین انکے ہین موجود | سید المرسلین کی سنت | انکے ہر کام کاج مین مفقود
کیا غضب ہی کہ پوجتے ہین قبور | صاف کرتے ہین جہان رکوع و سجود | مہمل اشعار جہوٹے قصے گائین
بہیجین اسکو رسول کا مولود | کرتے کر تا ندر تم ہین اور دیو شتم | نام کیا فاتحہ ہی اور درود

کیا ستم ہی کہ مقبروں کے بیچ شرک و بدعت فجور ہی مقصود نام اُسکا رکھین لیے وہابی جھوٹے گذرا نین لاکے اُسپہ شہود	کھینچین ناچ راگ رنگ سرود جب ان افعال بد کا منکر ہو یعنے ہی ہم طریق ابن سعود جھوٹھ باندہ اُسپہ عالم اور جاہل	نام فاتحہ زیارت عرس کوئی سنی عاقبت محمود اور کہین ہی نبی کا یہہ دشمن جانین سچ رچ ہی اس زیان کو سود

پس مصنف اِن کامون کو فسق و فجور و شرک مین گنتا ہی دوسرے علما و فقہا بھی ایسا ہی لکھے ہین ۔ مایۃ المسایل واربعین اور مولوی اسلمی صاحب کی سفینۃ النجات جو حال کے کتب ہین دیکھنے سے معلوم ہو جاویگا مصنف کے کلام سے اولیا انبیا کی زیارت کا انکار نکلتا ہی لکھا سو صرف افترا ہی اور عوام کو مصنف سے ناحق بدگمان کرنیکا فریب ۔ معترض کو ان کامون کے کرنے کرانے کی مدت سے عادت ہو جاکر انکو چھوڑ نہین سکتا جب خود نہین چھوڑتا تو اورون سے کیا چھڑایگا علاوہ تقویۃ الایمان کو پڑہنا اور اُسپر عمل کرنا جایز نہین کرکے آگے لکھہ چکا ہی اور شاگردون کو بھی ایسا ہی تعلیم کیا ہی ۔ اب خدا کے فضل سے تقویۃ الایمان پڑہکر بہت عوام درست ہوگئے ہین اور ہوتے آتے ہین تو اُسکو یہہ ڈر پیدا ہوا کہ شاگرد اور اپنے فریب مین آئے ہوئے عوام مصنف کی بات حق ہی سمجھکر شرک و بدعت سے دست بردار ہو جاوین اس لئے فریب دیتا ہی کہ اس کتاب سے اولیا انبیا کی زیارت کا انکار نکلتا ہی بل بے تیرا فریب ۔

قولہ جملہ ۔ ۱۳ ۔ تقویۃ الایمان ۔ صفحہ ۔ ۴۷ ۔ سطر ۔ ۱۷ ۔ پھر کوئی جانور مرغی ہو یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی کا یا نبی کا باپ کا یا دادا کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہی اور ناپاک اور کرنیوالے پر شرک ثابت ہوتا ہی ۔

حاشیہ ایک جملے مین نبی ولی اور بھوت پری کو ملا دینا خالی بے ادبی سے نہین اور نبی کے نام کے جانور کا حکم علیحدہ اور بھوت کے نام کے جانور کا حکم علیحدہ جیسے دونون کو ملا دینا

بھی خلاف ہی طریقہ ادب کے۔

اقول یہان معترض کے دو اعتراض ہین ایک تو ایک جملے مین نبی ولی بھوت پری کو ملا دینا دوسرا نبی ولی کے نام پر چھوڑے سو جانور کا حکم علیحدہ بھوت وپری کے نام پر چھوڑتے سو جانور کا حکم علیحدہ پہلے اعتراض کا جواب تنبیہ الضالین توقیۃ الایقان وغیرہ مین بتفصیل دے چکے پھر عوام فریبی کے واسطے تازے اعتراض کے سر کیا لکھا ہی۔ اب ہم جواب باصواب دیتے ہین کہ نبی ولی بھوت پری کو ایک جملے مین ملا کر بولنا جایز ہی بے ادبی نہین قرآن مجید مین خود خدا تعالی آدم و ابلیس کو اور موسی و فرعون کو ایک آیۃ مین ملا کر فرمایا ہی اسی بدستور اگر کوئی کہے آدم و ابلیس ہر دو خدا کے مخلوق و بندے ہین تو حق ہی اور جایز ہی اگر کہے کہ موسی اور فرعون دونون بنی آدم مین تو سچ ہی اور بولنا جایز ہی ہان اگر کوئی مرتبے مین ایک ہین کہے تو ہرگز جایز نہین خواہ ایک جملے مین کہے یا دو جملے مین بلکہ ایسا بولنا کفر ہی کیونکہ آدم علیہ السلام پیغمبر ہین خدا کے خلیفے ہین مقبول بندے ہین ابلیس علیہ اللعنہ مردود لعنتی سرکش بندہ ہی موسی علیہ السلام پیغمبر جلیل القدر مومن ہین فرعون کافر و طاغی ہی یہان مصنف کا غرض یہہ ہی کہ جانور نذر تقرب کے طور سے چھوڑنا جو عبادت ہی سو اللہ ہی کے نام پر چھوڑنا ہی کسی مخلوق کے نام پر خواہ نبی ولی ہووے یا بھوت وپری نہین چھوڑنا۔ مخلوق ہونے مین نبی ولی بھی ہین بھوت وپری بھی ایسا ایک جملے مین ملا کر بولنا بہت بزرگان اور بڑے علما ایسا ملا کر بولے اور لکھے ہین چنانچہ سید محمد بن اسماعیل یمن کے بڑے عالم اپنی کتاب تطہیر الاعتقاد مین لکھے ہین۔ یعنے عبادت بدنی جیسا قیام اور رکوع اور سجدہ کرنا اور روزہ رکھنا اور طواف کرنا اور عبادت مالی جیسا مال مین سے کچھ نکالنا اللہ تعالی کے حکم کی فرمانبرداری کے واسطے یہ عبادتین مخصوص ہین اللہ ہی کو عبادت کی توحید مین تبھی پورا ہوتا ہی کہ نہ دے دعا مانگنا مگر سب اسی سے اور پکارنا سختیون مین اللہ ہی کو اور فریاد کرنا اللہ ہی سے اور ذبح کرنا اسی کے

تقرب کے واسطے اور سب طرح کی عبادت جیسا کھڑے رہنا ذلت سے اور رکوع اور سجود اور
طواف ہی سو ہووے اور کسیکو مگر اللہ ہی کو اور جو کوئی کیا ان کاموں کو کسی مخلوق کی تعظیم کیواسطے
خواہ وہ جیا رہے یا موا فرشتہ ہو یا پیغمبر یا ولی یا جہاڑ یا قبر یا بھوت سو وہ شرک کیا عبادت مین اگرچہ
اقرار رکھتا ہو اللہ کے ایک ہونے کا انتہی یہہ بزرگ پیغمبر ولی جہاڑ بھوت کو ایک لڑی مین ملا کر بھی لکھے
ہین اور خدا کی عبادت کے کامان رکوع سجود طواف دعا کرنا سختیون مین پکارنا جانور کو تقرب و تعظیم
کے واسطے ذبح کرنا بھی پیغمبر ولی کے واسطے کیا تو شرک ہی لکھے ہین۔ قاضی عیاض بھی اپنی کتاب شفا مین
یہہ لکھے ہین الذین اشرکوا بعبادة الاوثان والملئکة والشیاطین او
الشمس والنجوم فذلك کفر بالاجماع یعنے وے لوگ جو شرک کیا کرتے ہین تھانونکی
عبادت کرکے یا فرشتونکی یا شیطانون کی یا ستارون کی یہہ کفر ہی اجماع سے فرشتون کا احترام و
بزرگی نبیونکی احترام و بزرگی سی ہی بایں قاضی عیاض نے شیطانونکے ساتھہ ایک لڑی مین ذکر
کیا اور دونون کے ساتھہ یعنے فرشتون اور شیطانون کے ساتھہ عبادت کے کامان کرنا اجماعی کفر
ہی کہا۔ امام زروق نے شرح مین عقیدہ امام غزالی کے لکھا تخرق العادت للملك والنبی
والرسول والولی والشیطان والساحر یعنے عادت خرق کی جاتی ہی فرشتے کے واسطے
اور پیغمبر کے واسطے اور ولی کے واسطے اور شیطان کے واسطے اور جادوگر کے واسطے دیکھو پیغمبر ولی
شیطان جادوگر کو ایک لڑی مین ملا کر لکھا انتہی غرض ایسا ملا کر لکھنے مین کچھہ قباحت نہین ہی
ان بڑے بڑے امامون اور عالمون کو معلوم ہی وے لکھتے بھی ہین جاہلون اور کم استعداد لوگون
پونچی والون کو کیا معلوم ہی وے ان کتابون کو کہان پڑہتے ہین کہان دیکھتے اگر اتفاقاً دیکھین تو
بھی اپنے غرض کے واسطے اسکو داب رکھہ عوام کو بہکانے اور اپنے تابعدارونکی حمایت کرنے کہتے کہ
تقویة الایمان والا کیا بے ادب شخص ہی کہ نبی ولی کے ساتھہ بھوت و پری کو ملا کر لکھا وہ ایسا موہد ب

شخص تھا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے علما اُس سے ادب سیکھے ہین۔
دوسرے اعتراض مین جو لکھا کہ نبی ولی کے نام پر چھوڑتے سو جانور کا حکم علیحدہ ہی اور بھوت وپری کے
نام پر چھوڑتے سو جانور کا علیحدہ کیا علیحدہ ہی سو معلوم تھا تو کیون نہین لکھا۔ تقرب وتعظیم کے
واسطے چھوڑتے اور نذر کرتے سو جانور کا حکم فقہا کے پاس علیحدہ نہین ایکہی حکم ہی خواہ نبی ولی کے
نام پر چھوڑین یا بھوت وپری کے یمن کے عالم تطہیر الاعتقاد مین لکھے سو تو معلوم ہو گیا اب تغییر
نیشاپوری مین ہی سو سنو قال العلماء لوان مسلما ذبح ذبیحته وقصد
بذبحها التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا وذبیحته ذبیحة مرتد یعنے
عالمان بولے ہین کہ مسلمان جو ذبح کیا ایک جانور کو غیر اللہ کی خوشنودی اور تقرب کے ارادے سے
تو وہ ذبح کرنیوالا مرتد ہوا اور مذبوح اوسکا مذبوح ہی مرتد کا۔ اور حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ
تفسیر مین فرماتے ہین کہ غیر اللہ کے تقرب کے واسطے چھوڑتے ہین سو جانور حرام ہی خواہ آن بت
باشد یا روحی خبیث کہ بطریق بھوگ بنام او بدہند یا جنے مسلط برخانہ یا سرا کہ بدون وادن
جانور از ایذای سکنہ آنجا دست بردار نشود یا توپ را روان کردن ندہد وخواہ پیری را یا پیغمبری را
باین وضع جانوری زندہ مقرر کردہ دہند کہ این ہمہ حرام است انتہی۔ اسبات کو اگلے سب فقہا
لکھے سو نا ہو کر حال کے مدراسی علما مولوی ارتضا علیخان وغیرہ اکٹھے ہو کر ایک فتوی لکھہ اسپر
سب مہرین کئے ہین سو عبارت اسکی یہہ ہی اگر کسی گوید این طعام نذر فلان میت است آن طعام
حرام است وخوردن آن کسی را روانی واگر شاتی یا ماکیانی بنام بزرگی معین کنند بعد ازان اگرچہ
بتسمیہ ذبح کنند حرام است خوردن آن انتہی پس ان سب فقہا اور علما کے پاس تو ولی نبی کے نام پہ
چھوڑتے سو جانور حرام ٹھہرا اب تم کسی حیلے حوالے سے اسکو حلال جانکر اسکا حکم علیحدہ ہی بولکر جیت
کرنا چاہا توجیہ کرنیوسو شیخ جی مولوی کہاتے ہین کو کاٹ باوا کا مرغ کھاتے ہین کہ

ہان تم یہہ حیلہ کروگے کہ اگر کوئی شخص اس نیت سے کسی بزرگ کے نام پر جانور نہین چھوڑتا اگر کسی پیر ولی
یا باپ دادا کی طرف سے تصدق عن المیت کے طور پر غربا کو کھلانے ایک بکرا یا مرغا لیکر پالنے چھوڑتا ہے یا
اِس ارادے سے کہ وہ موٹا تازہ ہوا تو اسکو ذبح کرکر غربا کو کھلاونگا تاکہ اسکا ثواب انکے ارواح کو
پہنچے کیا یہہ جایز نہین ہی۔ ہان اس ارادے سے اگر کوئی جانور چھوڑا دوسرا کوئی موٹا تازہ بکرا مرغا
دیوے تو بدلی کرنے مضایقہ نہین سمجھا تو البتہ وہ جانور حلال ہی لیکن کلام عرف وعادت مین ہی یہانکے
لوگ جانور اس نیت وارادے سے نہین چھوڑتے بلکہ اُن جانورون کو اُن بزرگون کی نذر و نیاز
کرتے ہین اور سمجھتے کہ وے بزرگ اُس سے بہت خوش ہوتے ہین اور انکی روح کا تصرف اس جانور
مین ہوجاتا ہی اور وہ جانور متبرک بن جاتا ہی اس جانور کا ادب کرنا اسکو کسیطرح ایذا نہین دینا
اس جانور کو سواے اُس بزرگ کی نیاز کے دوسرے کام مین نہین لگانا اسکو بدلی نہین کرنا اگر کوئی
چوری چھپی سے اس جانور کو پکڑ کھایا تو وہ آفت مین اور اس بزرگ کی پھٹکار مین پڑیگا چنانچہ اتفاقاً
اگر وہ جانور کہین گم گیا تو پکارتے پھرتے دیکھو کات باوا صاحب کے نام کا مرغ ہی کوئی کھایا تو اُسکے
پیٹ مین درد اُٹھیگا وہ آفت مین گرفتار ہوگا اسطرح کا عرف ورواج ہی سو اسکو چھوڑکر ایک
بناوٹ کی بات کرنا کیا فایدہ تمہارا یہہ مکر حیلہ خیر الماکرین کے روبرو نہین چلیگا۔ ہان اب بھی ایسے
شرک کی نذر و نیاز سے اور بکرے مرغے تقرب کے طور پر بزرگون کے نام پر چھوڑنے چھڑانے سے
باز اگر موحد بن جاوین تو اچھا ہی کیا بکرے مرغے پالنے ذبح کرنے کھانے کھلانے بغیر ایسی نیتون نذرون کے
منع ہی ہرگز نہین فافہم۔

قولہ جملہ ۱۴۴۔ تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۱۱۷۔ سطر ۷۔ جب مین بھی مرکر مٹی مین ملنے
والا ہون تو کب سجدے کے لایق ہون۔

حاشیہ [illegible] بیشک کہ [illegible] دعوے پر سند لاتے ہین اس مین یہہ بات نہین بلکہ [illegible]

ظاہر عبارت نبی کے انکار حیات پر دلالت کرتی ہی۔

اقول مشکوۃ مین ابوداؤد کی حدیث ہی مضمون یہہ کہ ایک صحابی قیس بن سعد نام آنحضرت سے
عرض کئے کہ لوگ اپنے زمیندار کو سجدہ کرتے ہین کیا آپکو ہم سجدہ نکرین فرماے جب تو میری قبر پر گذریگا
تو کیا اسکو سجدہ کریگا قیس عرض کئے نہین تو حضرت فرماے مجھکو سجدہ مت کر مصنف تقویۃ الایمان یہہ کہتا ہی
کہ اس سے حضرت کا غرض یہہ تھا کہ مین بھی مرکر مٹی مین ملنے والا ہون یعنے مدفون ہونیوالا ہون اور
میری قبر ہونیوالی ہی سو سجدے کے کب لایق ہون سجدے کے لایق وہ ذات پاک ہی جو کبھی نہ مرے
نہ کبھی یعنے ایسا مرنیوالا اور اس دنیا سے گذرنیوالا اتنا بڑا تغیر وزوال پانیوالا شخص سجدے کے کب سزاوار
ہوتا ہی سجدے کے سزاوار وہی ذات ہی کہ جسکو کبھی موت تغیر وزوال نہو ہمیشہ ایک حال پر رہے سو وہ
فقط اللہ ہی اور وہی سجدے کے سزاوار ہی اور کوئی نہین یہان معترض کا طرفہ اعتراض ہی کہ یہہ عبارت
نبی کے انکار حیات پر دلالت کرتی ہی۔ البتہ اس دنیاوی حیات کا انکار ہی لازم ہی ورنہ اس حدیث کا
اور نص قرآن کا جو انک میت ہی صاف انکار لازم آتا ہی اور یہہ بدیہی بات ہی کہ اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اس حیات مستعار سے زندہ رہتے تو خلفاء راشدین اپکے قایم مقام کاہیکو ہوتے
اور خود آنحضرت کا پوچھنا کیا تو میری قبر کو سجدہ کریگا صاف تھا کہ مین اس دنیا کی حیات وزندگی سے
گذرنیوالا ہون اور میری قبر ہونیوالی ہی۔ یہان حیات برزخ اور حیات آخرت کا کچھ ذکر مذکور نہین ہی
ہم تشویش ترے حیات برزخ شہید کے واسطے نص قرآن سے جب ثابت ہو تو انبیا کا درجہ انسے کہین
بڑا ہی انکے واسطے کیون نہ ثابت ہو مگر دنیاوی حیات کا عالم اور احکام کچھ اور ہین اور برزخ کے حیات کا
عالم اور احکام کچھ اور حیات برزخ کے باب مین آنحضرت یہہ فرماے ہین کہ اگر کوئی زائر میری زیارت
کے واسطے قبر مکرم کے پاس آوے اور مجھ پر درود وسلام بھیجے تو اللہ تعالی میری روح کو عود کرتا ہی
مین اسکا درود وسلام سنتا ہون اور جواب دیتا ہون اگر دور سے کوئی درود وسلام بھیجے تو

ملایکہ مجھے پہنچاتے ہین قبر کے پاس مخصوص ہی سو بات کو شرک شعار عام کرتے ہین اللہ تعالی جیسا سب جگہہ
موجود حاضر و ناظر ہی اور سب احوال جانتا دیکھتا سنتا ہی ویساہی آنحضرت بھی حیات النبی ہین سب جگہہ
موجود حاضر ناظر سب حال جانتے دیکھتے سنتے ہین کرکے اعتقاد رکھتے ہین دور دراز سے آنحضرت کو
پکارتے ندا کرتے منت مراد مانگتے ہین سب علما و فقہا اس عقیدے کو شرک و کفر کا عقیدہ ہی کرکے لکھے
ہین جیسا دوسرے جملے کے جواب مین ملا سعد الدین تفتازانی ملا علی قاری بحر الرایق والے ابن نجیم بزازیہ
اور تاتار خانیہ والے اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی اسملی صاحب کے اقوال بیان کئے گئے
قرآن و حدیث و فقہ مین منع ہی سو بات کو بیلوگ اور اور بزرگون کے ارواح کو ہمیشہ موجود حاضر ناظر
سمجھے مشکل کے وقت اُنکو پکارتے دعا التجا اُنسے کرتے منت مراد مانگتے ہین پھر سمجھتے ہین کہ ایسے کامون سے
اپنے ایمان مین کچھ خلل نہین آتا بلکہ بزرگان ان کامون سے خوش ہوتے ہین سمجھکر انکی نذر و نیاز کی دیگین
کرکاتی ہین سب مولوی مشایخ ملکر اسکو تبرک جانکر کہاتے ہین معترض تو انکا رئیس و پیشوا ہی انکو ایسی
ہی تعلیم کر رکھا ہی کہ آنحضرت حیات النبی ہین زندہ ہین۔ سب جگہہ موجود حاضر ناظر ہین اب تقویۃ الایمان
والا حضرت کے وفات پانے قبر مکرم مین جانیکا حال اس حدیث سے لکھا ہی تو اپنے لوگون کو یہہ مغلطہ
ہوجاوے کہ آنحضرت وفات پاتے ہین قبر مکرم مین تشریف فرماے ہین تو شاید زندہ بھی اسی جگہہ
ہونگے سب جگہہ موجود رہکر حاضر و ناظر کیسا رہینگے یہہ تو خدا تعالی کی شان ہی پس اس مغلطے کے
رفع کے واسطے اعتراض کرتا ہی کہ جملہ مذکور کی ظاہر عبارت نبی کے انکار حیات پر دلالت کرتی ہی۔

قولہ سوال یعنے نئے محمدیان کہتے ہین کہ اللہ تعالی کی توحید و شان کے بیان مین نبی ولی کو کچھ بھی
کہین تو کچھ نقصان نہین۔

جواب قرآن و حدیث مین توحید الہی کا بیان کچھ کم نہین جو اپنی طرف سے یہہ وہمی قاعدہ تراشنے
کی حاجت ہوئی سو ہان اگر ایسا قرآن و حدیث مین آیا ہوتا کہ اللہ کی توحید کے بیان مین نبی ولی کو

دہیر دیچارسے بھی ذلیل جانو اور بولو اور لکھو تو ہم بھی اسبات کے محکوم ہوتے پھر ہمکو سزاوار نہین کہ ایسی
زبان درازی کرین اگرچہ کہنے والے کا قصد انبیا اولیا کی حقارت کا نہو لیکن عبارت سے تو صاف
اہانت و حقارت نکلتی ہی پس اہل علم کو یہہ لایق نہین کہ مذکور جملہ ان کو ثابت کرنے ایسے قاعدے تراشنا
بلکہ چاہیئے کہ ایسے جملے کتاب تقویۃ الایمان سے نکال کے رواج دین تو وہ کتاب متفق علیہ ہوجاگی
اور رشک و شبہ مین نہ والیگی۔

اقول یہان معترض نے محمدیون سے کنایہ اہل توحید کا کیا ہی اور آپکو پرانے محمدیون مین گنتا ہی اب
اسکی توجیہ دو طرح کی ہی ایک یہہ کہ بعض محمدی کلمہ دین اسلام کا پڑہتے ہین اور کچھہ عقیدہ عمل بھی رکھتے
ہین اسکے ساتھہ پرانے عقیدے و عمل بھی یہود و نصاری وگبر و مشرکین عرب کے ملا لیتے ہین سو یے
پرانے محمدیان ہین اور جو فقط دین اسلام کا ہی عقیدہ و عمل رکھتے ہین اور پرانے عقیدے و عمل نہین ملا لیتے
سو یے نئے محمدیان ہین تو اس معنی سے موحدین نئے محمدیان ہو سکتے ہین اور مبتدعین پرانے دوسرا
یہہ کہ شادیون مین سہرا کنگنہ باندہتے ہلدی مہندی ساچق بری وغیرہ رسوم کے ساتھہ شادی کرتے
اور موت فوت مین تیجا دسوان بیسوان چالیسوان چھہ ماہی برسی کرتے اور بزرگون کے عرس میلے نذر
و نیاز ناچ راگ رنگ کرتے سو پرانے محمدی ہین اور یے کام نہین کرتے اور منع کرتے سو نئے
محمدی ہین تو اس معنے سے موحدین کو نئے محمدیان کہنا صادق نہین آتا کیونکہ جبسے دین محمدی نکلا ہی
تب سے ان کامون کا رواج سلف و خلف مین نہین ہوا اور کوئی فقیہ بھی باب النکاح مین یے
رسوم اور باب المیت مین وے رسوم عمل مین لانے نہین لکھا فقط ہندوستان مین ہنود و نکی
مصاحبت سے اور رات دن ان کامونکو دیکھنے سے انہین حظ نفس دل لگی گست زیادہ پاکر مسلمان
[illegible] ہوئے خصوص اہل دول اسکی بنا ڈالے رفتہ رفتہ عام و خاص مین مروج ہوگیا علما و مشایخ
[illegible] بادشاہون اور امیرونکی نوکری مین رہنے یا آمد و رفت رکھنے سے اور انکے ساتھہ کھانے پینے مین

شریک رہنے سے مدا ہن بنگئے ان کے گھر وننین بھی یے رسوم و عادات رواج پائے اقل قلیل محمدی ہندوستان
مین ہونگے جو ان رسوم کے پابند نہین ہوے چند عرصے سے دیندار علما خصوص امام الوقت حضرت سید احمد صاحب
کے خلفا ہندوستان مین جابجا پھر کر وعظ فرمانے اور ان رسوم و عادات کو اٹھانے کی سعی کرنے سے
بفضلہ تعالی شانہ بہت لوگ ان واہیات سے دست بردار ہوے اور ہوتے جاتے ہین پس ان واہی رسوم
و عادات کے مانعین کو نئے محمدیان بولنا اور مجوزین کو پرانے کہنا ہرگز ہو نہین سکتا بلکہ مانعین جو موحد ہین
ہین پرانے اور مجوزین جو پیرو مشرکین ہین سو نئے ہین معترض کا کہنا یہ بالعکس ہوا ہی۔
اور یہہ جو لکھا کہ اللہ تعالی کی توحید و شان کے بیان مین نبی ولی کو کچھ بھی کہین تو کچھ نقصان نہین
یہہ فقط شرارت و مفسدی سے لکھا ہی کیا نبی کو نبی ولی کو ولی نہ کہینگے وے تو افضل خلایق و کائنات
ہین اللہ تعالی کے برگزیدہ و مقبول ہین مگر بات یہہ ہی کہ اللہ تعالی کی توحید مین اسکی شان و صفت و
عبادت مین گو نبی ولی بھی ہووے داخل و شریک نہین کرنا مثلا رکوع و سجود خدا ہی کو کرنا نبی ولی کو نہین
کرنا منت و نذر خدا ہی سے کرنا نبی ولی سے نہین کرنا ضار و نافع خدا ہی کو جاننا نبی ولی کو نہین جاننا۔
قادر و علیم خدا ہی کو سمجھنا نبی ولی کو نہین سمجھنا حاضر و ناظر خدا ہی کو جاننا نبی ولی کو نہین جاننا آفت و
مصیبت مین دعا التجا خدا ہی سے کرنا نبی ولی سے نہین غرض یے سب کام خالق و معبود ہی سے
کرینگے ہین نہ مخلوق و عابد سے نبی ولی بھی بندے ہین مخلوق ہین عاجز ہین خدا کے روبرو چون و چرا
نہین کر سکتے خدا سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہین وہ بڑا زبردست بڑی قدرت والا ہی وہ چاہا تو ایک آن
مین یہہ سب عالم کو فنا کر دے سکتا ہی دوسرے عالم دوسرے ایسے ہی مخلوق پیدا کر سکتا ہی جیسا
عقیدے کی بیت ہی ؎ او تواند بسی چنین عالم ؛ بدمی آفریدہ و کرد عدم ؛ ایسی باتون پر اعتراض
کرنا گویا اسکی توحید کو نہین ماننا ہی اور شرک مین مبتلا ہونا۔
اور وہ جو لکھا کہ قرآن و حدیث مین توحید آلہی کا بیان کچھ کم نہین سچ ہی کم نہین لیکن تمھارے

نصیب ہین قرآن وحدیث پڑہنا اور سمجھنا کہان ہی اگر تم قرآن وحدیث پڑہتے سمجھتے تو یہہ شرک وبدعت
کی بلا مین گرفتار کاہیکو ہوتے اور خدا کے سواے دوسرونکو عالم الغیب حاضر وناظر قادر وعلیم ضار ونافع
کاہیکو جانتے جیسا مولوی خرم علی صاحب لکھے ہین ؏ اگر قرآن کو سچ جانتے ہو؛ تو پھر کیون مشتین تم
مانتے ہو؛ وہ کیا ہی جو نہین ہوتا خدا سے ؛ جسے تم مانگتے ہو اولیا سے ؛ اور مولوی تمنا اپنی مثنوی مین لکھتے ہین
؏ مگر قرآن تو پڑہتا نہین ہی ؛ سمجھتا مدعا اسکا نہین ہی ؛ خدا کو کیون نہین کافی سمجھتا ؛ کہ بندون
پاس پھرتا ہی بھٹکتا ؛ خدا وہ ہی جو چاہے ایک کن سے ؛ بنا دے لاکھہ عالم ایسے ایسے ؛ جو خود محتاج
ہو اپنی بقا مین ؛ تصرف کیا کریگا اور جا مین ؛ قرآن وحدیث مفسرین ومحدثین جانتے ہین اسکی تفسیر وشرح
اور اُن سے اُچھتے سو فایدے بھی لکھتے ہین تو تم ان فایدون کو وہمی قاعدے سمجھتے ہو جب تمکو عقل
سلیم نہین اور قوت واہمہ تمھاری طبیعت مین اسقدر غالب ہی کہ فایدون کو وہمی قاعدے سمجھتے
ہو تو پھر قرآن وحدیث کیا سمجھوگے قرآن مین خدا تعالی دون اللہ کی عبادت نہین کرنا اور انکو نہین پکارنا
اور ایسا پکارنے والے بڑے گمراہ ہین مشرک ہین فرمایا تو تم دون اللہ کا معنی فقط بت ہی جن و
ملک انسان نبی ولی نہین ہی سمجھتے ہو تمھاری سمجھہ کا تو یہہ حال ہی پھر قرآن وحدیث سے کیا مطلب
نکالوگے اور کیا سمجھوگے ۔

وہ جو لکھا کہ اگر ایسا قرآن وحدیث مین آیا ہوتا کہ اللہ کی توحید کے بیان مین نبی ولی کو ڈہیڑ اور چمار
سے بھی ذلیل جانو اور بولو اور لکھو تو ہم اسبات کے محکوم ہوتے ۔ معترض نبی ولی کا نام اور ڈہیڑ
وچمار کا اپنے طرف سے لکھکر مصنف لکھے سر پکا جعل کیا ہی اور کہتا ہی کہ قرآن وحدیث مین ایسا آیا
ہوتا تو ہم بھی محکوم ہوتے بغیر قرآن وحدیث مین آنے اور مصنف لکھنے کے ایسا لکھا اور جعل کیا اگر
قرآن وحدیث مین آیا ہوتا تو کیا کچھہ نہین لکھتا اب مصنف لکھا سو دیکھئے کہ پادشاہ کے شان کی نسبت
چمار جتنا ذلیل ہی خدا کے شان کی نسبت مخلوق زیادہ ذلیل ہی چمار کی نسبت پادشاہ سے ہوی مخلوق

کی خدا سے مصنف بنی ولی کا نام اور دہیتر و چمار کا کہان لکھا مخلوق ایک عام لفظ احاطہ کلی رکھنے والا
لکھا ایسا لکھنے مین کچھہ قباحت نہین برے برے بزرگان حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نظام الدین
اولیا ایسا لکھے ہین یعنے مخلوق کو اونٹ کی مینگنی سے ذلیل جانے تک توحید اور ایمان کامل نہین ہوتا
یہہ بزرگان بھی مخلوق کا لفظ لکھنے سے مخلوق کا معنی بنی ولی ہی انکو اونٹ کی مینگنی سے ذلیل جانو بولکر
لکھے ہین کرکے اپنے طرف سے بنی ولی کا نام لکھہ ان بزرگون کو بھی بدنام کریگا اور خدا تعالی قرآن مین
انسان کو ذلیل و محقر پانی سے پیدا کیا ہون فرمایا ہی نوع انسان مین بنی ولی بھی داخل ہین پس اللہ تعالی
بنی ولی کو ایسا بولا کرکے بکتا پھریگا معترض کا داؤد دیکھنے کا ہی کہ مصنف کو ناحق بدنام کرنے اور عوام
کو فریب دینے کیا کیا جعل اور افترے کرتا ہی۔

اور وہ جو لکھا کہ تقویۃ الایمان مین چند جملے ہین انکو نکالکر رواج دینے تو وہ کتاب متفق علیہ ہوجائیگی
سنو میان معترض وہ کتاب تو تمام ہندوستان کے علما اور دین دارون کے پاس متفق علیہ ہی تمھارے
سریکے چند مشرک شعار اور جہلاے ناہنجار کے پاس متفق علیہ نا ہو تو کیا غم ہندوستان کے مبتدعین مین
دو چار شخص جیسا فضل امام فضل رسول وغیرہ چند اعتراض کئے ہین انکے جوابات بھی مولوی بشیر الدین صاحب
تفہیم المسایل اور صواعق الٰہیہ مین اور عالم بے نظیر فاضل شہیر مولانا سید حیدر علی صاحب صیانۃ الناس
عن وساوس الخناس مین بخوبی دے چکے ہین دیکھنا منظور ہو تو دیکھ لیوین اور مدراس کے مشرک
شعارون مین چند شخص اور بنگلور مین دو چار اسپر اتفاق نکرین منکر ہوجاوین تو کیا پرواہ ایسی
کوئی کتاب نہین کہ جسپر چند بے سمجھہ و بے شعور اعتراض نکئے ہون۔

یہہ جو لکھا کہ کسی بادشاہ کے عظمت کے بیان مین رعیت بڑی طاقت و عزت والے اور بڑے
عقلمند امیر وزیر ہین بولنے سے اوس بادشاہ کی تعریف نکلتی ہی یا اسکے رعیت سب دہیتر چمار
ہین بولنے سے تعریف نکلتی ہی الخ۔

یہہ تمہید کیا ہی سو فقط بیہودہ خیال اور ہوس باطل ہی رعیت بسطرح کے اعلیٰ ادنی رہین تو سلطنت کا
کام چلتا ہی نہین تو نہین کیونکہ انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہی اسکو ہر طرحکے معاون و مددگار چاہئے
خصوص بادشاہون کے واسطے بہت سے لوگون کی امداد ضروری ہی مثلا ملک رانی کی تدبیر کے واسطے
عقلمند امیر وزیر ہونا دفاتر کے محافظت کے لئے منشیان و متصدیان دشمن کے دفع کرنے فوج و لشکر
اور بہت سے کارخانہ جات ہین اُن اُنکے ضبط و نسق کے واسطے ویسے ویسے لوگ ہونا ضرور
بادشاہ کا تخت بنانے ترائی ہتھیارون کے لئے لوہار زیورات کے واسطے سنار ملبوس سینے درزی
مطبخ کے واسطے باورچی جوتی دموزون کے واسطے چمار و کفش دوز نجاست و غلاظت پاک و صاف
کرنے چوہڑ و حلال خور غرض بہت سے اہل خدمات ہو تو بادشاہ کا کام چلتا ہی فقط امیر وزیر ہی ہون
دوسرے اہل خدمت نہون تو کام نہین چلتا اور وے سب اہل خدمات ہون امیر وزیر عقلمند نہون تو
بے تدبیری کے سبب سے ملک مین خلل آتا ہی اسلئے سب اہل خدمات ادنی سے لیکے اعلیٰ تک ہونا ضرور
ہی فقط عقلمند امیر وزیر ہی بادشاہ کے رعیت ہونا دوسرے ادنی اہل پیشہ بادشاہ کے رعیتون مین
نہونا کرکے خیال کرنا باطل و بیہودہ -

اور یہہ جو لکھا کہ ایسے ہی وہبی قاعدے پرہنے کا سبب ہی کہ اکثر لوگ بڑے بڑے بزرگون سے مثل
شیخ محی الدین ابن عربی اور مولانا روم مولانا عبد العلی اور مولانا شاہ عبد القادر فخری اور مولانا
شاہ محی الدین صاحب ویلوری کے جنابون سے بداعتقاد ہوگئے اور بے ادب باتین بکنے اور لکھنے لگے
سنو شیخ محی الدین ابن عربی وغیرہ کا رد عالم خدا کا عین ہونے مین اور وحدۃ الوجود کے مسایل مین
یہہ مسایل شریعت غرا کے خلاف ہین جیسکہ امام فخر الدین رازی ملا سعد الدین تفتازانی ملا علی قاری
اور بہت سے علماے متکلمین و محدثین کئے ہین ان علماے شریعت کو اور انکے شرعی مسایل کو تم
وہی سمجھتے ہو اور ان صوفیہ بزرگون کے تصورات و وجدانیات و مکشوفات کو جو علم ظنی ہے مین

علم یقینیات سریکا مانتے ہو تمہارا وہم و تصور تو کچھ علیحدہ ہی ہی نہ شریعت کا نہ طریقت کا۔

قولہ وہابی نجدی کا حال فتح مکہ کے بعد وہابیون کا سردار اپنے عقاید کو یون قرار دیا وغیرہ۔

اقول مولوی بشیر الدین صاحب کانپوری اپنے کتاب صواعق الٰہیہ مین خلاف معترض کے لکھے ہین اور بھوپال کے مدار المہام مولوی سید صدیق حسین خان بہادر اپنی کتاب اتحاف النبلا مین لکھے ہین کہ میرے پاس اسکا صحیح احوال پہنچا ہی اور رد المحتار والا لکھا سو احوال صحیح نہین ہی پس ان کتابون سے مقابلہ کر کر دیکھ لیو اور اس سے بھی تسکین نہو تو نجد والون سے تحقیق کر لیو ہمکو اس سے کچھ سروکار نہین اگر اسکا اعتقاد و عمل اہل سنت و جماعت کے مطابق ہی تو اچھا شخص ہی اور اگر مخالف ہی تو برا بہت سے لوگ اہل سنت و جماعت ہونیکا دعوا کرتے ہین لیکن انکے اعتقاد و عمل سنت کے اعتقاد و عمل سے بمراحل دور تر ہے ہین حالانکہ نجات سنت و جماعت کے اعتقاد و عمل پر منحصر ہی مثلاً اہل تسنن کا اعتقاد ہی کہ خدا تعالی کے سوائے کوئی عالم الغیب نہین ہی نصوص قرآن و احادیث سے یہی بات ثابت ہی انبیا و اولیا کو وحی و الہام سے اللہ تعالی جتنا معلوم کراتا ہی اتنا ہی جانتے ہین اس سے بڑھکر نہین جانتے فرشتونکو آسمان و زمین کے سربراہی کے لئے جتنا معلوم کراتا ہی اتنا ہی جانتے ہین زیادہ نہین جانتے بلکہ علما تصریح کر چکے ہین کہ خدا تعالی کے سوائے فرشتون کو یا انبیا اولیا کو یا خاتم انبیا کو کوی غیب دان سمجھا تو کافر ہوجاتا ہی بہت سے سنی کہلانے والے انبیا اولیا کو وحی و الہام سے بعض غیب کے باتان اللہ معلوم کرانے سے انکو غیب دان سمجھتے ہین پس اس صورت مین جبرئیل علیہ السلام جو رسل ملکی ہین اور رسول بشری کو معلوم کرانے وحی جو آگے انکو ہوتی ہی تو یہہ اول غیب دان ہوے بعد دوسرے انبیا بعد انکے امت یہہ سبکے سب غیب دان ٹھہرے حالانکہ کوئی عالم یا فقیہ جبرئیل علیہ السلام کو عالم الغیب نہین کہا پھر دوسرونکے کہنے کا تو کیا ذکر اسکے سواے اور باتین مثلاً سب جگہہ حاضر و ناظر رہنا سب کی دعا پکار دور و نزدیک سے سن لینا سب کی حاجت مراد بر لانیکی قدرت رکھنا یہہ خصیصہ خدا تعالی کا ہی سو

اس مین بعی انبیا و اولیا کو شریک کرتے ہین اور انکی نذر و نیاز کرتے باوجودیکہ سب فقہا نذر لغیر اللہ کو حرام
ری ہے لکھے ہین ایسی بہت سے اعتقاد و عمل سنت و جماعت کے خلاف مین رکھکر پھر سنی کہلاتے ہین انکا
سنی کہلانا بی تمیزہ کے وضو کا سا ہی آپ تو ایسے ہین تسپر عرب کے ملک کے وہابی نجدی کے
اعتقاد و عمل کی تحقیق ہوتی ہی کسی کا اعتقاد و عمل اچھا ہو تو ہمکو کیا نفع اور برا ہو تو ہمکو کیا نقصان
ہمارے اعتقاد و اعمال کی جھجرتی ہین دنیا ہی - اللہ تعالی سب مومنون کو توفیق نیک عطا فرماوے
شرک و بدعت سے بچاوے اپنی توحید اور اپنے رسول مقبول کی اتباع ہمارے نصیب کرے
آمین وصل علی رسولک محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین -

قولہ چند روز سے ہند کے بعضے گمراہ لوگ بدعتی نیا مذہب اختراع کئے ہین زیارت کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کے پاس دعا کرنا اور اس سے ترک
کرنا شرک مین داخل کرتے ہین اور کہتے ہین اس مین کچھ فرق نہین خواہ پیر ولی کی قبر ہو یا نبی کی انتہی

اقول یہہ صرف افترا کیا ہی اور کذب ہی کسی مومن اور مسلمان کا اعتقاد ایسا نہین ہی اور
وہابی نجدی کا اعتقاد بھی ایسا نہین بلکہ بہتر فرقے والون مین بھی ایسے اعتقاد والا کوئی نہوگا
صرف بہتان ہی سبحانک ہذا بہتان عظیم [۱۲] اللہ تعالی سب مومنون کو نیک توفیق دیوے شرک
بدعت سے بچاوے اپنی توحید اور اپنے رسول مقبول کی اتباع ہمارے نصیب کرے آمین
وصلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین -

خدا تعالی کے حول و قوت سے رد نمونہ پر کینہ کا ہوچکا مومنان فہیم اور دینداران عاقل سلیم سے
امید یہہ ہی کہ اسکو راستی اور انصاف سے بغور ملاحظہ فرماوینگے اور کچھ شبہ آیا تو سنت و
جماعت کے تفسیر و حدیث و عقاید و فقہ سے مقابلہ کر کر دیکھ لیوینگے اور حق و ناحق کو پہچان کر
حق کے تابع ہوجاوینگے اور اہل شرک و بدعت کے مکر و فریب سے اور بزرگون اور دینداروں پہ

جماتے ہین سو تہمت وافترون سے متنبہ ہوکر دینداروں کے حقمین بدگمانی نہین کرینگے خصوص ایسے عالم
ربانی واعظ قرآنی محدث لاثانی کے حقمین کہ جسکے علم وفضل ودینداری کے باب مین تمام ہندوستانکے
علما ودینداران وپرہیزگاران متفق کلمہ ہین اور اسکو اپنا پیشوا سمجھتے ہین سو اس سے ہرگز ہرگز بدگمانی
نکرو خدا تعالی کے مواخذے مین نہ پڑو دنیا دو روزہ ہی موت سر پہ کھڑی ہی خدا تعالی سے ڈرو حق
کے تابع ہوجاؤ یہہ سرا سونے کی جاگہہ نہین ہوشیار رہو ہمنے کر دی ہی خبر تمکو خبردار رہو تم —

فائدہ

جاننا چاہئے کہ تقویۃ الایمان مین فقط شرک وتوحید کا بیان ہی اللہ جل شانہ کی توحید ذاتی وصفاتی مین
کسی مخلوق کو خواہ نبی وولی ہووے یا جن وفرشتہ داخل وشریک نہین کرنا کیونکہ اسکی صفات کاملہ مخلوقات
مین ہو نہین سکتے وہ تعالی واجب الوجود ہی سب کا خالق ومعبود سب جگہہ حاضر وناظر ہی عالم الغیب ہی
سب کی نیات ومرادات جانتا ہی قادر وعلیم ہی اپنے عموم علم وقدرت سے سب کی حاجات ومرادات
بر لاتا ہی سب کاروبار ارض وسما کے اسیکی قدرت ومشیت سے چلتے ہین بے قدرت ومشیت اسکے
کسیکو طاقت نہین کہ کچھ کر سکے مخلوقات اپنی ذات کو نفع ونقصان پہنچانیکی قدرت بجز اسکے نہین رکھتے
اوروں کو نفع ونقصان پہنچانیکا تو کیا ذکر — سب اسکے مخلوق وبندے ہین اسکے روبرو عاجز وناچار ہین
قیامت کے دن شفاعت کا مقدمہ ہی سو یہہ بھی اسیکی اختیار مین ہی بے اذن ورضا اسکے کوئی کسیکی شفاعت
نہین کر سکتا انبیا اولیا شفاعت کرینگے سو بھی اسیکے اذن وحکم سے شفاعت کرینگے وہ جسکی شفاعت
کرنے اور نجات دینے فرماویگا سو اسیکی شفاعت کرینگے اسیکو نجات دینگے غرض سب کام دین ودنیا کے
اسیکی قدرت واختیار مین ہین اور کسیکی قدرت واختیار مین نہین مثلاً پیدا کرنا مارنا جلانا بیماری تندرستی
غریبی تونگری نفع وضرر روزی رزق عاقبت مین گناہ بخشنا عذاب دینا بہشت یا دوزخ کو روانہ کرنا
یہہ سب اسیکی قدرت واختیار مین ہی اس لئے بندگون کو چاہئے کہ اپنے سب کام کا علاقہ اسی سے رکھین

ہر ایک بلا و مصیبت مین اسیکو پکارین اسی سے دعا التجا کرین اسیکی نذر و نیاز مانین اسیکے نام پر جانور چھوڑین ذبح
و قربان کرین اگر اور [illegible] انکی قدرت و اختیار مخلوقات مین سے کسیکو بھی ہی سمجھکر اسکو پکارین
دعا التجا کرین اسکی نذر و نیاز مانین اور اسکے نام پر جانور چھوڑین تو شرک ہوتا ہی یعنے خدا کی توحید صفاتی مین
اسکا داخل و شریک کرنے سے مشرک ہوتا ہی موحد کو چاہئے کہ اس سے بہت احتراز کرین یہہ خلاصہ تقویۃ الایمان کا ہی
اس مین اللہ تعالی نے بندگون کو اختیار جزئی دیکر آزمایش کے واسطے فاعل مختار بنایا ہی سو ما نحن فیہ سے خارج ہی
اس مین ہر ایک شخص اپنی طاقت و قدرت کے موافق استعانت و مدد کر سکتا ہی یہہ یہان اسواسطے لکھا گیا
کہ بعض جاہل عوام فریب سے کہینگے دیکہو تقویۃ الایمان مین کسیکو نہین پکارنا کسی سے مدد نہین لینا کسی مین
کچھہ طاقت و قدرت نہین کر کے لکھا ہی اب نوکر چاکر باندی غلام دوست و آشنا کو بھی پکار کر انسے مدد مت لیو
یہہ عالم اسباب ہی انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہی ایک دوسرے سے معاملہ کرتا اور مدد لیتا ہی ہمارا بحث اسمین
ہی جو چیز بندگون کی قدرت و اختیار مین نہین ہی فقط خدا تعالی کی اختیار مین ہی سو اسکو بندگون سے چاہنا
مثلا مارنا جلانا بیماری سے شفا دینا آل و اولاد عطا کرنا روزی کی کشایش کرنی آفت و مصیبت کو قحط و وبا کو
دفع کرنا نیک بخت یا بدبخت کرنا بہشتی یا دوزخی بنانا اب لوگ اپنی بابتون کے واسطے غیر اللہ کو پکارتے
انکی نذر و نیاز مانتے ہین کوئی بت شجر حجر سے کوئی چاند سورج سے کوئی آگ پانی سے کوئی شدے جھنڈے سے
کوئی دیو پری سے کوئی قبرون سے کوئی بزرگونکی ارواح سے اسمین سب قوم گبر ہنود و یہود و نصرانی جاہل مسلمان
شریک ہین جیسا کسی نے کہا ہی ؎ داخل اس خارجی گروہ مین ہین ۔ گبر و ہندو و یہود و نصرانی ۔ جمع ہو
یہہ فریق تفرقہ کیش ۔ کی عجب دین کی پریشانی ۔ انکے باطن کا سب سواد و سواد ۔ ہی سدا انکا نقش پیشانی
جیسے لا الہ الا اللہ ۔ دلمین سب کفر و شرک پنہانی ۔ حق کی طاعت کو جاننا دشوار ۔ غیر کو پوجنا باآسانی
بدعت و شرک مین خرچ کے مال ۔ آپ کہلانا حاتم ثانی ۔ دین مین کاس خرچ ہووے تو ۔ کہنا لا تسرفوا ہی خوانی
غرض تقویۃ الایمان کے مصنف ان سب اقوام علی العموم اور مسلمانون سے علی الخصوص یہہ شرک چھڑانے

کتاب تصنیف کیا اسمین بہت سے مشرک ہندوستان کے اپنے زنار توڑ تاڑ کر مسلمان بن گئے اور مسلمان شرک کے
عقیدے و عمل سے توبہ کر کر موحد ہو گئے مگر بدبخت ازلی اپنی حالت اصلی پر ہی رہگئے۔ معترض کو مسلمان شرک کا
رہنے سے خبط ہو جاکر تقویۃ الایمان پر چند بیہودے اعتراض کیا ہی **پہلا** یہہ کہ مصنف عالم الغیب کی
تخصیص خدایتعالی کے ساتھ کیا سو برابر نہین اولیا انبیا بھی خصوص آنحضرتؐ عالم الغیب ہین فرق یہہ ہی
کہ خدایتعالی کو علم غیب ذاتی ہی اور آنحضرت کو عطائی یعنے خدایتعالی آنحضرت کو غیب دانی عطا کیا ہی یہہ بات
معترض اپنے اجتہاد سے نکالا ہی بعض آیات و احادیث سے یعنے اللہ تعالی وحی و الہام سے انبیا کو بعض
امورات غیبیہ سے مطلع کرتا ہی سو اسکو غیب دانی تصور کر کر انبیا کو عالم الغیب بنایا ہی خدا بعض باتون پر
مطلع کرنے سے عالم الغیب ہو جاوین تو جبرئیل علیہ السلام کو پیغمبرون کے آگے وحی ہوتی ہی سو جبرئیل علیہ السلام
پہلے عالم الغیب ہوے بعدہ انبیا بعدہ انبیا سے معلوم کرتے ہین سو امت یہہ سب عالم الغیب ہوے کیونکہ غیب کا
علم انکو آگیا واہ کیا اجتہاد ہی ایسا اجتہاد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے فقہ اکبر مین نہین کئے اسکی شرح مین
ملا قاری لکھے کہ جان بیشک پیغمبران غیب کو نہین جانتے مگر جتنا کہ خدا معلوم کرایا انکو اور حنفی علما کافر کہے
ہین اس شخص کو جو آنحضرت کو غیب دان سمجھتا ہی **دوسرا** اعتراض حاضر و ناظر کی تخصیص بھی برابر نہین
آنحضرت بھی حاضر و ناظر ہین دعا ندا کو سنتے ہین خصوص مولود شریف اور درود پڑہے جاتی سو مجلس مین
حاضر رہتے ہین **تیسرا** قادر و علیم کی تخصیص بھی درست نہین جیسا مصنف نے لکھا کہ شرک کرنیوالے
بڑے احمق ہین اللہ سے قادر و علیم کو چھوڑ کر اورون کو پکارتے ہین خواہ ولی خواہ نبی اول تو انکا پکار
سنتے نہین دوسرا کچھ قدرت بھی نہین رکھتے یہہ بات فقط بتون کے واسطے ہی اولیا انبیا کے واسطے نہین
انکو قدرت بھی ہی سنتے بھی ہین **چوتھا** نذر و نیاز بزرگون کی نہین کرنا اور انکے نام پر جانور نہین
چھوڑنا لکھا سو بھی برابر نہین نبی ولی کے نام پر چھوڑتے سو جانور کا حکم علیحدہ اور بھوت پری کے نام پر
چھوڑتے سو جانور کا حکم جدا **پانچوان** شفاعت کے واسطے قیامت کے دن خدا کا اذن و رضامندی

ہونا لکھا سو بھی درست نہین آنحضرتؐ کو اذن دیا ہی مین ہو گیا ہی دوسرے اذن کی حاجت نہین ایسے ہی اور
چند نامعقول اعتراض ہین جنکا جواب اس کتاب مین بتفصیل لکھا گیا ہی۔ اب ناظرین جنکو حق و ناحق مین
صحیح و سقیم مین امتیاز کرنے کی عقل سلیم ہی سو فقہا و مفسرین کے اقوال جو اس کتاب مین مذکور ہوے ہین سو
دیکھ کر سمجھ لے سکتے ہین۔ مصنف علیہ الرحمۃ آیتون اور حدیثون سے ثابت کر دیا ہی جماہیر فقہا مفسرین و
محدثین کے اقوال بھی اسکے موافق ہین معترض کا اعتراض فقط اسکے فہم و اشکل سے ہی اگر بہت ڈھونڈھ ڈھانڈ
کے لاویگا تو کسی کا ضعیف و مرجوح قول لاویگا جو نصوص آیات و احادیث اور جماہیر فقہا و مفسرین و محدثین
کے فہم کا مخالف رہیگا۔ یا مدراس کے چند علما و مشایخ بے وجہ شرعی اپنے غرض کے واسطے دئے سو فتوی
لاویگا جسکو چار چند معتمد علماے کلکتے کے اسی وقت رد کر چکے ہین اور لکھے ہین کہ یہہ فتوی فقط حسد و عناد
و نفسانیت سے دیا گیا ہی بالکل مردود ہی سو ایسا مردود فتوی کب قابل حجت ہوگا۔ اب تقویۃ الایمان کے
مصنف مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذرا احوال سنئے یہہ بہت بڑے عالم دیندار
موحد و متقی و پرہیزگار ہوے ہین علم تفسیر و حدیث و فقہ و اصول اور دوسرے علوم مین انکا کوئی ثانی نہین تھا
تقوی و ورع و خوف و خشیت مین کہ شعار علماے ربانیین کا ہی یکتاے زمانہ ہوے ہین انکے وعظ مین خدا تعالی
ایسی تاثیر و برکت رکھا تھا کہ ہزارہا آدمی شرک و بدعت سے اور فسق و فجور سے تائب ہو کر توحید و اتباع
سنت مین زہد و پرہیزگاری مین پکے بن گئے اور صوم و صلوۃ مین ایسا قایم ہوے کہ ہندوستان کی مسجدین
ابتک آباد و معمور ہین اور ہندوستان کے بڑے بڑے عالم فقیہ زاہد و پرہیزگار لوگ اپنی اپنی کتابون مین
مولانا کا ذکر خیر کرتے جاتے اور انکے زہد و بزرگی کی گواہی دیتے جاتے ہین اور جو لوگ انکے فضایل و بزرگی
کے منکر ہین اور انکو برا کہتے ہین سو انکے واسطے متعدد فتوے لکھکر انکی تجہیل و تفسیق و تردید و تکفیر کرتے
جاتے ہین چنانچہ حال مین ایک فتوی دہلی کے علما کا چھاپہ ہو کر آیا ہی اسکے دیکھنے سے ناظرین کو حقیقت انکی
فضیلت و بزرگی کی معلوم ہوجائیگی بسبب تطویل کے اسکی سب عبارت لکھنے کی گنجایش نہین مگر دو چار

فقرے مشتے نمونہ لکھے جاتے ہین۔ محمد صدر الدینخان بہادر جو دہلی کے بڑے عالم ہین استفتا کے جواب مین یہہ لکھکر
اپنی مہر کئے ہین تقویۃ الایمان کو نظر اجمالی سے دیکھا ہی باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہی اور
مولوی اسمعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ پہر کسیکو ایسا نہ دیکھا یہہ لوگ اُنہین کے ہین کہ جنکے حق مین حق سبحانہ تعالی
نے فرمایا و لتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر الخ پس انکو جو کافر و گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہی۔
دوسرے بڑے عالم مولوی محمد قطب الدینخان بہادر ایسا لکھے ہین یہہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہی مجیب نے
جناب مولانا اسماعیل علیہ الرحمۃ مصداق اس آیۃ کریمہ کے ہین ان اللہ اشتری من المؤمنین
انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ الخ تیسرے بڑے عالم و متقی مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب
یہہ عبارت لکھکر اپنی مہر کئے ہین مولانا مرحوم مرتبہ اولیائے کاملین کا سا رکھتے ہین اور وہ جو حدیث مین وارد
ہی العلماء ورثۃ الانبیاء وہ ایسے ہی علما کے شان مین ہی کافر اور بد کہنا اور برا جاننا ایسے
عالمون دیندار کو اور انکی کتابون کو جسمین کہ بالکل آیتین قرآنی اور حدیثین نبوی مندرج ہین اشد فسق
بلکہ خوف کفر کا ہی ایسے عقیدے والے پر ملا علی قاری نے اپنی شرح فقہ اکبر مین اس روایت کو بیچ باب
بیان کلمات ارتداد کے ذکر کیا ہی مولوی فضل رسول بداونی نے تین برس کا عرصہ ہوا ہی دس اعتراض
تقویۃ الایمان اور صراط المستقیم پر لکھہ اسکا نام معقولات عشر رکھا تھا سو اسکو اس فقیر نے رد کر چکا ہی
رد کا نام نشتر ہی کسیکو منظور ہو تو دیکھہ لیوین فضل رسول بداونی کے سب اعتراض مردود ہین۔ چوتھے عالم
انکا نام مہر مین اسطرح سے ہی سراج العلما ضیاء الفقہا سید رحمت علیخان مفتی عدالت عالیہ سلطانی
انہون نے ایسا لکھا ہی یہہ دو نو جواب جو مجیبین فاضلین لکھی ہین صحیح درست ہین نسبت کرنا ساتھہ بد اعتقادی
اور کفر کلمات نا ملایم ایسے فاضل اجل و اکمل و اتقی و اورع قامع شرک و بدعت مجاہد فی سبیل اللہ اعنی
مولانا و بالفضل اولانا مولوی محمد اسمعیل علیہ الرحمۃ کو سراسر کذب و بہتان ہی اکثر لوگ انکے فیض صحبت سے
موفق بصوم و صلوۃ اور مجتنب شرک و بدعات سے ہوئے ہین اور کنہ انکی تصانیف کا دریافت کرنا کام

ہرگیبی نام استعداد اور خفاش منش کا نہین یہہ جناب مقدس تو متصف بجمیع حسنات علماء ربانی وحقانی سے اور متبع

سنت نبوی سے اور مصداق اس آیۃ کریمہ کے یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ

الدنیا وفی الاخرۃ پانچین عالم مولوی محمد بشیر الدین صاحب یہہ لکھے ہین کہ تقویۃ الایمان کو راقم نے بالاستعاب نہین دیکھا ہی لیکن جن مقامون پر حاسدین نے شبہات اپنی ظاہر کی ہین ان مقامون کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اعتراضات معاندین کی محض بیجا ہین اور اصل مطلب اس کتاب کا درست اور صحیح موافق اعتقاد اہل سنت وجماعت کے ہی چنانچہ دفع ان اوہام کا جوابات کتاب بوارق وغیرہ مین بتفصیل تمام کیا گیا ہی اور مصنف اسکے کا عالم باعمل حافظ حاجی غازی شہید فی سبیل اللہ اظہر من الشمس ہی۔ راقم کہتا ہی جب اتنے علماء معتمد وباسند جو مصنف کے ہم وطن ہین اور جانتے ہین اور دیکھے ہین سو مصنف کے تقدس وبزرگی کے قایل ہون تو بیچارے معترض کی کیا حقیقت جو اعتراض کر سکے بجز چند افترے وبہتان کرکے عوام کو بہکانیکے یعنے یہہ شخص وہابی ہی بزرگون کا منکر اولیا انبیا کے زیارت کا منکر آنحضرت کو پیغمبری کے مرتبے سے نہین جانتا اپنے بڑے بھائی سمجھتا ہی پیغمبر کی حیات برزخ کا منکر شفاعت کا منکر اولیا انبیا کو خدا کے پاس ذہیر وچمارسے ذلیل جانتا ہی معاذ اللہ ایسے بہتانات سے عوام فریب کرتا ہی۔ غرض اس بزرگ کی ہدایت کا نور تمام ہندوستان کو منور کردیا شرک وبدعت کی ظلمت وتاریکی متلاشی ہوگئی سو اسکو معترض دہان کذب وباد افترے سے پہونک بجھانے چاہتا ہی وہ ہرگز نہین بجھیگا بلکہ روز افزون ہوگا جب تک اللہ چاہیگا اگرچہ خفاش منش اس نور کو نہ دیکھ سکے۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ کو یہہ بزرگ اپنی کتابون مین خصوص منصب امامت وصراط المستقیم مین اولیا انبیا کے درجے مرتبے عزت وحرمت وجاہت وکرامت قرب ومحبوبیت کا بیان اسطرح سے کیا اور لکھا ہی کہ آجتک دوسرا کوئی عالم اس تعریف وتفصیل کے ساتھ نہین لکھا ان کتابون کو دیکھین تو ظاہر وباہر ہوجائیگا ایسے شخص کو منکر بولنا گویا روز کو شب اور نور کو ظلمت بتاتا ہی **انتباہ** مسلمان بھائیون کو چاہئے کہ کسی

مومن مسلمانون کے حق مین بغیر اسکا حال کما ینبغی جاننے کے اُسکو برا نہ کہین اور کسیطور کا حرف والزام اسپر دہرین اگر دو چار مولوی مشایخ بلا دلیل شرعی اپنے غرض ونفسانیت سے یا حسد وعداوت سے کسی بزرگ کی تکفیر کر بیٹھین تو اسکو معتبر نہ جانین یا کوئی شخص دو چار صرف ونحو کی کتاب یا منطق وحکمت کے رسالے پڑھکر مولوی کہلاوے . ور اُس بزرگ کے حق مین برا کہے یا لکھے تو بے تحقیق اُسکی تقلید نکرین اور اُس بزرگ سے بدظن نہووین - قرآن وحدیث فقہ واصول جو دین کی کتابین ہین اُنسے خوب واقف نہون اور خدا تعالی کا خوف وڈر رکھتے ہون . سو علماء حقانی سے جو یہان سے لیکر دہلی وغیرہ تک موجود ہین دریافت و تحقیق کرین وگرنہ فردائے قیامت مین برا بولنے اور بدگمانی رکھنے کے مواخذے مین گرفتار ہوؤگے یہہ بہت بڑا گناہ ہی جو ہرگز بخشا نہ جاویگا - یہہ محض مسلمان بھائیون کی خیرخواہی کے لئے لکھا گیا آیندہ ماننا یا نہ ماننا مختار ہو تمہاری ہمنے کی ہی خیرخواہی ۞ اگر سمجھو تمہاری ہی بھلائی ہو ۞ ہمارا کام کہدینا ہی یارو ۞ پھر آگے چاہو تم مانو نہ مانو ۞ اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانون کو راہ خطا سے بچاوے اور راہ صواب دکھاوے آمین -

قطعہ تاریخ

مومنو تم شرک کر کیون کھوتے ہو ایمان کو ۔۔ کوئی شی بہتر نہین دنیا مین ہی ایمان سے

مغفرت مشرک کے حق مین اور شفاعت بھی نہین ۔۔ حکم اسکا صاف ظاہر ہو چکا قرآن سے

ماسوی اللہ کی عبادت اور بھی نذر و نیاز ۔۔ حاجتین منگنی یہ سب ہین شرک کے عنوان سے

شرک سے بچنے جو بولے دوست اسکو جانیو ۔۔ دوستی اسکی رکھو تم اپنے دل و جان سے

جو کہ قوالا وسوسے توحید مین خناس ہی ۔۔ بھاگو اس سے دور وہ بھی کم نہین شیطان سے

شیر کے دیکھے سے جیسے بھاگتے ہینگے خران ۔۔ تیسے مشرک بھاگتے تقویۃ الایمان سے

اس رسالے کی کہی تاریخ ہاتف نے جو یون ۔۔ بدنمونہ رد ہوا ہی مرآۃ الایقان سے

۱۲۹۲

تمت